# اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا

## کے بے جا استعمال کے (185) نقصانات

موجودہ معاشرے میں اسمارٹ فون، انٹرنیٹ، فیس بک اور سوشل میڈیا
کے بے جا اور منفی استعمال کے تفصیلی نقصانات


تالیف

مولانا محمد نعمان

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مکتبۃ المتین

# اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا
# کے بے جا استعمال کے (185) نقصانات

موجودہ معاشرے میں اسمارٹ فون، انٹرنیٹ، فیس بک اور سوشل میڈیا کے بے جا
اور منفی استعمال کے (185) نقصانات


**تالیف**

**مولانا محمد نعمان صاحب**

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی



**ناشر**

**مکتبة المتین کراچی**

## جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

| | |
|---|---|
| نام کتاب | اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا کے بے جا استعمال کے (185) نقصانات |
| مؤلف | مولانا محمد نعمان صاحب زید مجدہ |
| ضخامت | 184 صفحات |
| تعداد | 500 |
| طبع اول | ۳ جمادی الاولی ۱۴۴۷ھ/ 27 اکتوبر، 2025ء |
| ناشر | مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی |

### اسٹاکسٹ

### ادارۃ المعارف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی

021-35123161,021-35032020,0300-2831960

# فہرست


| صفحہ نمبر | مضامین |
|---|---|
| ۱۵ | ۱......بے حیائی کا فروغ |
| ۲۱ | ۲......بدنظری کا پھیل جانا |
| ۲۴ | ۳......وقت کا ضیاع |
| ۳۰ | ۴......صحت پر اس کے منفی اثرات |
| ۳۱ | ۵......نفسیاتی امراض کا شکار ہونا |
| ۳۲ | ۶......کاہلی اور سستی کا شکار ہونا |
| ۳۲ | ۷......قلبی اور اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہونا |
| ۳۳ | ۸......مال کا ضیاع |
| ۳۴ | ۹......اعمال کی طرف عدم توجہی |
| ۳۴ | ۱۰......دنیاوی چیزوں میں تفاخر |
| ۳۶ | ۱۱......تعلیمی میدان میں پستی اور عدم دلچسپی |
| ۳۶ | ۱۲......حافظہ کمزور ہو جانا |
| ۳۳۷ | ۱۳......لایعنی چیزوں میں مشغول ہونا |
| ۳۸ | ۱۴......احساسِ کمتری کا شکار ہونا |
| ۳۹ | ۱۵......بینائی کا کمزور ہونا |
| ۳۹ | ۱۶......بازاری زبان اور غیر مہذب گفتگو کا فروغ |
| ۴۰ | ۱۷......بے خوابی کا شکار ہونا |

| | |
|---|---|
| ۱۸......عبادت میں سستی اور غفلت | ۴۰ |
| ۱۹......گردن اور سر درد کی بیماری میں مبتلا ہونا | ۴۱ |
| ۲۰......اسلامی تہذیب اور مشرقی روایات کی طرف عدم توجہی | ۴۱ |
| ۲۱......بلیک میل کرنے کا ذریعہ | ۴۲ |
| ۲۲......خود پسندی اور خود نمائی میں مبتلا ہونا | ۴۳ |
| ۲۳......مزاج میں چڑ چڑا پن پیدا ہونا | ۴۳ |
| ۲۴......خوشی اور غمی میں شریک نہ ہونا | ۴۳ |
| ۲۵......سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کا مسدود ہونا | ۴۴ |
| ۲۶......مطالعے اور تحقیقی ذوق میں کمی آنا | ۴۵ |
| ۲۷......جلد بازی میں مبتلا ہونا | ۴۵ |
| ۲۸......والدین اور اولاد کا ایک دوسرے کو وقت نہ دینا | ۴۶ |
| ۲۹......موسیقی سننے میں مبتلا ہونا | ۴۷ |
| ۳۰......فضول خرچی کا بڑھ جانا | ۴۸ |
| ۳۱......میاں بیوی کے درمیان تلخیاں | ۴۸ |
| ۳۲......آن لائن شاپنگ کرنا | ۴۹ |
| ۳۳......ناجائز تعلقات کا قائم ہونا | ۵۰ |
| ۳۴......شکوک وشبہات کا جنم لینا | ۵۲ |
| ۳۵......نئے اور مہنگے موبائل خریدنے کا رجحان | ۵۲ |
| ۳۶......تفریحی مقامات کا شوق کا بڑھنا | ۵۳ |

| | |
|---|---|
| ۳۷......بچیوں کا گھریلو کاموں میں دلچسپی نہ لینا | ۵۴ |
| ۳۸......معلومات کی چوری کا ذریعہ | ۵۶ |
| ۳۹......لذیذ اور پر تعیش کھانوں کا شوق کا بڑھنا | ۵۶ |
| ۴۰......عزت واحترام اور دوستوں میں کمی آنا | ۵۷ |
| ۴۱......اہل باطل کا اپنے غلط عقائد اور نظریات کی نشر و اشاعت کرنا | ۵۸ |
| ۴۲......موجودہ نعمتوں پر شکر نہ کرنا | ۵۹ |
| ۴۳......دوسروں کے پیغامات کو نظر انداز کرنا | ۵۹ |
| ۴۴......ذی استعداد و باصلاحیت لوگوں کی کمی | ۶۰ |
| ۴۵......بچوں میں لڑائی جھگڑا عام ہو گیا | ۶۰ |
| ۴۶......دوسروں سے حسد کرنا | ۶۱ |
| ۴۷......خواہشات اور مادیت کی طرف میلان بڑھ جانا | ۶۱ |
| ۴۸......مقدس مقامات کی بے ادبی | ۶۲ |
| ۴۹......تہجد اور فجر کی نماز سے محرومی | ۶۵ |
| ۵۰......دوسروں کے راز اور نجی تصاویر کا افشاء | ۶۶ |
| ۵۱......سوشل میڈیا کے ذریعے دین سیکھنا اور سمجھنا | ۶۶ |
| ۵۲......صنف نازک سے حیا کا فقدان | ۶۸ |
| ۵۳......بطورِ فیشن کے استعمال کرنا | ۷۰ |
| ۵۴......جنسی بے راہ روی کا شکار ہونا | ۷۱ |
| ۵۵......مخاطب کو اذیت میں مبتلا کرنا | ۷۳ |

| | |
|---|---|
| ۵۶...... بزدل ہونا | ۷۴ |
| ۵۷......نئی نئی ویڈیوز اور تصاویر دیکھنے کا شوق پیدا ہونا | ۷۵ |
| ۵۸......نئی نئی چیزوں کی خریدنے کی خواہشات پیدا ہونا | ۷۵ |
| ۵۹......گفتگو کے آداب واحکام کی رعایت نہ رکھنا | ۷۷ |
| ۶۰......روحانیت کا ختم ہوجانا | ۷۸ |
| ۶۱......تصاویر، ویڈیو اور سلفیوں کی کثرت | ۷۹ |
| ۶۲......تلاوت کی توفیق نہ ہونا | ۸۰ |
| ۶۳......معاشی وملکی معیشت کو نقصان | ۸۱ |
| ۶۴......قرآن کریم اور احادیث کا یاد نہ رہنا | ۸۲ |
| ۶۵......میاں بیوی کا ایک دوسرے پر بداعتمادی | ۸۳ |
| ۶۶......ٹک ٹاک اور سلفیں بناتے ہوئے بیشتر ہلاکتیں | ۸۴ |
| ۶۷......غیر مستند چیزوں کی مستند حوالوں کے ساتھ اشاعت | ۸۵ |
| ۶۸......بچوں میں ڈر اور خوف کا پیدا ہونا | ۶ |
| ۶۹......غیروں کی نقالی اور تشبہ پیدا ہونا | ۸۷ |
| ۷۰......گناہ کا احساس ختم ہوجانا | ۸۷ |
| ۷۱......مخلوق سے دادرسی اور خوشامد کا خواہش مند ہونا | ۹۰ |
| ۷۲...... بزرگوں اور بڑوں کی صحبت سے محرومی پیدا ہوگئی | ۹۱ |
| ۷۳......آن لائن اسٹڈی کا بہانہ | ۹۳ |
| ۷۴......لڑکوں اور لڑکیوں کا من پسند کورٹ میرج کرنا | ۹۴ |

| | |
|---|---|
| ۷۵......باوقار اور سنجیدہ گفتگو کا فقدان | ۹۴ |
| ۷۶......خودکشی کے رجحان کی کثرت | ۹۵ |
| ۷۷......بے مقصد گفتگو کرنا | ۹۶ |
| ۷۸......تیز آواز میں گفتگو کرنا | ۹۷ |
| ۷۹......گانوں کی دُھن پر مشتمل ٹون سے گریز کیا جائے | ۹۸ |
| ۸۰......مساجد، علمی محافل اور مجالس کی رعایت نہ رکھنا | ۹۸ |
| ۸۱......گفتگو کو علم میں لائے بغیر ریکارڈ کرنا | ۹۹ |
| ۸۲......دوسروں کا ڈیٹا اور موبائل چیک کرنا | ۱۰۰ |
| ۸۳......شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اہل خانہ کی سلفیاں بنانا | ۱۰۰ |
| ۸۴......دوسروں کے مصائب اور تکالیف میں عملی تعاون کی کمی | ۱۰۱ |
| ۸۵......احادیث، اقوالِ زریں اور نصائح کی تحقیق نہ کرنا | ۱۰۲ |
| ۸۶......موبائل اسکرین پر نازیبا تصاویر کا لگا ہونا | ۱۰۳ |
| ۸۷......کینسر کے پھوڑے اور دیگر جسمانی امراض میں مبتلا ہونے کے امکانات | ۱۰۵ |
| ۸۸......عزیز و اقارب سے ملاقاتوں کا کم ہونا | ۱۰۶ |
| ۸۹......مبالغہ آرائی کرنا اور ڈینگے مارنا | ۱۰۶ |
| ۹۰......اعمال پر مداومت کا فوت ہونا | ۱۰۷ |
| ۹۱......چوری اور چھینا جھپٹی میں اضافہ ہونا | ۱۰۸ |
| ۹۲......بغیر اجازت دوسروں کی سلفیاں بنانا | ۱۰۸ |
| ۹۳......اجتماعی زندگی میں کمی آنا | ۱۰۹ |

| | |
|---|---|
| ۹۴......امتحانات میں نقل کا ذریعہ | ۱۱۰ |
| ۹۵......ڈیٹا کاپی کر کے ناجائز مقاصد کے لیے استعمال کرنا | ۱۱۱ |
| ۹۶......موبائل فون کا زیادہ استعمال دماغی اَمراض کا سبب ہے | ۱۱۲ |
| ۹۷......آرائش وزیبائش میں اضافہ | ۱۱۲ |
| ۹۸......قرآن وحدیث کی بے حرمتی | ۱۱۳ |
| ۹۹......مستقبل کے فیصلے ایک اجنبی کال پر کرنا | ۱۱۳ |
| ۱۰۰......جھوٹ کی کثرت | ۱۱۴ |
| ۱۰۱......جرائم میں اضافہ ہونا | ۱۱۵ |
| ۱۰۲......اصلاحی بیان اور دروس کی جگہ مختصر کلپس کا رجحان | ۱۱۵ |
| ۱۰۳......مقامی، مادری اور ملکی زبان سے بے اعتنائی | ۱۱۶ |
| ۱۰۴......راز کی باتوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا | ۱۱۶ |
| ۱۰۵......فروعی اختلافات میں حد سے تجاوز کرنا | ۱۱۷ |
| ۱۰۶......تعلیمی حرج کا ہونا | ۱۱۸ |
| ۱۰۷......گھریلو ناچاقی اور طلاق کا ایک اہم سبب | ۱۱۹ |
| ۱۰۸......آن لائن شاپنگ اور اُس میں دھوکہ | ۱۲۲ |
| ۱۰۹......دل میں خوف اور وحشت کا ہونا | ۱۲۲ |
| ۱۱۰......شرعی آداب اور اصطلاحات رخصت ہوگئیں | ۱۲۲ |
| ۱۱۱......عقائد کے بگاڑ کا سبب | ۱۲۳ |
| ۱۱۲......نوجوانوں کا سیاسی سرگرمیوں میں پڑنا | ۱۲۳ |

| | |
|---|---|
| ۱۱۳......جسمانی نشو ونما میں کمی | ۱۲۴ |
| ۱۱۴......فحش اور عشق مجازی پر مبنی گفتگو کا عام ہونا | ۱۲۵ |
| ۱۱۵......دوسروں کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنا | ۱۲۶ |
| ۱۱۶......معزز افراد کی نگاہوں میں گر جانا | ۱۲۶ |
| ۱۱۷......مردوں عورتوں کا ایک دوسری کی مشابہت اختیار کرنا | ۱۲۷ |
| ۱۱۸......غیر اخلاقی مواد دیکھنا | ۱۲۸ |
| ۱۱۹......اپنی رائے مسلط کرنا | ۱۲۹ |
| ۱۲۰......دنیا سے جڑے رہنے کا احساس ہونا | ۱۲۹ |
| ۱۲۱......ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی | ۱۳۰ |
| ۱۲۲......شہرت کا متلاشی ہونا | ۱۳۰ |
| ۱۲۳......کتابیں خریدنے اور پڑھنے سے دوری | ۱۳۲ |
| ۱۲۴...... ہرایک کے لیے باآسانی دستیاب ہونا | ۱۳۲ |
| ۱۲۵......غیر محرم عورتوں سے خلوت اور گفتگو | ۱۳۳ |
| ۱۲۶......عدم برداشت میں اضافہ | ۱۳۴ |
| ۱۲۷......ڈرائیونگ حادثات میں اضافہ | ۱۳۴ |
| ۱۲۸......گانے فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کی کثرت | ۱۳۵ |
| ۱۲۹......بے وقت فون کرنا | ۱۳۶ |
| ۱۳۰......سود میں مبتلا ہونے کا امکان | ۱۳۶ |
| ۱۳۱......ٹک ٹاک کی کثرت | ۱۳۹ |

| | |
|---|---|
| ۱۳۲......گھریلو ناچاقیوں اور جھگڑوں میں اضافہ | ۱۳۹ |
| ۱۳۳......مضر کیمیاوی مواد اور بیماریوں کا پیدا ہونا | ۱۴۱ |
| ۱۳۴......موجودہ نعمتوں کو حقیر سمجھنا | ۱۴۱ |
| ۱۳۵......تعلیمی صلاحیتوں کا برباد ہوجانا | ۱۴۲ |
| ۱۳۶......رات دیر تک استعمال کرنا | ۱۴۲ |
| ۱۳۷......ایک دوسرے کی برائی کی تشہیر کا ذریعہ | ۱۴۴ |
| ۱۳۸......آن لائن دھوکہ دہی اور فراڈ | ۱۴۴ |
| ۱۳۹......بھینگے پن کے خطرات کا بڑھ جانا | ۱۴۴ |
| ۱۴۰......اضطراب کا بڑھ جانا | ۱۴۵ |
| ۱۴۱......موٹاپے کی کثرت | ۱۴۶ |
| ۱۴۲......خاندانی اور معاشرتی زندگی کا متاثر ہونا | ۱۴۶ |
| ۱۴۳......سیاسی جماعتوں کی حمایتوں اور مخالفین کی کشمکش | ۱۴۶ |
| ۱۴۴...... پٹھوں اور جوڑوں کے درد میں اضافہ | ۱۴۷ |
| ۱۴۵......گھریلو کام کاج سے احتراز | ۱۴۸ |
| ۱۴۶......عادت بن جانا | ۱۴۹ |
| ۱۴۷......تنہائی کا وقت گناہوں میں گزرنا | ۱۴۹ |
| ۱۴۸......تنخواہ کا مشکوک اور مشتبہ ہونا | ۱۵۲ |
| ۱۴۹......جعلی خبروں اور غلط معلومات کا پھیلانا | ۱۵۴ |
| ۱۵۰......اولاد کی نگہداشت سے لاپرواہی | ۱۵۴ |

| | |
|---|---|
| ۱۵۱......خود سے فیصلہ سازی کی صلاحیت میں کمی آنا | ۱۵۵ |
| ۱۵۲......دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈا | ۱۵۵ |
| ۱۵۳......اسلامی ڈراموں کا دھوکہ | ۱۵۶ |
| ۱۵۴...... ہروقت آن لائن رہنے کی کوشش کرنا | ۱۵۸ |
| ۱۵۵......دماغی یادداشت میں کمی آنا | ۱۵۸ |
| ۱۵۶......ویوز، لائیکس اور کمنٹس کے ذریعے شہرت کا فریب | ۱۵۹ |
| ۱۵۷......مطالعہ کا فقدان | ۱۵۹ |
| ۱۵۸......ناکام دوستیوں اور شادیوں کا رواج | ۱۶۰ |
| ۱۵۹......محنت مزدوری اور مشقت والے کاموں سے گریز کرنا | ۱۶۱ |
| ۱۶۰......دوسرے کی بات توجہ اور غور سے نہ سننا | ۱۶۱ |
| ۱۶۱......جوئے میں مبتلا ہونا | ۱۶۳ |
| ۱۶۲......نظام الاوقات کا نہ ہونا | ۱۶۶ |
| ۱۶۳......اپنے لائک اور سبسکرائبر بڑھانے کے فکر میں رہنا | ۱۶۷ |
| ۱۶۴......سوشل میڈیا پر مذہبی منافرت کا پھیلاو | ۱۶۸ |
| ۱۶۵......سوچ و بچار اور تدبر و تفکر کی صلاحیتوں کا متاثر ہونا | ۱۶۸ |
| ۱۶۶......ایک سے زائد موبائلوں کا رواج | ۱۶۹ |
| ۱۶۷......شرعی احکامات پر نکتہ چینی | ۱۶۹ |
| ۱۶۸......تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلباء کے درمیان تعلق کی کمی | ۱۷۰ |
| ۱۶۹......ویڈیو اور سلفیاں بنا کر شیئر کرتے رہنا | ۱۷۱ |

| | |
|---|---|
| ۱۷۰......مجلس میں دوسرے کی بات کاٹنا | ۱۷۱ |
| ۱۷۱......ذکر واذکار اور دعا سے غفلت | ۱۷۲ |
| ۱۷۲...... ہر پوسٹ پر رائے دینا اور دنیا کی فکر | ۱۷۴ |
| ۱۷۳......آپس میں تصادم اور اختلاف | ۱۷۵ |
| ۱۷۴......بھولنے کی بیماری کا پیدا ہونا | ۱۷۵ |
| ۱۷۵......ملازمتوں اور معاش کی کمی | ۱۷۶ |
| ۱۷۶......مذہبی تعلیمات کے نام پر ذاتی آراء اور افکار پھیلانا | ۱۷۷ |
| ۱۷۷......نیند کے دورانیہ کا کم ہونا | ۱۷۸ |
| ۱۷۸......والدین کا اپنی راحت کی خاطر اولاد کو زہر کا عادی بنانا | ۱۷۸ |
| ۱۷۹......ٹیکنالوجی کے بغیر زندگی گزارنے کی صلاحیت کھونا | ۱۷۸ |
| ۱۸۰......ایڈیٹنگ اور ڈیپ فیک کا رجحان | ۱۷۹ |
| ۱۸۱......لائیکس اور کمنٹس دیکھتے رہنا | ۱۷۹ |
| ۱۸۲......مذہبی رہنماؤں پر تنقید | ۱۸۰ |
| ۱۸۳......مذہبی تعلیمات کی غلط تشریحات | ۱۸۱ |
| ۱۸۴......آخرت سے غفلت | ۱۸۱ |
| ۱۸۵......سوءِ خاتمہ کا اندیشہ | ۱۸۳ |

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انٹرنیٹ ،موبائل اورسوشل میڈیا کے جہاں بہت سے فوائد ہیں وہاں اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں،فوائد کے حدتک دیکھا جائے تو جہاں پہلے رابطہ کرنا مشکل ہوتا تھا،خط وکتابت کے ذریعے سے انسان رابطہ کرتا تھا،آج بہت آسانی ہے کہ انسان موبائل کے ذریعے سے اپنے دوست احباب سے، والدین سے،عزیزواقارب سے، رشتہ داروں سے رابطہ کرلیتا ہے۔اسی طرح اس کے فوائد میں سے ہے کہ آج کے دور میں جوانسان کی ضروریات ہیں، معاشی مجبوریاں ہیں،موبائل کے ذریعہ سے اس میں بہت آسانیاں پیدا ہوگئیں،آج کل بہت سے کاروبار کا دارومدار موبائل پر ہے اور انٹرنیٹ کے ذریعے کسی چیز کا منگوالینا،کسی چیز کو دوسرے کی طرف بھیج دینا، کاروبار کی تشہیر کرنا، بہت سے لوگوں کو اپنی مصنوعات سے آگاہ کرنا، یہ آج کے دور میں اِس کے فوائد بھی ہیں۔اِسی طرح واٹس ایپ کے ذریعے سے انسان دین کا اور ہدایت کا پیغام دنیا میں پہنچا رہا ہے،قرآن وسنت کی تشریحات سے لوگ آگاہ ہورہے ہیں۔
اس طرح اس کے فوائد میں جہاں پہلے کتابیں خریدنا مشکل ہوتا تھا کہ ایک انسان اتنی ساری کتابیں کیسے خریدے؟ آج کے دور میں وہ موبائل پر سرچ کرکے بہت سی کتابیں (PDF) کے ذریعے اپنے پاس ڈاؤن لوڈ کرلیتا ہے،جس کے ذریعے اِستفادہ کرنا آسان ہوجاتا ہے، حالانکہ اگر وہ خریدتا تو اس کے لئے بہت بڑی رقم کی ضرورت پڑتی۔
موبائل فون کے فوائد کی طرف نظر ڈالیں تو اس کے ذریعے ہم ایک دوسرے کی خیریت گھر بیٹھے حاصل کرلیتے ہیں، اگر کوئی اہم ضرورت ہو تو فوراً کال یا میسج کرکے بتاسکتے ہیں۔شاید موبائل فون ایجاد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کی خیریت

گھر بیٹھے حاصل کر لیتے ہیں، اگر کوئی اہم ضرورت ہو تو فوراً کال یا میسج کر کے بتا سکتے ہیں، لیکن آج ہمارے ہاتھ میں ہر وقت موبائل فون ہے اور ہم اس میں ایسے گُم ہیں کہ گویا کہ موبائل فون ہماری زندگی کا ایک حصہ ہے، سوتے، جاگتے، کھاتے، پیتے، اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے یہاں تک کہ واش روم میں بھی موبائل فون ہمارے ساتھ رہتا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم موبائل فون استعمال نہیں کر رہے بلکہ موبائل فون ہمیں استعمال کر رہا ہے۔ لیکن کیا ہم جانتے ہیں کہ اس دنیا میں جتنی بھی چیزیں ایجاد ہوئی ہیں ان کے فائدے بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ اسی طرح موبائل فون کے کچھ فائدے ہیں تو بہت سے نقصانات بھی ہیں۔

تو ان کے فوائد سے انکار تو نہیں، لیکن عموماً دیکھنے میں آیا ہے جب کسی چیز کے کچھ فوائد سامنے ہوں تو انسان اس کے مضر نقصانات کو بھول جاتا ہے، تصویر کا ایک رخ دیکھ کر دوسرے رخ سے پہلو تہی کرتا ہے، فائدے تو گن لیتا ہے نقصان کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

اس مضمون کا بنیادی مقصد موبائل فون کے کے نقصانات کو اجاگر کرنا ہے، کیونکہ سبھی لوگ موبائل فون استعمال کرنے کے فائدے کے بارے میں تو جانتے ہیں، لیکن وہ ان کی زندگی پر کیا برے اثرات مرتب کر رہے ہیں شاید اس کے بارے میں بہت کچھ نہیں جانتے ہیں۔

میں اپنے بڑوں کی تربیت کی برکت سے ساتھیوں کے اصرار کے باوجود اپنے آپ کو انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور اس سے منسلک موبائل فون کے استعمال سے دور رکھا اور اپنی علمی ضرورتوں اور تحقیقی کاموں کے لیے تسلسل کے ساتھ پرانے طریقوں سے کام لیتا رہا، ضرورت کی حد تک اپنے پاس ایک معمولی اور سادہ موبائل فون رکھنے پر اکتفاء کیا ہے۔ الحمد للہ اِس کی وجہ سے زندگی میں، حافظے میں اور کاموں میں بڑی برکت ہے۔

اس کے نقصان کی مثال یوں ہے جب تک شراب کی حرمت کا بیان تفصیلاً اور صراحتاً

نہیں آیا تھا تو قرآنِ کریم نے اُسے اشارتاً بیان کیا تھا، جب یہ پوچھا گیا کہ شراب اور نشے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو ارشادِ الٰہی تھا:

﴿یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا﴾ (البقرۃ: ۲۱۹)

ترجمہ: لوگ آپ سے شراب اور جوے کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ بھی ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

تو اسی وقت جو دانا اور سمجھدار لوگ تھے وہ سمجھ گئے کہ جب شراب کے نقصانات بہت زیادہ ہیں، اگر اس کے چند ایک فائدے بھی ہیں تو اُن فائدوں کا کوئی لحاظ نہیں، اس لیے بہت سے لوگوں نے شراب کو چھوڑ دیا تھا، پھر قرآنِ کریم نے صریح حکم سورہ مائدہ میں نازل فرما کر شراب کی حرمت کو صراحتاً قیامت تک کے لیے بیان کر دیا۔ اسی طرح ہمیں اس کے چند فائدے تو نظر آتے ہیں لیکن اس کے نقصانات بھی بہت سے ہیں، ایسے نقصانات کون کونسے ہیں؟ جن کی طرف ہماری توجہ نہیں جاتی، لیکن وہ ہمیں روحانی اعتبار سے اور ہمیں تعلق مع اللہ کے اعتبار سے کمزور کر رہے ہیں، تو وہ درج ذیل ہیں:

## ۱...... بے حیائی کا فروغ

اِن نقصانات میں سب سے پہلا نقصان بے حیائی کو فروغ دینا ہے، انٹرنیٹ اور موبائل کے منفی استعمال کے ذریعے سے اِس وقت بے حیائی کا فروغ سب سے زیادہ ہو رہا ہے، کتنے والدین ایسے ہیں جو انٹرنیٹ سے منسلک ہونے کے بعد اپنی اولاد کی گمراہی کا رونا رو رہے ہیں، اور کتنی نوجوان لڑکیاں ایسی ہیں جنہیں اس انٹرنیٹ کے توسط سے سبز باغ دکھائے گئے اور وہ دھوکہ کھا کر اپنے گھروں سے بھاگ گئیں، کچھ

عرصے تک دھوکہ بازوں کی مذموم خواہشات کا نشانہ بن کر پھر بے یار و مددگار چھوڑی گئیں، جس سے دنیا و آخرت دونوں کا نقصان اِنہیں اُٹھانا پڑا۔

جب تک ٹچ موبائل، انٹرنیٹ، فیس بک نہیں تھا، اتنی بے حیائی نہیں تھی جتنی آج کے دور میں ہے، اِس بے حیائی کے بارے میں انسان تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ باطل نے اتنی محنت کر کے معاذ اللہ ہمارے گھر کے اندر اس بے حیائی کو پہنچا دیا اور وہ آلہ سب کو تھما دیا، باپ بھی دیکھ رہا ہے، بیٹا بھی دیکھ رہا ہے۔ ماں کے ہاتھ میں بھی موبائل اور بیٹی کے ہاتھ میں بھی۔ جوان بھائی بھی دیکھ رہا ہے، جوان بہن بھی دیکھ رہی ہے۔

باطل چودہ سو سال میں اتنا ایمان کو نقصان نہ دے سکا جو اس نے چند سالوں میں ہمارے باطن کو اجاڑ دیا، ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا، ایمان و یقین کی وہ پختگی نہ رہی جو صحابہ اور سلف کے دور میں تھی، مسلمانوں کے پاس سب سے بڑا سرمایا حیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.** ❶

ترجمہ: ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں، ان میں سے سب سے افضل شعبہ "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه" کہنا ہے اور ادنی شعبہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک بڑا شعبہ ہے۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.** ❷

ترجمہ: جب تم میں حیا ختم ہو جائے تو جو چاہو کرو۔

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الإیمان، باب شعب الإیمان، رقم الحدیث: ۳۵

❷ صحیح البخاری: کتاب الادب، بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ، رقم الحدیث: ٦١٢٠

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ. ❶

ترجمہ: یقیناً حیا ایمان کا حصہ ہے۔

اس لیے جس قوم سے حیا چلی جائے ایک وقت آتا ہے کہ اُس کا ایمان بھی چلا جاتا ہے، تو سب سے پہلی بات میں نے عرض کی بے حیائی کو فروغ دینا۔ آج دیکھیں! باطل نے اس بے حیائی کے آلے کو کتنا سستا کیا ہے، کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتیں آسمان تک پہنچ گئیں، انسان آج اپنی محنت مزدوری پر اپنے بال بچوں کو نہیں رکھ سکتا، لیکن انٹرنیٹ، کیبل، موبائل اور الیکٹرونک کا سامان دن بدن سستا ہوتا جا رہا ہے اور یہ مزید بھی سستا ہوگا۔ ایک وقت تھا سادہ موبائل ستر ہزار روپے کا تھا، آج موبائل دو، ڈھائی ہزار روپے کا بھی مل رہا ہے، آج دیکھیں دن بدن پیکج سستا ہوتا جا رہا ہے، پورا دن بات کرو تو دس روپے لگتے ہیں، پورے مہینے کا پیکج کرو تین سو چار سو روپے میں، باطل چاہ رہا ہے کہ ہمارا وقت برباد ہو جائے، آج ہمارا سارا وقت اس میں ضائع ہو رہا ہے، اسی کے ذریعہ سے ناجائز دوستیاں ہو رہی ہیں، ناجائز تعلقات قائم ہو رہے ہیں، ماں باپ کی نیک نامی خاک میں ملا کر گھروں سے بھاگ کر کورٹ میرج ہو رہا ہے، اِس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ موبائل کا منفی استعمال، بے حیائی کا فروغ کتنا ہے اِس وقت آپ انٹرنیٹ پر کوئی بھی چیز سرچ کرنا چاہیں، قرآن کریم کی تلاوت سننا چاہیں، یا کوئی حدیث تلاش کرنا چاہیں، باطل نے اس کو ایسا بنایا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی انسان دیکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے، کوئی نہ کوئی تصویر، سلفی اور ویڈیو سامنے آ جاتی ہے، جو اس کے ایمان اور حیا کو تار تار کر دیتی ہے، پھر انسان تو باطنی طور پر کمزور ہے، نہ دیکھتے ہوئے بھی نظر پڑ جاتی

❶ صحیح البخاری: کتاب الإیمان، باب: الحیاء من الإیمان، رقم الحدیث: ۲۴

ہے، پھر خواہشات وجذبات انسان کے ساتھ ہیں اور رفتہ رفتہ ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ اِس وقت باطل نے انٹرنیٹ کو کتنا سستا کیا کہ پورا ہفتہ چلاؤ دو سو ڈھائی سو روپے میں، وہ ہمیں سینکڑوں ویب سائٹیں دکھا رہے ہیں، اِس لئے کہ انہیں معلوم ہے کہ مسلمان جذبہ سے لڑتا ہے اور ایمان وتقوی کو سب سے زیادہ نقصان بدنظری سے ہوتا ہے، اِس سے انسان اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے، پھر اِن پر ایٹم بم مارنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ خود بخود رفتہ رفتہ موجوں کی طرح بے حیثیت اور بے فائدہ ہو جائیں گے، اس لئے کہ جنگیں تو جذبات سے لڑی جاتی ہیں اور جذبات کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جذبات بنتے ہیں ایمان سے، جب بے حیائی آ جاتی ایمان رفتہ رفتہ رخصت ہو جاتا ہے، پھر انسان بزدل اور ڈرپوک ہو جاتا ہے، پھر وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے، وہ چھپکلی سے بھی ڈرتا ہے، لال بیگ سے بھی ڈرتا ہے، وہ حشرات الارض سے بھی خوف کھاتا ہے، رات کے اندھیرے سے بھی وحشت کرتا ہے، تو پہلی چیز جو نقصان سب سے بڑا ہوا وہ بے حیائی بڑھتی گئی، بے حیائی کا فروغ دن بدن بڑھ رہا ہے، معاذ اللہ اتنی بے حیائی بڑھ گئی کہ گھر کی چار دیواری بھی محفوظ نہیں، ماں باپ سوئے ہوتے ہیں، انہیں پتا ہی نہیں اولاد کا کس سے ناروا تعلق ہے، وہ آ کر ان کی عزت کو پامال کر جاتا ہے، اِنہیں پتہ ہی نہیں ہوتا، گھر کی چار دیواری میں بھی حیاء محفوظ نہیں، انسان چار دیواری کیوں لگاتا ہے تاکہ ماں بہن بیٹی محفوظ رہے، آپ نے چار دیواری لگائی گھر کے سامنے اپنے دروازہ لگایا کہ میری بیٹی پر کسی کی نگاہ نہ پڑے، محلے والوں سے تو محفوظ کر دیا، لیکن جب بچے موبائل اس کے ہاتھ میں دے دیا، ساری دنیا تو آپ نے اس کے ہاتھ میں تھما دی، ساری رات وہ جو چاہے سرچ کرے، جس چینل کو چاہے دیکھے، جس طرح چاہے اپنی ایمان اور روحانیت کو برباد کر دے۔ آج انگریز نے ہمارا ذہن بنا دیا کہ یہ نہیں ہوگی تو ترقی نہیں ہوگی، کائنات حضرت آدم علیہ السلام سے بنی دس ہزار سال کا

زمانہ گزر گیا، ہمارے اور آپ کے آباد واجداد بھی آئے، وہ لوگ بھی زندگی گزار کے چلے گئے، لیکن کیا اس دور میں معاملات اور روابط نہیں تھے، آج سے زیادہ اُس دور میں محبت و تعلق تھا، آج ہم ترقی کس کو سمجھ رہے ہیں، ترقی جاہلیت کو سمجھ رہے ہیں، جاہلیت میں سب سے زیادہ بے حیائی تھی، آج انگریز نے ترقی نام رکھا ہے بے حیائی کا، جتنا انسان بے غیرت بنے اتنا ترقی یافتہ ہے، سب سے زیادہ بے حیائی زمانہ جاہلیت میں تھی کہ وہ لوگ برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے، تو یہ بھی ترقی اس کو سمجھتے ہیں جتنا لباس اترتا جائے، جتنا لباس مختصر ہوتا جائے اُسے عروج وکمال سمجھا جاتا ہے۔ اب حالت یہ کہ پہلے سر پہ دوپٹہ تھا وہ بھی گیا، پائنچے ٹخنوں سے نیچے تھے وہ اوپر ہوگئے، لباس مختصر اور تنگ ہوگیا۔ آج تو بچیوں کا لباس بھی آستینوں والا نہیں ملتا، کسی بچی کے لباس کے لئے مارکیٹ چلے جاؤ، نو دس سال کی بچی کے لئے کوئی کپڑے کہ جو آستین والے ہوں گھومتے رہو مارکیٹ میں کپڑے نہیں ملتے، مولانا صاحب! نیا فیشن آگیا، یہ کیا پرانی باتیں کر رہے ہو، جو لباس دیکھو تنگ و باریک، غیروں نے فیشن کے نام پر ہماری نسلِ نو سے حیا ختم کردی۔ پھر آج یہ جو واقعات سننے میں آتے ہیں معاذ اللہ آٹھ دس سالہ بچی ہوس کا نشانہ بنی، اس طرح دلخراش واقعات سننے میں آرہے ہیں، اس میں ایک گنا تو ہمارا بھی قصور ہے، ہم نے نہ گھر میں پردے کا اہتمام کیا، نہ بچیوں کو پورا لباس پہنایا، نہ اُن کو گھر کی چاردیواری میں محفوظ کیا، ہم نے یہ کہہ کر کہ یہ چچازاد ہے، یہ ماموں زاد ہے، یہ تایازاد ہے، خالہ زاد ہے، یہ میرا کزن ہے، پھر وہ آزادانہ گھر آتے رہے، پھر وہی ہوا کہ اُس نے عزت کو خاک میں ملادیا۔ جب بھی انسان شریعت کو چھوڑتا ہے رسواء ہوجاتا ہے، جب بھی انسان احکام شرع سے روگردانی کرتا ہے تو معاشرے میں بدنام ہوجاتا ہے۔ دیکھیں! دین نے کہا: دیور موت ہے، آج ہم نے کہا: دیور سے کیسے پردہ ہوسکتا ہے؟ پھر اسی دیور کے اپنی بھابھیوں اور غیروں سے تعلق

کے ناروا واقعات سننے میں آتے ہیں، تو بنیادی وجہ کیا بنی؟ شریعت پر عمل نہ کرنا، جب انسان شریعت پر عمل کررہا ہوتا ہے تو اللہ رب العزت اس کو اطمینان وسکون عطا فرماتے ہیں، اس لیے میں نے پہلی گزارش جو عرض کی انٹرنیٹ اور موبائل کے منفی استعمال میں سب سے پہلا اور بڑا نقصان بے حیائی کا فروغ ہے۔

ہماری مسجد کے ایک ساتھی نے مجھے واقعہ سنایا کہ ایک لڑکا موبائل پر میسج کرتا رہتا تھا، کسی کے ساتھ دوستی تھی، وہ میسج کررہا تھا اسے پتہ نہیں سامنے کون لڑکی ہے، وہ لڑکی اُسے نئے نمبر سے میسج کرتی اور یہ اسے میسج کرتا، آپس میں میسج پر بات ہوتی رہی، کئی دن میسج چلتے رہے، آخر کار لڑکی نے کہا میں تجھے دیکھنا چاہتی ہوں، کسی پارک میں ملتے ہیں، تو انہوں نے ملاقات کا وقت بھی طے کرلیا، کہا فلاں پارک میں ہم آپس میں ملیں گے، اب جس وقت پارک میں گئے تو کیا دیکھا تو جب یہ دونوں آئے تو ایک طرف بھائی اور دوسری طرف اُس کی بہن تھی، یہ جو میسج ہورہے تھے یہ انہیں پتہ نہیں وہ اپنی بہن کو میسج کررہا ہے، اُسے موبائل پر بہن کی نئی سم کا پتہ نہیں تھا، وہ یہ سمجھتا رہا کہ میں کسی اجنبی لڑکی کو کررہا ہوں، بعد میں پتا چلا کہ وہ اپنی ہی بہن تھی۔

اولاد پر نگاہ ضروری ہے، آج ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ہماری اولادوں کا اٹھنا بیٹھنا کس کے ساتھ ہے، ہماری بچیاں کہاں جارہی ہیں، وقت کہاں گزار رہی ہیں، آج ماں باپ بچی کو تعلیم کے نام پر آزاد اور مخلوط ماحول میں بھیج دیتے ہیں، اِسی طرح بچیوں کے ہاتھ میں موبائل تھمادیتے ہیں، آخر بارہ، چودہ سال کی بچی کو ٹچ موبائل اور سوشل میڈیا کی کیا ضرورت ہے، پندرہ، سولہ سال کے لڑکے کو بیس پچیس ہزار کے موبائل کی کیا ضرورت ہے؟ ہم اپنی اولادوں کو اپنے ہاتھوں برباد کررہے ہیں، ہمیں اِن پر نظر رکھنی چاہیے، جب تک عقل وشعور کی پختگی کو نہ پہنچیں اِس سے دور رکھا جائے۔

دوسال قبل گاوں میں جانا ہوا، حیران ہوگیا مسجدیں ویران ہیں، اتنی بڑی مسجد دو آدمی

ہیں، لیکن کھیتی باڑی کرنے والے کے پاس ٹچ موبائل ہے، اَن پڑھ ہیں، دینی دنیاوی کوئی تعلیم نہیں، لیکن موبائل چلانے میں گویا انہوں نے ڈپلومہ کیا ہوا ہے، پانی لیے جانے والی عورتوں نے سر پہ پانی رکھا ہے، ہاتھ میں ٹچ موبائل چلاتی جارہی ہیں۔ جو دیہات والے کسی چیز سے واقف نہیں تھے، آج ان میں بھی یہ بے حیائی عام ہوگئی، پھر کیوں گلہ کرتے ہیں مصیبتیں ہیں، پریشانیاں ہیں، فقر وفاقہ ہے، ٹینشن اور ڈپریشن ہے، ناچاکیاں اور خاندانی اختلافات ہیں، تو اِس کی بنیادی وجہ اللہ کی نافرمانی ہے۔

## ۲...... بدنظری کا پھیل جانا

دوسرا نقصان اِس وقت ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ بدنظری بڑھتی جارہی ہے، معاذ اللہ جو لوگ نیٹ اور موبائل کا منفی استعمال کرتے ہیں ان کی زندگی میں بدنظری آجاتی ہے اور جب انسان کی زندگی میں بدنظری آجائے اللہ تعالیٰ تین نعمتیں چھین لیتا ہے۔

(۱) نماز میں دل نہیں لگتا، خشوع خضوع ختم ہو جاتا ہے، انسان نماز پڑھتا ہے عادتاً اوپر نیچے ہوتا ہے، دل نہیں لگتا، توجہ کہیں اور ہوتی ہے، جب بدنظری سے بچے گا تو نماز میں خشوع خضوع اور دلجمی نصیب ہوگی۔

(۲) تلاوت کی توفیق نہیں ہوگی، کیونکہ جو آنکھیں انٹرنیٹ اور کیبل کے دیکھنے میں وقت گزار دیں، عموماً پھر اِن ناپاک آنکھوں کو رب کے مقدس کلام کے پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی۔

(۳) حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، انسان جو پڑھتا ہے اُسے یاد نہیں رہتا، جو پڑھا ہوتا ہے وہ بھول جاتا ہے، آج وہی بات ہے کہ ہمیں دین کی بنیادی باتیں بھی معلوم نہیں۔

آج ساری زندگی سورہ اخلاص پڑھتے پڑھتے گزر گئی، قرآن کریم ہماری زبان پر نہیں آتا، حدیثیں یاد نہیں ہوتیں، علوم نبوت اور وحی کی برکات سے ہم رفتہ رفتہ محروم ہوتے جارہے ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ رب العزت نے مرد اور عورت دونوں کو الگ الگ

نظر کی حفاظت کا حکم دیا۔

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِینَ یَغُضُّوا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَیَحۡفَظُوا فُرُوجَهُمۡ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَهُمۡ إِنَّ اللّٰهَ خَبِیرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُونَ﴾(النور: ۳۰)

ترجمہ: مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے، وہ جو کارروائیاں کرتے ہیں اللہ ان سب سے پوری طرح باخبر ہے۔

﴿وَقُلۡ لِلۡمُؤۡمِنَاتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوجَهُنَّ﴾(النور: ۳۱)

ترجمہ: اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

حدیث میں بدنظری کرنے والے پر لسانِ نبوت سے لعنت کی گئی ہے۔

حضرت حسن سے مرسل روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالۡمَنۡظُورَ إِلَیۡهِ. ❶

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو بدنظری کرنے والے پر اور جس کی بدنظری کی گئی ہو۔

یعنی بدنظری کرنے والے پر بھی لعنت اور جس عورت کو دیکھا گیا اُس پر بھی اللہ کی لعنت، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا ہے، دیکھیں آج ہم کسی بزرگ کی بددعا سے بچتے ہیں کہ فلاں بزرگ ہے، اور فلاں عالم ہے کہیں بددعا نہ دے دے، اللہ کا رسول بددعا دے رہا ہے، لیکن انسان اِس سے خوف زدہ نہیں ہوتا، عام انسانوں کی بددعا کا ہمیں

❶ السنن الکبری: کتاب النکاح، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ یَنۡظُرُ إِلَی عَوۡرَةِ الرَّجُلِ وَالۡمَرۡاَةِ تَنۡظُرُ إِلَی عَوۡرَةِ الۡمَرۡاَةِ وَیُفۡضِي کُلُّ وَاحِدٍ مِنۡهُمَا إِلَی صَاحِبِهِ، ج۷ ص ۱۵۹، رقم الحدیث: ۱۳۵۵۶

ڈر رہتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے بچنے کی کوئی خاطر خواہ کوشش نہیں کرتے۔ لعنت کا مطلب ہے کہ وہ رحمت الٰہی سے دور ہو، اِس کا نتیجہ بسا اوقات یہ نکلتا ہے کہ انسان ایمان سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

بدنظری کرتے وقت ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اللہ رب العزت بصارت کی نعمت سے محروم نہ کر دے، تو اتنے سخت الفاظ میں آپ نے بد دعا فرمائی، اس لئے یہ اللہ کی طرف سے نعمت ہے، اِس نعمت کو انسان ناجائز کاموں میں صرف نہ کرے۔ انسان جب بدنظری کرتا ہے وہ سب سے پہلے اللہ کو اپنے اِس گناہ پہ گواہ بناتا ہے، جب انسان بدنظری کرے گا سب سے پہلا گواہ اللہ ہے کہ اللہ قیامت کے دن کہے گا کہ میرے بندے تو نے فلاں وقت میں گناہ کیا تھا، پھر کراماً کاتبین گواہ ہیں، پھر یہ اعضائے انسانی خود قیامت کے دن گواہی دیں گے، زمین کے جس حصے پہ گناہ ہوتا ہے وہ گواہی دے گا۔

آج ہم چار پانچ سال بچے سے حیا کرتے ہیں، موبائل چلا رہے ہوں، کوئی فلم دیکھ رہا ہو، ڈرامہ دیکھ رہا ہے، بچہ آ جائے تو فوراً اس کو بند کر دیتے ہیں کہ کہیں بچہ دیکھ نہ لے، تو بچے سے حیا ہے آسمان اور زمین کا خالق اللہ سے حیا نہیں؟ بسا اوقات بدنظری کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ انسان قرآن بھول جاتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ ایک بار چلے جا رہے تھے، ایک مرید ساتھ تھا، راستہ میں ایک خوب صورت عیسائی لڑکے پر نظر پڑی اور اسی کو نظر بھر کر دیکھتا رہا، نظریں اسی پر جما لیں، شیطان نے اس کو بہکا دیا کہ صنعت خدا دیکھ لے، اس نے بدنظر کر لی، پھر حضرت جنید رحمہ اللہ سے کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس صورت کو بھی دوزخ میں ڈال دے گا؟ حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ اچھا اس کا وبال سامنے آئے گا، اس وقت تو بات رفع دفع ہوگئی، بیس سال کے بعد وبال کا ظہور ہوا کہ وہ

مرید قرآن بھول گیا۔❶

تو جو لوگ نیٹ اور موبائل کا منفی استعمال کرتے ہیں اُنہیں عموماً قرآن یاد نہیں رہتا، قرآن اُن کا پختہ نہیں رہتا، زبان پر قرآن نہیں آتا، حفظِ حدیث سے محروم رہتے ہیں، اِدھر اُدھر کی لایعنی گفتگو میں تو زبان چلتی رہتی ہے، البتہ وحی کے جوامع الکلم اور پُرنور کلمات سے وہ محروم رہتا ہے۔

## ۳......وقت کا ضیاع

تیسرا نقصان یہ ہے کہ موبائل اور نیٹ کے استعمال سے وقت ضائع ہوتا ہے، انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے وقت ایک بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وقت کی اہمیت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اس کی اور اس کے مختلف اجزاء کی قسمیں کھائی ہیں! چنانچہ کہیں تو زمانے کی قسم کھاتے ہوئے ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالْعَصْرِ﴾ (زمانے کی قسم) اور کہیں رات اور دن کی قسم کھاتے ہوئے ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى﴾ (رات کی قسم! جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم! جب اس کی روشنی پھیل جائے) اور کہیں چاشت کی قسم کھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿وَالضُّحٰى﴾ (چاشت کی قسم!) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دین کی بنیادی عبادات جیسے: نماز، روزہ اور حج ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ان کے لیے اوقات بھی متعین کر دیئے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شریعت کی روشنی میں وقت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ وقت کی اہمیت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اگر انسان اس سے استفادہ کرے اور اس کو فضولیات میں خرچ کرنے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے تو بڑے مثبت نتائج حاصل کر سکتا ہے، اور اگر اس کو بے فائدہ اور گھٹیا کاموں میں خرچ کرتا رہا تو وہ ایک بڑے قیمتی سرمائے سے محروم ہو جائے گا۔

---

❶ حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات: ص ۸۲، ۸۳

انٹرنیٹ کے نقصانات میں سے یہ بڑا نقصان ہے کہ اس سے منسلک اکثر لوگوں کے قیمتی اوقات اس کے استعمال کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں، وہ گھنٹوں تک بے حس وحرکت ہو کر اس کی اسکرین پر نظریں جما کر بیٹھتے ہیں، اور اکثر غیر ضروری بلکہ نقصان دہ اُمور کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک ہی نشست میں اپنے قیمتی اوقات میں سے ایک اچھا خاصا حصہ ضائع کر دیتے ہیں اور اُن کو اندازہ تک نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ،اَلصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ. ❶

ترجمہ: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر دانی نہیں کرتے، صحت کی نعمت، وقت کی نعمت۔

آج دیکھیں! موبائل میں وقت کا بہت بڑا ضیاع ہے، انسان دیکھنے بیٹھتا ہے کہ پانچ منٹ دیکھ رہا ہوں وہ پانچ منٹ نہیں آدھا گھنٹہ لگ جاتا ہے، کبھی گھنٹے لگ جاتے ہیں، کبھی دو دو تین تین گھنٹے اس میں گزر جاتے ہیں، یعنی آج سب سے زیادہ وقت ہم جس کو دے رہے ہیں وہ موبائل ہے، کیا مرد کیا عورتیں، کیا بچہ اور کیا جوان، کیا بوڑھا اور کیا معذور۔ آپ دیکھیں سب کی زندگی میں زیادہ وقت موبائل پر صَرف ہوتا ہے، آنکھ کھولتے ہیں، موبائل چیک کرتے ہیں یہاں تک کہ مسجد بھی آئیں گے سلام پھیرا ہے تو یہ نہیں کہ تسبیح پڑھیں بلکہ سب سے پہلے جیب سے موبائل نکالیں گے، موبائل پر کوئی میسج تو نہیں آیا، کوئی کال تو نہیں آئی، کسی نے رابطہ تو نہیں کیا۔ خدا کے گھر میں بھی خدا کی طرف توجہ نہیں، صف اول میں بیٹھ کر بھی رب سے تعلق ٹوٹا ہوا ہے، نماز میں ہو کر بھی غیر اللہ کی طرف توجہ! اِس سے بڑی بدبختی اور محرومی کیا ہے، تو تیسری چیز وقت

❶ صحيح البخاری: أبواب الزهد، بَابٌ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، رقم الحديث: ۲۳۰۴

کا ضیاع ہے، انسان کو تب قدر آئی گی جب یہ وقت ہاتھ سے چلا جاتا ہے، آج جوانی کی عمر ہے اور یہ وقت ہمارا ضائع ہو رہا ہے، کل ہم سے اِس بارے میں پوچھا جائے گا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ. ❶

ترجمہ: قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاوں اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اُسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اِس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔

ان باتوں کا جواب ہم میں سے ہر ایک نے دینا ہے، تو وقت بہت بڑی نعمت ہے انسان کو ہر چیز مل جاتی ہے وقت نہیں ملتا، اور آج کے دور میں وقت کے ضیاع کا سب سے بڑا آلہ موبائل اور سوشل میڈیا ہے، اِس لیے ہمیں اِس کے بے جا استعمال سے بچنا چاہیے۔ اسلافِ امت اپنے وقت کی حفاظت کی خاطر کھانا پینا جو ضرورت ہے اُس میں بھی خرچ نہیں کرتے تھے کہ ہمارا یہ وقت مقصد میں لگ جائے، اور مقصد دین کی خدمت تھی۔

امام ابن عقیل رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۳ھ) چھٹی صدی کے مشہور عالم اور حنابلہ کے ائمہ میں سے ہیں، اللہ جل شانہ نے ان کو وقت کی قدر و قیمت کا احساس اور علم و مطالعہ کا غیر معمولی شوق عطا فرمایا تھا، خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

میں نے زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا، یہاں تک کہ جب علمی بحث کرتے کرتے

❶ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقاق والورع، رقم الحديث: ۲۴۱۷

میری زبان تھک جائے اور مطالعہ کرتے کرتے آنکھیں جواب دینے لگیں تو میں لیٹ کر مسائل سوچنے لگ جاتا ہوں:

**وَإِنِّي لَأَجِدُ مِنْ حِرْصِي عَلَى الْعِلْمِ وَأَنَا فِي عِشْرِ الثَّمَانِينَ أَشَدَّ مِمَّا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً. ❶**

ترجمہ: بیس سال کی عمر میں علم کے شوق کا جو جذبہ میرے اندر تھا یہ جذبہ اس وقت کچھ زیادہ ہی ہے جب کہ اب میں اسی (۸۰) کی دہائی میں ہوں۔

میں مقدور بھر کوشش کرتا ہوں کہ کھانے میں کم سے کم وقت لگے، بلکہ اکثر اوقات تو روٹی کے بجائے چورہ کو پانی میں بھگو کر استعمال کرتا ہوں کیونکہ دونوں کے درمیان وقت صَرف ہونے کے لحاظ سے کافی تفاوت ہے، روٹی کھانے اور چبانے میں کافی وقت لگ جاتا ہے، جبکہ ثانی الذکر کے استعمال سے مطالعہ وغیرہ کے لئے نسبتاً کافی وقت نکل آتا ہے۔

لکڑی کے قلم سے دیے کی روشنی میں، چٹائیوں پر بیٹھ کر وہ کام کر کے چلے گئے جو میں اور آپ ماربل پر بیٹھ کر، ایئر کنڈیشن کمروں میں بیٹھ کر، نرم و نازک گدوں پر بیٹھ کر اِن کی زندگی کی تحریرات کو پڑھ نہیں سکتے جو کام وہ لوگ کر کے چلے گئے۔ اِس کی بنیادی وجہ اِن لوگوں نے اپنے وقت کو قیمتی بنایا، جب کہ آج حالت یہ ہے کہ آپ باہر نکلیں دائیں بائیں آپ کو نوجوان ٹولیوں کی صورت میں نظر آئیں گے، کوئی اِدھر کوئی اُدھر سب کے ہاتھ میں موبائل ہے اور موبائل میں لگے ہوئے ہیں، ایک گھر میں ہوتے ہوئے بھی دوسرے سے لاتعلقی ہے۔ جب کہ سلف کے معاملات میں کتنے محتاط تھے اِس کا اندازہ آنے والے دو واقعات سے لگائیں۔

ابو الحسن بن العطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے استاذ امام نووی رحمہ اللہ

---

❶ ذیل طبقات الحنابلة: ترجمة: علی بن عقیل بن محمد بن عقیل، ج ۱ ص ۳۲

(متوفی ٦٧٦ھ) نے فرمایا کہ میں اپنا کوئی وقت کبھی ضائع ہونے نہیں دیتا، نہ دن کا کوئی حصہ بے کار گزرتا تھا اور نہ رات کا، صرف اور صرف علمی مشغلہ ہوتا تھا، حتیٰ کہ وہ راستے میں بھی تکرار یا مطالعہ میں مشغول رہتے تھے، اس عمل پر وہ چھ سال تک مداومت کرتے رہے، اس کے بعد تصنیف وتالیف، وعظ ونصیحت اور حق کی نشر واشاعت میں لگ گئے، آپ دن رات میں صرف ایک مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد کھانا کھاتے تھے، اور سحری کے وقت صرف ایک دفعہ پانی پیتے تھے، ہر قسم کے پھلوں سے اور کھیرے سے اجتناب کرتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ڈر ہے کہ ان چیزوں سے کہیں میرا جسم مرطوب نہ ہو جائے کہ پھر نیند آنے لگے گی، آپ نے زندگی بھر نکاح نہیں کیا۔

رات اور دن میں اِن کے تیرہ اسباق ہوتے تھے، جن میں سے کچھ تو وہ اپنے مشائخ واساتذہ سے حاصل کرتے اور کچھ ان کے شاگرد اِن کے پاس پڑھا کرتے تھے، اس معمول پر ایک مدت تک مداومت رہی، پھر انھوں نے اپنے آپ کو طلبہ کو فائدہ پہنچانے کے لئے فارغ کرلیا، چنانچہ روزانہ مختلف فنون میں دس سے زائد اسباق ہوتے تھے، بعض اوقات ان اَسباق میں تفسیر، حدیث، اصول، نحو، صرف، معانی، منطق، فقہ، مناظرہ اور عروض کے اسباق جمع ہو جاتے تھے۔ ❶

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ اپنے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہر وقت اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مشغول رکھتے تھے، اور حتی الامکان کوئی لمحہ فضول جانے نہیں دیتے تھے، آپ کے لئے سب سے زیادہ تکلیف کی بات یہ تھی کہ آپ کے وقت کا کوئی حصہ ضائع چلا جائے، آپ سنت کے مطابق گھر والوں کے ساتھ ضروری اور بسا اوقات تفریحی گفتگو کے لئے بھی وقت نکالتے تھے، لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ

❶ قيمة الزمن عند العلماء: ص ٧٢، ٧٣

کے دل میں کوئی الارم لگا ہوا ہے جو ایک مخصوص حد تک پہنچنے کے بعد آپ کو کسی اور کام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے، چنانچہ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے بعد آپ اپنے کام میں مشغول ہو جاتے۔ سفر ہو یا حضر، آپ کا قلم چلتا ہی رہتا، ریل گاڑی میں تو آپ ایسی روانی سے لکھتے تھے جیسے ہموار زمین پر بیٹھے ہوں، اور تحریر میں کوئی خاص بگاڑ بھی عموماً پیدا نہیں ہوتا تھا، حد یہ ہے کہ احقر نے آپ کو موٹر کار، بلکہ رکشا تک میں بیٹھ کر لکھتے ہوئے دیکھا ہے، حالانکہ کار اور رکشہ کے جھٹکوں میں کچھ لکھنا انتہائی دشوار ہوتا ہے، مگر آپ ہلکے پھلکے خطوط اس میں بھی لکھ لیتے تھے، یہاں تحریر کے طرز میں کچھ تبدیلی پیدا ہوتی لیکن خط پھر بھی آرام سے پڑھ لیا جاتا تھا۔

آپ وقت کی وسعت کے لحاظ سے مختلف کاموں کی ایک ترتیب ہمیشہ ذہن میں رکھتے، اور جتنا وقت ملتا اس کے لحاظ سے وہ کام کر لیتے جو اتنے وقت میں ممکن ہو، مثلاً اگر گھر میں آنے کے بعد کھانے کے انتظار میں چند منٹ مل گئے ہیں تو ان میں ایک خط لکھ لیا، یا کسی سے فون پر کوئی مختصر سی بات کرنی ہو تو وہ کر لی، گھر کی کوئی چیز بے ترتیب جگہ ہے تو اسے صحیح جگہ رکھ دیا، کوئی مختصر سی چیز مرمت طلب پڑی ہے تو اپنے ہاتھ سے اس کی مرمت کر لی، غرض جہاں آپ کو طویل کاموں کے درمیان کوئی مختصر وقفہ ملا آپ نے سوچے ہوئے مختلف کاموں میں سے کوئی کام انجام دے دیا۔

ایک روز ہم لوگوں کو وقت کی قدر پہچاننے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ بظاہر نا قابل ذکر سی بات لیکن تمہیں نصیحت دلانے کے لئے کہتا ہوں کہ مجھے بے کار وقت گزارنا انتہائی شاق معلوم ہوتا ہے، انتہا یہ ہے کہ جب میں قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء جاتا ہوں تو وہاں بھی خالی وقت گزرانا مشکل ہوتا ہے، چنانچہ جتنی دیر بیٹھنا ہوتا ہے اتنے میں اور کوئی کام تو ہو نہیں سکتا، اگر لوٹا میلا کچیلا ہو تو اسے دھو لیتا ہوں۔

مجھے یاد ہے کہ جب حضرت والد صاحب نے مجھے پہلے پہل ہاتھ کی گھڑی حجاز سے لا

کر دی تو ساتھ ہی فرمایا کہ یہ گھڑی اس نیت سے اپنے پاس رکھو کہ اس کے ذریعے اوقات نماز کی پابندی کر سکو گے، اور وقت کی قدر و قیمت پہچان سکو گے، میں بھی گھڑی اس لئے اپنے پاس رکھتا ہوں کہ وقت کو تول تول کر خرچ کر سکوں، اللہ تعالیٰ انہیں قربِ خاص کے مقامات میں ابدی راحتیں عطا فرمائے، وہ اسی طرح زندگی کے چھوٹے چھوٹے معمولات میں زاویہ نظر درست فرما کر انہیں عبادت بنا دینے کی فکر میں رہتے تھے۔ ❶

یہ تو ہمارے اسلاف تھے جنہوں نے اپنے ایک ایک لمحے کو قیمتی بنایا اور دین کی بڑی خدمت کر کے چلے گئے، لیکن آج نسلِ نو کی حالت یہ ہے کہ اِن کے صبح وشام کا ایک ہی مشغلہ ہے موبائل چلانا، آنکھ کھلی ہے تو ہاتھ میں موبائل اور جب تک آنکھ بند نہیں ہوئی تب تک یہی ایک مشغلہ ہے:

ہائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ ضیاع جاتا رہا

## ۴......صحت پر اس کے منفی اثرات

موبائل اور سوشل میڈیا کا چوتھا نقصان صحت پر اسکے منفی اثرات کا ہونا، آج دن بدن ہماری صحتیں خراب ہورتی جا رہی ہیں، جو لوگ اس کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں آپ دیکھ لیں ان پر بیماریاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں، کوئی دماغی بیماریوں مبتلا ہیں، کوئی اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہیں، بعض کی نظریں کمزور ہو گئیں، بعض کے حافظے کمزور ہو گئے، چہرے کی رعنائیاں چھن گئیں، معدے کے انہضام کا نظام متاثر ہو گیا، کیونکہ چلنا پھرنا تو ہے نہیں، صبح سے شام موبائل چلانا ہے، پہلے تو چلتے پھرتے کھانا ہضم ہو جاتا، چہل قدمی سے صحت اچھی ہوتی تھی۔ جب سے موبائل، موٹر سائیکل، گاڑیاں اور سہولتیں آئیں تو ہمارا چلنا پھرنا ختم ہو گیا، ہمارا بس نہیں چلتا ورنہ بیت الخلا بھی موٹر سائیکل

❶ میرے والد میرے شیخ: ص ۱۵۰، ۱۵۱

پر جائیں، ہر جگہ موٹر سائیکل پر جانا، گاڑی پر جانا، ہر وقت موبائل کا استعمال کرنا اِس سے صحتیں متاثر ہو گئیں، رفتہ رفتہ متعدد امراض کا شکار ہو گئے۔

## ۵......نفسیاتی امراض کا شکار ہونا

جو لوگ موبائل اور انٹرنیٹ کا استعمال زیادہ رکھتے ہیں وہ نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور جو بالکل نہیں استعمال کرتے یا سادہ موبائل کی حد تک ہیں وہ الحمدللہ پر سکون زندگی گزار رہے ہیں، جو اس میں زیادہ لگا ہوا ہے اُس کے مزاج میں تلخی آ گئی ہے، وہ بات بات پہ الجھتا ہے، جھگڑا کرتا ہے، مزاج میں چڑ چڑا پن آ گیا ہے، ایک بات کو دو دو دفعہ پوچھ رہا ہوتا ہے، سکون اور اطمینان اس کا ختم ہو گیا ہے، آج کل آپ دیکھو تو آپ کو اکثر لوگ نفسیاتی مریض نظر آئیں گے، کیونکہ رات اللہ نے سونے کے لئے رکھی ہے اور اُن کی رات موبائل اور سوشل میڈیا میں گزر رہی ہے، دن کو اللہ نے معاش کے لیے رکھا تھا وہ سونے میں گزار رہے ہیں، اس لئے تو رزق میں برکت نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے دعا کی تھی:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِی فِی بُكُورِهَا.❶

ترجمہ: اے اللہ! میری امت کے لئے صبح کے وقت میں برکت عطا فرما۔

امت صبح کے وقت سوئی ہوئی ہوتی ہے، جو جاگنے کا وقت تھا، تہجد کا وقت تھا، فجر کی نماز کا وقت تھا، وہ ہم سونے میں لگا لیتے ہیں، جو سونے کا وقت ہے وہ موبائل پر گزر جاتا ہے، اِسی وجہ سے نیند پوری نہیں ہو رہی، جب دماغ کو سکون نہیں مل رہا ہو تو انسان نفسیاتی امراض کا شکار ہو جاتا ہے، پھر ہم جاتے ہیں کبھی ایک عامل کے پاس، کبھی دوسرے کے پاس جی جادو ہو گیا، اطمینان حاصل نہیں، سکون نہیں مل رہا، عموماً کوئی جادو نہیں ہوتا، اللہ کی نافرمانی کے سبب دماغی صلاحیتیں مسدود ہو گئیں، اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے

❶سنن أبی داود: کتاب الجهاد ،باب الابتکار فی السفر ،رقم الحدیث: ٢٦٠٦

ٹینشن میں مبتلا ہو گئے، دیکھیں یہ جو لفظ ہے ''ٹینشن اور ڈپریشن'' یہ دو ایسے لفظ ہیں کہ جو عربی زبان میں مستعمل نہیں، اردو زبان میں بھی نہیں ہیں، یہ انگریز کی زبان سے آئے ہیں اور اس کا اردو ترجمہ بھی نہیں، یہ دو لفظ انگیریزی کے ہم استعمال کرتے ہیں، یہ بیماری غیروں کی تھی، مسلمان نے جب وہی کام شروع کردیئے جو غیر مسلم نے کیے تو اللہ نے اس کو بھی یہ بیماری لگادی، ورنہ مسلمانوں کی ہسٹری میں یہ لفظ مستعمل نہیں۔ اسلام میں تو راحت ہی راحت ہے، سکون ہی سکون ہے، اس لئے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ نے جو ہمیں سکون دیا ہے، اللہ کی قسم بادشاہوں کو پتہ چل جائے وہ تلواریں لے کر ہم سے لڑنا شروع کردیں گے کہ یہ سکون ہمیں دے دو، سکون تو اللہ نے ایمان اور اطاعت میں رکھا ہے، جب انسان اِس سے کٹ گیا تو ذہنی امراض کا شکار ہو گیا۔ ❶

## ۶......کاہلی اور سستی کا شکار ہونا

جو لوگ موبائل کا استعمال زیادہ کرتے ہیں، آپ دیکھیں وہ بڑے سست ہو جاتے ہیں، کاہل ہوتے ہیں، کسی کام کا کہو تو اٹھتے نہیں، موبائل سے اُن کو اٹھا دو تو وہ جھگڑنے لگتے ہیں، جیسے بچہ موبائل دیکھ رہا ہو اور اُسے کام کا کہو تو غصے میں آجاتا ہے، بیٹی کو کام کا کہو تو ناگواری سے اٹھتی ہے، تو سارا دن اسکرین پر گزرتے گزرتے زندگی میں سستی اور کاہلی آگئی، مسلمان میں جو چستی، بیداری مغزی اور نشاط تھا وہ ختم ہو گیا۔

## ۷......قلبی اور اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہونا

جو لوگ موبائل اور سوشل میڈیا کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں تو وہ قلبی اور اعصابی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں، آج آپ دیکھیں! لوگ کثرت سے اِن امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں، اِس کی بنیادی وجہ موبائل کا کثرتِ استعمال ہے، زیادہ وقت اس میں

---

❶ الحطة فی ذکر صحاح ستة: الفصل الأول، ص ۱۴

لگتا ہے، جسم حرکت نہیں کرتا، دماغ اِس میں استعمال ہوتا ہے تو انسان کے جسم میں بادشاہ دل ہے، دل ٹھیک ہوگا تو سارا جسم ٹھیک رہے گا، اور اگر یہ دل اور دماغ ٹھیک نہیں ہے تو سارا جسم بیمار ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، اَلاَ وَهِيَ القَلْبُ.** ❶

ترجمہ: آگاہ رہو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا ہی بدن بگڑ گیا، آگاہ رہو! وہ دل ہے۔

تو زیادہ استعمال سے انسان اعصابی کھچاؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔

## ۸......مال کا ضیاع

آج مال کا کتنا بڑا نقصان ہے کہ موبائل میں لگے ہر ایک کی خواہش ہے جو اوپر والا، مہنگا والا ماڈل آرہا ہے وہ خریدیں، اب کسی کے پاس پچاس ہزار کا ہے تو دوسرا ستر والے کے لئے کوشش کررہا ہے، کوئی لاکھ ہے تو دو لاکھ والے کے خریدنے کے لئے فکرمند ہے، کوئی تین تین لاکھ روپے کا موبائل خرید رہا ہے، ضرورت تو دو ڈھائی ہزار کے سادہ موبائل سے پوری ہو جاتی ہے، اصل بات یہ ہے کہ مال جب حرام کا ہوتا ہے تو حرام کے راستے میں لگتا ہے، اور جب اللہ کسی مال کو اپنے راستے میں قبول نہیں کرتا پھر وہ اِسی چیزوں پر لگتا ہے، یا رسم ورواج پر، یا شادی بیاہ پر، یا مکانات پر، یا گاڑیوں پر، یا نام ونمود پر، یا کورٹ کچہری یا دشمنی پر یا عدالتوں کے چکر میں اور یا پولیس کے کاموں میں لگتا ہے، اور جب خدا مال میں برکت دیتا ہے خدا اُس مال کو اپنے راستے میں قبول کرلیتا ہے، اور جب اللہ قبول نہیں کرتا پھر مال اس طرح ضائع ہو جاتا ہے، پھر ماہانہ کتنی ہی رقم مختلف پیکجوں پر لگ رہی ہے، اور موبائل سے متعلقہ چیزوں کے

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الإيمان، باب فضل من استبرء لدينه، رقم الحديث: ٥٢

خرید نے پر روپیہ پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔

## ۹......اعمال کی طرف عدم توجہی

جو لوگ کثرت سے یہ استعمال کرتے ہیں تو اِن کی اعمال کی طرف توجہ نہیں ہوتی، جس کی زندگی میں موبائل کا استعمال زیادہ ہے وہ اعمال سے رہ جاتا ہے، آپ نہیں دیکھو گے کہ وہ اشراق پڑھتا ہو، چاشت پڑھتا ہو، اوابین اور تہجد پڑھتا ہو، تلاوت کرتا ہو، نوافل پڑھتا ہو، یہ تو دور کی بات ہے ایسے لوگ تو فرائض میں بھی سستی کرتے ہیں، اگر فرض پڑھ بھی لیں تو فوراً یہ سب سے پہلے مسجد سے باہر نکلیں گے اور موبائل دیکھنا شروع کردیں گے، نہ تسبیحات ہیں، نہ ذکرواذکار، تو اعمال کی طرف توجہ ختم ہوگئی، تو یہ بہت بڑا نقصان ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی سے تعلق مع اللہ ختم ہوجائے۔

## ۱۰......دنیاوی چیزوں میں تفاخر

اب موبائلوں میں بھی فخر ہوتا ہے، جب سب ساتھ بیٹھتے ہیں تو اب ہر ایک اپنا موبائل کا تعارف کرارہا ہے، بھائی تو نے کونسا لیا؟ کتنی قیمت ہے؟ یہ کس کمپنی کا ہے؟ اس کے کیا کیا خصوصیات ہیں؟ سب ساتھ بیٹھے ہیں یہی بات چل رہی ہے، وہ چاہتے ہیں مہنگے سے مہنگا موبائل خریدیں تاکہ مجلس میں سب سے نمایاں میں نظر آوں، پہلے لوگ تو اعمال میں تفاخر کرتے تھے، لوگ اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے، ابھی تفاخر موبائل میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ مالدار لوگ اعلی درجہ اور ہمیشہ کی نعمتوں میں چلے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، اور وہ بھی روزہ رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزہ رکھتے ہیں، اور وہ صدقہ نکالتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کرسکتے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**اَفَلا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلا يَكُونُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ.**

ترجمہ: کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ سکھاؤں کہ جو تم سے سبقت لے گئے ہیں تم انہیں پالو، اور اپنے بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ، اور کوئی تم سے افضل نہ ہو سوائے اُس کے کہ جو تمہارے جیسے کام کرے۔

انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**تُسَبِّحُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، وَتَحْمَدُونَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً.** ❶

ترجمہ: ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ "**سُبْحَانَ اللّٰهِ**"، "**اَللّٰهُ اَكْبَرُ**" اور "**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**" پڑھا کرو۔

راوی ابو صالح کہتے ہیں کہ مہاجرین فقراء دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ سن لیا ہے اور وہ بھی اسی طرح کرنے لگے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

تو صحابہ کرام ایک دوسرے سے اعمال میں آگے بڑھتے تھے، ہم ایک دوسرے سے اِن چیزوں میں آگے بڑھتے ہیں، جو نیا ماڈل آیا اِس کے تذکرے اور اِس کے خریدنے کے لئے تگ ودو شروع ہو جاتی ہے اور بعض تو اِس کے حصول کے لئے مقروض ہو جاتے ہیں۔

❶ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته: رقم الحديث: ۵۹۵

## ۱۱......تعلیمی میدان میں پستی اور عدم دلچسپی

موبائل کے استعمال کی وجہ سے تعلیم دن بدن کمزور ہوگئی، اب ڈگری تو بڑی ہوتی ہے لیکن اس کو کہو کہ صرف تو اپنی ڈگری کی سند پڑھ لے وہ بھی نہیں پڑھ سکتا، تعلیمی معیار اتنا کمزور ہے، پہلے لوگ دیہات میں چار، پانچ جماعتیں پڑھتے تھے، ایک تختی ہوتی تھی، اُسی تختی پر لکھتے پھر اس پر مٹی ڈال کے اس کو صاف کر دیتے، وہی ایک تختی ہوتی وہ پانچ چھ جماعتیں پڑھتے تھے، وہ آج کے فرسٹ ائیر سیکنڈ ائیر، اور بی اے کا مقابلہ کرتے تھے۔ آج کا میٹرک کیا ہوا وہ اردو کا اخبار نہیں پڑھ سکتا، کسی کتاب سے تعلیم نہیں کرا سکتا، وہ دیکھ کر بھی پرچہ حل نہیں کر سکتا؟ تعلیمی اعتبار سے ہم اتنے کمزور ہو گئے، جب سے موبائل آیا بچوں نے محنت چھوڑ دی، پہلے رات گزرتی تھی محنت کرنے میں، مطالعہ میں، اب رات گزرتی ہے انٹرنیٹ، فیس بک اور ٹک ٹاک دیکھنے میں، تو بچہ جب ساری رات وہ دیکھتا ہے، صبح اسکول جاتا ہے تو وہاں کلاس میں اونگھ رہا ہوتا ہے، استاذ سبق پڑھا رہا ہے یہ غنودگی میں ہے، وہ کیا سمجھے گا اس کی تو نیند ہی پوری نہیں ہوئی، تو راتیں پہلے گزرتی تھیں مطالعہ میں، اب گزرتی ہیں موبائل میں، اس لیے تعلیمی معیار گر گیا، استعدادیں کمزور ہو گئیں، چاہے وہ دینی تعلیم ہو یا دنیاوی، تو جن کا رجحان اس میں زیادہ ہے ان کی استعدادیں اور صلاحیتیں ضائع ہو گئیں، تو بہر حال تعلیمی اعتبار سے نسلِ نو پستی اور زوال کی طرف جا رہی ہے۔

## ۱۲......حافظہ کمزور ہو جانا

انسان جتنا موبائل میں وقت زیادہ لگاتا ہے اس کے سامنے جب تصویریں آتی ہیں، ڈرامے آتے ہیں، فلمیں آتی ہیں، ان چیزوں پر نگاہ پڑتی ہے تو حافظہ کی نعمت اللہ لے لیتا ہے، دن بدن حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، پھر یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ دو دن پہلے کس سے

ملاقات کی؟ گھر میں کوئی چیز رکھ دیتے ہیں سارا گھر چھان مارتے ہیں یاد نہیں رہتا کہ وہ چیز کہاں رکھی ہے؟ پتہ ہی نہیں کس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کچھ یاد نہیں رہتا، ایسا ہمارا حافظہ کمزور ہو گیا، پہلے محدثین کو پانچ پانچ لاکھ احادیث زبانی یاد ہوتی تھیں، امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ پانچ لاکھ احادیث کے حافظ تھے، امام بخاری رحمہ اللہ تین لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے، امام احمد بن حنبل پانچ لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے، اللہ نے ایسے ان کو حافظے عطا کئے تھے، اِن کے تقوی کی وجہ سے اللہ تعالی نے انہیں قوتِ حافظہ کی نعمت سے مالا مال فرمایا تھا۔

## ۱۳......لایعنی چیزوں میں مشغول ہونا

موبائل میں انسان فائدے کی چیزیں کم دیکھتا ہے، نقصان کی چیزیں زیادہ دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ سوچتا ہے اس میں کیا ہے وہ بھی دیکھا، پھر اُس کے ساتھ دوسری چیز دیکھی پھر تیسری دیکھی، کتنا وقت ضائع ہو گیا؟ خاص طور پر آج موبائل پر گیم کھیلے جا رہے ہیں، ایک آدمی موبائل پر گیم کھیل رہا ہے، اب اس گیم کا کیا فائدہ ہے؟ کوئی فائدہ نہیں، اس نے چار چار پانچ پانچ گھنٹے اپنے اس میں ضائع کر دیے، ایک آدمی بیٹھا ہوا میچ دیکھ رہا ہے، اس نے دس گھنٹے اسکرین پر گزار دیئے، اس کا فائدہ کیا ہوا؟ تھوڑی دیر کے لئے سوچیں کتنے اعمال ضائع ہو گئے، روحانیت تباہ ہو گئی، حقوق اللہ حقوق العباد کو پامال کیا، بدنظری بھی ہو گئی، اپنا دینی اور دنیوی دونوں کا نقصان کیا، لایعنی چیزوں میں لگے، بعض میسج پڑھنے میں لگے، بعض کمنٹ پڑھنے میں لگ جاتے ہیں، بعض دوسروں کی سلفیاں دیکھنے میں، دوسروں کی آئی ڈیاں دیکھنے میں لگیں ہیں، لایعنی کاموں میں سارا وقت برباد ہو رہا ہے، نہ دین کا فائدہ نہ اور دنیا کا، الٹا نقصان اتنا کہ روحانی اعتبار سے بہت پیچھے رہ گئے۔

## ۱۴......احساسِ کمتری کا شکار ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ لوگ دوسروں کی خوشحال اور کامیاب زندگی دیکھ کر احساسِ کمتری کا شکار ہیں، لوگ اپنی اصل زندگی سے غیر مطمئن ہو کر دوسروں کی چمک دمک سے متاثر ہو رہے ہیں، مہنگی گاڑیاں، برانڈڈ کپڑے، پرتعیش مقامات پر گھومنے پھرنے کی تصاویر دیکھ کر عام لوگ اپنی زندگی کو کمتر محسوس کرتے ہیں، حقیقت میں یہ صرف ایک دکھاوا ہوتا ہے، سوشل میڈیا پر مہنگی گھڑیاں، لباس، موبائل فون اور دیگر اشیاء کو کامیابی اور اچھی زندگی کی علامت بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جو لوگ ان مہنگی چیزوں کو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر محسوس کرتے ہیں، سوشل میڈیا پر لوگ صرف اپنی کامیابیاں شیئر کرتے ہیں، جیسے کسی کا بیرون ملک جانا، اچھی ملازمت ملنا، نئی کار خریدنا یا بڑی کامیابی حاصل کرنا۔ عام لوگ جب یہ سب دیکھتے ہیں تو انہیں لگتا ہے کہ وہ ناکام ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر کسی کی زندگی میں مشکلات اور ناکامیاں ہوتی ہیں، لیکن وہ سوشل میڈیا پر نظر نہیں آتیں۔ یہ یکطرفہ تصویر احساسِ کمتری کو بڑھاتی ہے اور لوگ خود کو ناکام محسوس کرنے لگتے ہیں۔

تو بحر حال حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے کہ سوشل میڈیا پر جو کچھ نظر آتا ہے وہ حقیقت کا صرف ایک رخ ہوتا ہے۔ ہر کسی کی زندگی میں مشکلات ہوتی ہیں، مگر وہ دکھائی نہیں دیتیں۔ ہمیں مہنگی گاڑیاں، برانڈڈ کپڑے، پرتعیش مقامات، دوسروں کی چمک دمک کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اپنی زندگی میں موجود نعمتوں پر شکر گزاری کرنی چاہیے، اگر ہم اپنی ذات پر توجہ دیں، حقیقت پسند بنیں اور مثبت طرزِ زندگی اپنائیں تو ہم نہ صرف موبائل فون کے منفی اثرات سے بچ سکتے ہیں بلکہ ایک خوشحال اور پُر اعتماد زندگی بھی گزار سکتے ہیں۔

## ۱۵......بینائی کا کمزور ہونا

جو موبائل میں زیادہ وقت لگا رہے ہوتے ہیں، اُن کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے ،نظر پر اثر پڑھتا ہے، جب ہمہ وقت اس کے ہاتھ میں موبائل ہے اور موبائل کی شعاعیں اور اسکرین پر ہمہ وقت نگاہیں ہوں تو اس سے انسان کی نظر دن بدن کمزور ہو جاتی ہے، پہلے نگاہ کمزور ہوتی تھی مطالعے سے،کوئی آدمی کثرت سے مطالعہ کرتا تھا، پڑھتا تھا، اب تو بچوں کو بھی چشمے لگ گئے، پانچ سال کا بچہ اُسے چار نمبر کا چشمہ لگا ہے، چھ سال کا بچہ اُس کو موٹے چشمے لگے ہیں، اَرے اِس نے تو کوئی پڑھائی بھی نہیں کی،کوئی مطالعہ بھی زیادہ نہیں کیا، ہاں اس کو اس کے والد نے موبائل دیا تھا جس پر ہر وقت یہ گیم کھیلتا تھا، اس کے باپ نے اس کو کارٹون لگا کے دیے تھے کہ بیٹا یہ دیکھ ،تو یہ دیکھتے دیکھتے نظر کی یہ حالت ہوگئی، پڑھائی کے بہانے نیٹ کے بے جا استعمال نے یہ حالت کر دی۔

## ۱۶......بازاری زبان اور غیر مہذب گفتگو کا فروغ

ایک نقصان یہ ہوا کہ انٹرنیٹ پر بازاری زبان اور بدزبانی کا رجحان بڑھ رہا ہے، ماضی میں لوگ گفتگو میں تہذیب اور شائستگی کا خیال رکھتے تھے،لیکن آج موبائل فون اور سوشل میڈیا کے بے جا استعمال نے زبان و بیان کے آداب کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ فلموں، ڈراموں، اور ویڈیوز میں استعمال ہونے والی بے ہودہ زبان کو اچھا سمجھا جانے لگا ہے، جس سے عام لوگوں میں بھی اس کا رواج بڑھ گیا ہے۔سوشل میڈیا پر بدزبانی اور بدکلامی فیس بک،ٹویٹر، انسٹاگرام، اور واٹس ایپ جیسے پلیٹ فارمز نے ہر فرد کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار کرے۔لیکن بدقسمتی سے اِن پلیٹ فارمز پر گفتگو کا معیار دن بہ دن گرتا جا رہا ہے۔لوگ اختلافِ رائے کو عزت و احترام کے ساتھ قبول کرنے کے بجائے ایک دوسرے پر گالی گلوچ اور بے ہودہ زبان کا استعمال کرنے

لگے ہیں۔

## ۱۷......بے خوابی کا شکار ہونا

انسان جب موبائل دیکھتا ہے ایک چیز دیکھتا ہے، کوئی دیکھنے والا نہیں ہے، شیطان کہتا ہے کہ دوسری چیز دیکھو، ابھی تو بڑی رات ہے، تیسری دیکھو، چوتھی دیکھو، دیکھتے دیکھتے کافی وقت گزر جاتا ہے، پھر جب انسان موبائل بند بھی کرتا ہے تو وہی مناظر آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں جو دیکھا ہوتا ہے، وہی دل و دماغ میں گردش کررہا ہوتا ہے، پھر آدھا گھنٹہ، چالیس منٹ تو نیند ہی نہیں آتی، اور جب نیند آبھی جائے تو خواب میں وہی چیزیں نظر آتی ہیں، جو چیزیں یہ دیکھتے دیکھتے سویا تھا، اس لیے نیند پختہ نہیں ہوتی، جو فطرتی نیند ہوتی ہے جب انسان کو وہ آتی ہے تو انسان کو سکون مل جاتا ہے، اور جب یہ مصنوعی نیند کہ جو انسان اپنی مرضی سے چاہ رہا ہوتا ہے اور یہ چیزیں دیکھتے دیکھتے وہ چیزیں اسکرین سے دماغ میں آجاتی ہیں، پھر رات کو وہی میموری میں چلتی ہیں تو وہی چیزیں سامنے آتی ہیں، پختہ نیند نہیں ہوتی، صبح انسان اٹھتا ہے سر میں درد ہوتا ہے، صبح اٹھتا ہے اِدھر اُدھر گرتا ہوا نظر آتا ہے، بے خوابی بڑھتی جاتی ہے تو نفسیاتی امراض کا شکار ہوجاتا ہے۔

## ۱۸......عبادت میں سستی اور غفلت

جو لوگ موبائل کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں عموماً ایسے ساتھیوں کو عبادت واعمال کی توفیق کم ملتی ہے، نماز میں سستی کرتے ہیں، تلاوت کرنے کی توفیق نہیں ہوتی، موبائل ہوتا ہے تو شیطان کا وسوسہ ہوتا ہے کہ ابھی چھوڑو، نماز بعد میں پڑھ لیں گے، چلو اس مسجد میں نہیں دوسری میں پڑھ لیں گے، شیطان کے ہر ایک کو دھوکہ دینے کے نت نئے طریقے ہیں، مولوی کو دھوکہ دے گا مولوی بن کر، تاجر کو دھوکہ دے گا تاجر بن کر، طالب علم کو دھوکا دے گا طالب علم بن کر، اس لیے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے

کتاب لکھی "تلبيس إبليس" ابلیس کے دھوکہ دینے کے طریقے؟ یہ ہر ایک کو دھوکا کس طرح دیتا ہے، تو یہ دھوکہ دیتا ہے کہ چلو اس مسجد میں جماعت نہ ملی تو دوسری میں مل جائے گی، یہاں نماز طویل ہے وہاں پڑھ لیں گے، چلو ابھی نہیں بعد میں پڑھ لیں گے، اس طرح کرتے کرتے عبادت رہ جاتی ہے، تو سستی اور غفلت سے چند دن جب آدمی عبادت چھوڑتا ہے تو رفتہ رفتہ دل پر گناہوں کا زنگ لگ جاتا ہے، پھر مسجد کے پاس سے بھی گزر ہو تو اندر آنے کی توفیق نہیں ہوتی۔

## ۱۹......گردن اور سر درد کی بیماری میں مبتلا ہونا

ایک آدمی جب ہر وقت موبائل چلا رہا ہوتا ہے تو سر اس نے جھکایا ہوا ہوتا ہے، نظریں اس کی جھکی ہوئی ہوتی ہیں، اس لیے ان کی کمر میں درد ہوتا ہے، پٹھوں میں درد ہوتا ہے، سر میں درد ہوتا ہے، مختلف ڈاکٹروں کے پاس جا کے گولیاں لے رہا ہے اور علاج کروا رہا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہو رہا، اس کی بنیادی وجہ موبائل کا کثرتِ استعمال ہے جس کی وجہ سے اِن امراض میں مبتلا ہوا۔

## ۲۰......اسلامی تہذیب اور مشرقی روایات کی طرف عدم توجہی

ایک نقصان یہ ہوا کہ مغربی میڈیا اور سوشل میڈیا کی یلغار کی وجہ سے اسلامی تہذیب اور مشرقی روایات پر منفی اثر پڑ رہا ہے، موبائل فون پر انٹرنیٹ کے ذریعے مغربی ثقافت کو زیادہ فروغ مل رہا ہے، جس کے نتیجے میں ہمارے روایتی لباس اور طرزِ زندگی متاثر ہو رہے ہیں۔ نوجوان مغربی فیشن اور طرزِ زندگی کو زیادہ پسند کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے ہماری اپنی ثقافتی شناخت دھندلا رہی ہے۔ شادی بیاہ، تہواروں اور دیگر روایتی تقریبات میں بھی مغربی رجحانات کا اثر بڑھتا جا رہا ہے۔

موبائل فون کے ذریعے لوگ مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، ویڈیو اسٹریمنگ سروسز

اور گیمز سے جڑے ہوئے ہیں، جہاں زیادہ تر مواد مغربی یا غیر ملکی ثقافتوں سے متاثر ہوتا ہے۔ ہماری اپنی ثقافتی روایات، فنون اور دستکاری کی جگہ بیرونی تفریح اور فیشن نے لے لی ہے۔ یوں نئی نسل اپنی مقامی ثقافت سے بے خبر ہوتی جا رہی ہے اور غیر ملکی ثقافتوں کو اپنانے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

نوجوانوں کو چاہئے کہ اپنی ثقافتی روایات، لباس، کھانوں اور تہذیب کو اپنائیں، اگر ہم اپنی مقامی ثقافت کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں موبائل فون کے استعمال میں توازن پیدا کرنا ہوگا اور اپنی اسلامی اور مشرقی روایات، اور اقدار کو فروغ دینا ہوگا۔

## ۲۱......بلیک میل کرنے کا ذریعہ

آج کے دور میں بلیک میل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے کہ ایسے جعلساز بھی موجود ہیں جو دوسروں کی آئی ڈیوں کو کھول کر اس کی ساری معلومات اپنے پاس لے لیتے ہیں، ساری تصاویر اور سلفیاں لے لیتے ہیں، پھر جتنے میں چاہے فروخت کرتے ہیں، اسی طرح خدانہ کرے کسی کا موبائل چوری ہو گیا، موبائل چھن گیا، کسی کے ہاتھ لگا، اس موبائل کی میموری میں اس کی بیٹیوں کی تصویریں، اس کی بہنوں کی تصویریں، اہل وعیال کی سلفیاں، جب وہ غیروں کے ہاتھ لگی اب وہ لاکھوں روپوں کا مطالبہ کرتے ہیں، بلیک میل کر کے اپنی چاہت کے مطابق پیسہ لیتے ہیں۔ پھر جب ماں، بہن، بیٹی کی وہ تصویریں سرعام شیئر ہو جاتی ہیں تو انسان چاہتا ہے زمین پھٹ جائے وہ اندر چلا جائے، یہ سب کچھ اس کی اپنی وجہ سے ہوا، شریعت کو چھوڑنے کی وجہ سے یہ ذلت ورسوائی ہوئی، اس لئے جہاں اس کا اخروی نقصان ہوا وہاں دنیاوی نقصان ہوا، عزتیں پامال ہو گئیں۔ ماں، بہن، بیٹیوں کی وہ سلفیاں جب سامنے آئیں، خاندان کے کسی شخص نے دیکھ لیں، اب وہ کسی کو بتانے کے قابل نہیں رہتا، اس لئے کیا معلوم کس جگہ موبائل چوری ہو جائے؟ کیا معلوم کس جگہ موبائل چھن جائے، کیا معلوم کون آئی ڈی کو بلاک

کر کے موبائل کے اندر کی ساری معلومات کو ہم سے حاصل کرلے، اس لیے بہتر ہے کہ گھر میں سادہ موبائل ہو اور اپنے استعمال میں بھی سادہ موبائل رکھیں، اور اپنے بال بچوں کو سلفیاں بنانے سے منع کریں اور اِس پر تنبیہ کریں، اور اپنی نجی اور راز کی معلومات موبائل میں نہ رکھیں۔

## ۲۲......خود پسندی اور خودنمائی میں مبتلا ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ موبائل اور سوشل میڈیا پر زیادہ تر لوگ اپنی زندگی کو نمایاں کرنے اور خود کو بہتر دکھانے میں لگے رہتے ہیں، لوگ دوسروں کے بجائے اپنی ذات، اپنی خواہشات اور اپنی دنیا میں زیادہ مگن رہنے لگے ہیں اور دوسروں کی رائے اور تعریف کے محتاج ہو گئے ہیں، اور اپنی اصل شخصیت کے بجائے ایک مثالی اور مصنوعی شخصیت کو پیش کرنے میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں، جس سے معاشرتی ہمدردی اور ایثار کم ہو رہا ہے۔

## ۲۳......مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہونا

عموماً جو لوگ موبائل کا زیادہ استعمال کرتے ہیں ان کے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے، بات بات پر جھگڑتے ہیں، بات بات پر تلخیاں اور سخت کلامی ہوتی ہے، گالم گلوچ اور لڑنے جھگڑنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، تو یہ مزاج میں تلخی کیسے آئی؟ اس چیز کے منفی استعمال سے، تو جہاں اس کا استعمال منفی نہیں ہوتا وہاں مزاج کے اندر اعتدال باقی رہتا ہے۔

## ۲۴......خوشی اور غمی میں شریک نہ ہونا

موبائل کا منفی استعمال جب سے بڑھا آج کوئی دعوت دیتا ہے کہ فلاں جگہ خوشی ہے، انسان کہتا ہے میرے پاس وقت نہیں ہے، وقت ہوتا ہے لیکن وہ وقت موبائل میں گزر رہا ہوتا ہے، کسی کا انتقال ہو گیا جنازے میں شریک نہیں ہوتا، کیونکہ یہ وقت موبائل

میں لگ رہا ہے، تو اسی لئے آج انسان اپنے خاندان سے کٹ گیا، آج اپنے دوست احباب سے کٹ گیا، خونی رشتوں سے کٹ گیا، بھائی بیمار ہے، موبائل کو گھنٹوں وقت دے رہا ہے، تیمارداری کے لیے نہیں جا رہا، بہن بیمار ہے اس کے پاس اُس کی بیمار پُرسی کا ٹائم نہیں، موبائل کے سبب خاندانی رشتے ناطے رفتہ رفتہ ختم ہوتے جا رہے ہیں۔

## ۲۵......سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کا مسدود ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ لوگ اپنی سوچ، رائے اور فیصلے میں آزاد نہیں رہے بلکہ موبائل فون، سوشل میڈیا، اور آن لائن مواد کے ذریعے ان کی سوچ کو کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک خطرناک رجحان ہے جو ہمارے معاشرتی، علمی اور فکری رویوں کو متاثر کر رہا ہے اور ہماری سوچ اور رویے پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ مختلف پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، ٹوئٹر، انسٹا گرام اور ٹک ٹاک پر موجود مواد لوگوں کی ذہنی آزادی کو محدود کر رہا ہے۔ پراپیگنڈہ اور جھوٹی خبریں سوشل میڈیا پر پھیلنے والی غیر مصدقہ خبریں لوگوں کو مخصوص نظریات کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ لوگ تحقیق کیے بغیر ہر خبر پر یقین کر لیتے ہیں، جس سے ان کی آزادانہ سوچنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ میڈیا کے ذریعے ذہن سازی، اشتہارات، اور برانڈز ہمارے خیالات اور پسند و ناپسند کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ہم اکثر وہی چیزیں خریدتے ہیں، وہی نظریات اپناتے ہیں، اور ویسا ہی رویہ اختیار کرتے ہیں جو میڈیا ہمیں دکھاتا ہے، چاہے وہ ہمارے لیے فائدہ مند ہو یا نہیں۔

دوسرا ایسا اوقات موبائل فون کے ذریعے لوگ دوسروں کے خیالات اور نظریات سے اتنے متاثر ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنی ذاتی رائے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر زیادہ تر وہی خیالات اپناتے ہیں جو ان کے گروپ یا حلقے کے افراد کے ہوتے ہیں۔ اختلافِ رائے کم ہوتا جا رہا ہے کیونکہ اگر کوئی مختلف سوچ رکھے تو اسے تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سوشل میڈیا پر لوگ اپنی اصل رائے دینے کی بجائے وہی

کچھ کہتے ہیں جو زیادہ رائج ہو، تاکہ وہ دوسروں کی تنقید اور مذاق کا نشانہ نہ بنیں۔ اس سے ذہنی آزادی ختم ہو جاتی ہے اور ایک قسم کی فکری غلامی جنم لیتی ہے۔

## ۲۶......مطالعے اور تحقیقی ذوق میں کمی آنا

پہلے لوگ کسی موضوع پر تحقیق کرنے کے لیے مختلف کتابیں پڑھتے تھے، جس سے ان کے ذہن میں گہرائی اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی تھی۔ کتابوں کا مطالعہ شوق سے کرتے تھے اور تحقیق و جستجو کو اپنی علمی ترقی کا ذریعہ سمجھتے تھے، مقالے اور علمی جرائد پڑھتے تھے، لیکن آج زیادہ تر لوگ صرف گوگل پر مختصر معلومات تلاش کر کے اسے تحقیق سمجھ لیتے ہیں۔ مختصر معلومات دیکھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کی تحقیق سطحی اور غیر مستند ہوتی ہے۔ موبائل فون نے معلومات کے حصول کو آسان تو بنا دیا ہے، لیکن اس کا نقصان یہ ہوا کہ لوگ گہری تحقیق اور تفصیلی مطالعہ سے دور ہو گئے ہیں۔ بیشتر لوگ صرف مختصر خبروں، خلاصوں، یا سوشل میڈیا پوسٹس پر انحصار کرتے ہیں، جس سے ان کا علمی معیار متاثر ہوتا ہے۔

## ۲۷......جلد بازی میں مبتلا ہونا

موبائل فون اور سوشل میڈیا کے فوری نتائج کے باعث لوگوں میں جلد بازی کی عادت پیدا ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے وہ تحقیق کے طویل اور محنت طلب عمل سے گھبراتے ہیں، مطالعہ اور تحقیق کے بغیر کوئی بھی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جو قومیں کتابوں سے دور ہو جاتی ہیں، وہ فکری اور سائنسی میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ مطالعہ انسان کی زبان و بیان کو نکھارتا ہے۔ جو لوگ کتابوں سے دور ہو جاتے ہیں ان کی زبان محدود اور کمزور ہو جاتی ہے، جس سے ان کے خیالات کا اظہار متاثر ہوتا ہے۔

## ۲۸......والدین اور اولاد کا ایک دوسرے کو وقت نہ دینا

جب تک یہ موبائل نہیں تھا ماں باپ اولاد کو وقت دیتے تھے، والد کام سے آیا بیٹوں کو بٹھایا انہیں نصیحت کی، بچیوں کو نصیحت کی، والدہ اپنے بچیوں کو گھر کے کام کاج سکھاتی، ان کو سلائی کڑھائی سکھاتی، کھانا پکانا سکھاتی، گھر کی صفائی ستھرائی سکھاتی، اب باپ کام سے آتا ہے اُس کے ہاتھ میں بھی موبائل ہے، بیوی ہے اس کے ہاتھ میں بھی موبائل ہے، بچوں کو سکھائے تو کون؟ بچوں کو کہا: تم خود سیکھو، بیٹا! موبائل لے لو اور سیکھو، بچے تو ابھی عقل وشعور اور پختگی کو نہیں پہنچے، تو ٹھیک بات نہیں سیکھے گا پھر وہ غلط سیکھے گا، وہ مثبت چیزیں تو نہیں دیکھے گا، منفی ہی دیکھے گا۔ اولاد بھی ماں باپ کو وقت نہیں دے رہی، ماں باپ بوڑھے ہیں، بیٹے کے ہاتھ میں موبائل ہے، اس کے پاس وقت ہی نہیں ہے کہ بوڑھے باپ کے پاس پانچ، دس منٹ بیٹھ جائے، اس بوڑھے باپ کو گلی کے کونے میں کلینک پر لے جائے، بوڑھی ماں کے ساتھ پانچ، دس منٹ بات کر دے، آج بوڑھے ترس رہے ہوتے ہیں اُن کے ساتھ بات کرنے والا ہی کوئی نہیں ہوتا، گھر کے اندر وہ بیچارے ایک کمرے میں پڑے ہوئے بوریت اور تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں، گھر کے اندر دادا، دادی ہے، نانا، نانی ہے، بیچارے در و دیوار کو دیکھتے رہتے ہیں، دروازے پر نگاہ ہوتی ہے کہ کب میرا پوتا آئے گا؟ کب میرا بیٹا آئے گا؟ کب پوتی نواسی آئے گی؟ بات کرے گی، وہ اول تو آتے ہی نہیں، اگر آ بھی جائیں وہ دادا کے سر کے کنارے بیٹھ کر بھی موبائل چلاتے نظر آتے ہیں، وہ نانی کے پاؤں میں بیٹھ کر بھی موبائل میں مصروف نظر آتے ہیں، پہلے لوگ بزرگوں کے پاس بیٹھ کر سیکھتے تھے، اب تو کہتے ہیں ان کو کیا پتہ؟ اب تو ان کو بیوقوف سمجھتے ہیں، سفید ریش ہو تو سمجھتے ہیں بیچارا نکما ہے، اس کو تو کوئی پتہ نہیں، عقل اور فہم تو ہمارے پاس ہے، کیونکہ ہمیں موبائل چلانا آتا ہے اور بابا جی دادا جی کو چلانا نہیں آتا، گویا عقل وفہم کی نشانی موبائل چلانا ہے، تو

بہر حال ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ والدین اور اولاد کی ایک دوسرے سے دوری ہو گئی۔
ایک اسکول ماسٹر نے اسکول کے اندر ایک دفعہ کلاس میں سب بچوں کو ایک ایک پرچی دی اور ہر بچے سے کہا: بیٹا جو تمہاری خواہش ہو وہ لکھو اور پھر پرچی مجھے دے دو، سب بچوں نے لکھ دیا، ہر ایک نیچے اپنا نام بھی لکھے تو اِسی کلاس میں اس کا بیٹا بھی تھا، تو سب نے جب پرچیاں لکھیں، بعد میں ان پرچیوں کو پڑھ رہا تھا تو انہوں نے دیکھا میرے بیٹے نے کیا لکھا ہے؟ بیٹے نے لکھا تھا: کاش! میں اپنے والد کا موبائل ہوتا، جو کبھی ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتا، کبھی ان کے سینے سے لگا ہوا ہوتا، کاش میں اپنے باپ کا موبائل ہوتا تو اِن کی آنکھوں کے سامنے ہوتا، اور اِن کے سینے پر ہوتا اور اِن کا محبوب نظر ہوتا، تو آج وہی بات ہے نہ ماں باپ کے پاس وقت ہے اولاد کو دینے کا اور نہ اولاد کے پاس وقت ہے والدین کی خدمت کا۔

## ۲۹......موسیقی سننے میں مبتلا ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ موسیقی سننے اور سنانے کا رواج بڑھ گیا، ہر ویڈیو کی پیچھے موسیقی لگی ہوئی ہے، چاہے جس نوعیت کی ویڈیو ہے، چھوٹی ہے بڑی ہے لیکن ساتھ موسیقی ضرور ہے، آج کا معاشرہ موسیقی کو گناہ ہی نہیں سمجھتا، جہاں تفریح کی مجلس ہوگی وہاں موسیقی ہوگی، وہاں ناچ گانا ہوگا، موسیقی انسان میں شرم وحیا اور غیرت کو ختم کر دیتی ہے، دل میں نفاق کو پیدا کرتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ. ❶

ترجمہ: گانا دل میں نفاق کو پیدا کرتا ہے۔

گانا زنا کا سبب بنتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْغِنَآءُ رُقْیَةُ الزِّنَا. ❷

❶ سنن أبی داود: کتاب الأدب: باب کراهية الغناء والزمر، رقم الحديث: ۴۹۲۷
❷ شعب الإيمان: كتاب حفظ اللسان عما لا يحتاج اليه، جص، رقم الحديث: ۴۷۵۴

ترجمہ: گانا زنا کی سیڑھی ہے۔

گانے سے آدمی کی شہوت اُبھر آتی ہے اور اس کے بُرے نتائج سامنے آجاتے ہیں۔ نہ صرف گانے سے شہوت اُبھرتی ہے بلکہ گانا سننے سے بھی یہی حال ہوتا ہے۔ آدمی خدا سے غافل ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بدکاری کے لئے آمادہ نظر آتا ہے۔

## ۳۰......فضول خرچی کا بڑھ جانا

ایک نقصان یہ ہوا کہ آئے روز نت نئے انٹرنیٹ پیکجوں پر فضول پیسے خرچ کیے جارہے ہیں، اپنی ضروریات کے لیے پیسے ہیں یا نہیں اس کی فکر نہیں، لیکن ماہانہ پیکج ضرور کروانا ہے، اکثر لوگ بغیر ضرورت کے مہنگے پیکجز خریدتے ہیں، موبائل کمپنیاں اپنے مقاصد کے لیے مختلف قسم کے انٹرنیٹ، کال، اور ایس ایم ایس پیکجز متعارف کرواتی ہیں۔ خاص طور پر نوجوان طبقہ روزانہ یا ہفتہ وار پیکجز پر بھاری رقم خرچ کرتا ہے، حالانکہ انہیں اس قدر انٹرنیٹ یا کال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جی فلاں ڈرامہ دیکھنا ہے، میچ دیکھنا ہے، ان کاموں کے لیے پیکج کروائے جاتے ہیں، پھر اس پیکج کے آڑ میں بہت سے گناہ چھپے ہوئے ہیں، جب پیکج ہوا تو پھر ہر وقت اسی میں مصروف ہوگا، بدنظری ہوگی، موسیقی سنے گا، بہت سے گناہ پھر جمع ہو جائیں گے۔

## ۳۱......میاں بیوی کے درمیان تلخیاں

زوجین کے درمیان لڑائی جھگڑے کی بنیادی وجہ آج کل موبائل کا کثرتِ استعمال ہے، انٹرنیٹ کا کثرت استعمال ہے کہ میاں بیوی کی زندگی میں جو سکون تھا وہ ختم ہو گیا، کیوں کہ شوہر چاہتا ہے میں تھکا ہوا آیا ہوں بیوی مجھے پانی پیش کرے، میرے لیے کھانا بنائے، اٹھ کر میرا استقبال کرے، وقت پر مجھے کھانا دے، لیکن شوہر گھر میں آتا ہے بیوی کے ہاتھ میں موبائل ہے، دوسرے کمرے میں بیٹی کے ہاتھ میں اپنا موبائل ہے، شوہر تھکا ہوا آیا ہے اُس کے ہاتھ سے سامان لینے والا اور مسکراتے چہرے کے ساتھ

اہل وعیال میں استقبال کرتا ہوا کوئی نظر نہیں آتا۔شوہر کا تقاضا ہے کہ کھانا وقت پر بنے، بیوی کے پاس ٹائم نہیں، صفائی ستھرائی نہیں، گھر کی زندگی برباد ہوگئی، ازدواجی زندگی کا سکون ختم ہوگیا، صفائی ستھرائی کا نظم متاثر ہوگیا، مہمانوں کو دینے کے لئے وقت نہیں! تو یہ بربادیاں کہاں سے آئیں؟ اِس موبائل سے آئیں، آج شوہر اپنی بیوی کو وقت نہیں دیتا، ایک بستر پر ہو کے وہ اپنا موبائل دیکھ رہی ہے، یہ اپنا موبائل دیکھ رہا ہے، دن بھر کی اہم باتوں کا مزاکرہ، تعلیم و تعلم اور شوہر کی خدمت ختم ہوگئی، اب خدمت کا کہو تو تکرار! جو محبت تھی وہ رفتہ رفتہ ختم ہوگئی۔

جہاں شریعت اجازت دیتی ہے وہاں ہم بات نہیں کرتے، میاں بیوی کو اجازت ہے آپس میں بات چیت کریں، تعلق رکھیں، وہاں نہیں کریں گے اور اگر بیوی کو فون آ بھی جائے تو سختی سے اول تو اٹھائیں گے نہیں، اور اگر اٹھا بھی لیا تو بات سمجھے بغیر کاٹ لیں گے، دوسری طرف شوہر کی حالت یہ کہ اگر کوئی لڑکی فون کر دے، غیر محرم کا فون آ جائے تو بڑی لمبی بات کرے گا، بات کو طول دے گا، تو شریعت کے خلاف کام ہوگا اس کو طول دیں گے اور جہاں شریعت اجازت دی گی وہاں طرفین کے لئے ایک دوسرے کے لئے وقت نہیں۔تو یہ تلخیاں، ناچاکیاں اور عدم محبت کا بنیادی سبب موبائل کا کثرتِ استعمال ہے۔

## ۳۲......آن لائن شاپنگ کرنا

آج کل موبائل فون کے ذریعے آن لائن خریداری انتہائی آسان ہوگئی ہے، لیکن اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ لوگ غیر ضروری اشیاء خریدنے لگتے ہیں۔مختلف ایپس اور ویب سائٹس پر ڈسکاونٹ آفرز اور پروموشنز دیکھ کر لوگ ایسی چیزیں بھی خرید لیتے ہیں جن کی انہیں حقیقی ضرورت نہیں ہوتی، اس طرح مال کا ضیاع ہوتا ہے، اور نئی نئی اشیاء کے اشتہار دیکھ کر خواہشات بڑھنا شروع ہوجاتی ہیں، ناشکری آجاتی ہے اور موجودہ

نعمتوں کو حقیر سمجھنا شروع کر لیتا ہے۔

## ۳۴......ناجائز تعلقات کا قائم ہونا

جب تک موبائل اور انٹرنیٹ نہیں تھا ناجائز تعلقات کم تھے، جب سے یہ معاشرے میں پھیل گیا، آج (معاذ اللہ) لڑکے لڑکی کا، آج کوئی شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ ہے اُس کا کسی نہ کسی سے ناجائز تعلق چل رہا ہوتا ہے، اُس کی بنیادی وجہ کیا بنی؟ اِن چیزوں کا کثرتِ استعمال، جب تک یہ نہیں تھیں کوئی کسی کے گھر میں جا کر تعلق قائم نہیں کر سکتا تھا، موبائل ایک ایسا آلہ آ گیا جو سات سمندر پار ہے وہاں بھی تعلق ہو رہا ہے، دائیں بائیں اور آس پڑوس میں بھی رابطہ ہو رہا ہے، گھر والوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا اور بچیوں کی حیا تار تار ہو جاتی ہے، وہ سمجھ رہے ہیں بیٹی تعلیم کے لیے جا رہی ہے اور بیٹی معاذ اللہ جسم فروشی کے لئے جا رہی ہوتی ہے۔

ایک صاحب نے یہ واقعہ سنایا کہ کراچی کہ ایک بزرگ اپنے ہمسائے کے گھر گئے اور کہا کہ میری بیٹی اور آپ کی بیٹی ہم جماعت ہیں، وہ کہہ رہی تھی کہ آپ کی بیٹی مہینہ بھر سے کالج نہیں آ رہی کیا وہ بیمار ہے؟ ہمسایہ نے چونک کر کہا: یہ کیا فرمایا آپ نے؟ وہ تو با قاعدہ ہر روز میرے سامنے کالج جاتی ہے اور آتی ہے، آپ ذرا اطمینان کر لیں بزرگ نے جواب دیا۔

دوسرے روز جب وہ لڑکی کالج روانہ ہوئی تو باپ ٹیکسی میں بیٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا، وہ ایک مقام پر اتری اور کچھ فاصلہ پیدل چل کر ایک ہوٹل میں گھس گئی، باپ پیچھے جا پہنچا اور ہوٹل کے مالک سے کہا کہ مجھے ایک لڑکی چاہیے۔ پوچھا کیسی؟ کہا میں خود انتخاب کروں گا، مالک نے اسے بالائی منزل کے ایک کمرے میں بٹھایا اور کوئی آدھا گھنٹہ بعد آٹھ دس نیم عریاں لڑکیاں لے کر آ گیا، جب اس نے نظر اٹھائی اور اپنی بیٹی بھی ان میں دیکھی تو ایک زوردار چیخ ماری اور جان دے دی۔ آزادی نسواں تعلیم کا عذاب

دنیا ہی میں نظر آ گیا:

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم — کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم — ایک سازش ہے فقط دین ومُروّت کے خلاف ❶

یہ سب کچھ موبائل سے ہوتا ہے، اسی سے ناجائز تعلقات قائم ہوتے ہیں، منفی تعلقات بڑھتے ہیں، لیکن ہم نے آنکھیں بند کردیں، ہم خرگوش کی نیند سورہے ہیں، ہم سمجھ رہے ہیں کہ بچہ ٹھیک دیکھ رہا ہے، بچی پڑھ رہی ہے، اُسے نہیں معلوم اس کے ساتھ شیطان اور نفس ہے، آج بے حیائی کا ماحول ہے، جب بھی عورت گھر سے نکلتی ہے حدیث میں آتا ہے شیطان اس کو لوگوں کے سامنے مزین کر کے پیش کرتا ہے، پھر وہ کسی نہ کسی فتنے کا شکار ہو جاتی ہے، اسی لئے قرآنِ کریم نے ازواجِ مطہرات کو خطاب کر کے فرمایا:

﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا. وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ (الأحزاب: ۳۳، ۳۲)

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! اگر تم تقوی اختیار کرو تو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، لہذا تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے، اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو، اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلی بار جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا۔

دیکھیں ازواجِ مطہرات کو بات کرنے بھی ہوتی تو صحابہ کرام سے کرنی ہوتی اور وہ دور بھی دورِ نبوت تھا، نبی کی بیویاں، امت کی مائیں، وحی کے نزول کا زمانہ، اس وقت کے اندر بھی اللہ فرما رہا ہے گھر سے باہر نہ جاؤ، گھر میں ٹھہری رہو اور فرمایا اُن سے اگر

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ص ۱۰۵، ۱۰۶

بات کرنی ہے تو ترش لہجے میں کرو، سخت لہجے میں تاکہ کوئی تم سے ناجائز طمع نہ رکھے، دیکھیں شریعت نے سختی اِس لئے رکھی تاکہ معاشرے میں حیا و پاک دامنی اور عفت و عصمت کا ماحول برقرار رہے، کوئی ایسا واقعہ رونما نہ ہو جس سے اُن کی عزت اور نیک نامی پر دھبہ لگے۔

## ۳۴......شکوک وشبہات کا جنم لینا

جب شوہر کے پاس بھی موبائل ہے، بیوی کے پاس بھی ہے، تو اب جب شوہر کو کسی اجنبی عورت کا اچانک فون آیا تو بیوی کے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپ کس سے بات کر رہے تھے؟ تو جو ایک محبت تھی وہ رفتہ رفتہ کمزور ہو جاتی ہے کہ اب یہ جو دیر سے آتا ہے، کسی سے بات کرتا ہے، کہیں اس کا کسی سے تعلق تو نہیں؟ اسی طرح اگر کہیں غلط فہمی میں رونگ نمبر لگ گیا، بیوی کے نمبر پر کسی کا فون آ گیا اور اتفاق سے شوہر نے موبائل اٹھایا، یہ موبائل چیک کیا اور اس نمبر پر کال کر دی اور کوئی مرد تھا، اب شوہر کے ذہن میں بھی آیا کہ بیوی کا کسی سے تعلق ہے، ایسے واقعات بھی سننے میں آئے کہ طلاق ہوگئی، گھر کی زندگی برباد ہوگئی، اسی طرح سے فون آئے اور وہ باتیں آگے بڑھتیں گئیں اور اس نے سبز باغ دکھائے یہاں تک کہ عورت نے شوہر سے خلع لے لیا اور اس کے ساتھ گھر سے نکل گئی، اس نے اپنی جنسی خواہش پوری کی، مہینہ دو مہینے بعد طلاق دے دی، نہ عورت یہاں کی رہی اور نہ وہاں کی رہی، پیچھے نقصان کا باعث موبائل آیا، یہ موبائل کا منفی استعمال نہ ہوتا، یہ بے جا استعمال نہ ہوتا، آج گھر کی زندگی نہ اجڑتی، میاں بیوی میں تلخیاں نہ ہوتیں، بچوں کا مستقبل برباد نہ ہوتا، تو اس وجہ سے شکوک وشبہات جو جنم لے رہے ہیں وہ ان چیزوں کی کثرت استعمال کی وجہ سے ہیں۔

## ۳۵......نئے اور مہنگے موبائل خریدنے کا رجحان

نئی ٹیکنالوجی کی دوڑ میں لوگ ہر سال نیا اور مہنگا موبائل خریدنے کی کوشش کرتے ہیں،

چاہے پرانا موبائل ابھی بھی بہترین طریقے سے کام کر رہا ہو، مہنگے موبائل فون اب اسٹیٹس بن چکے ہیں، موبائل فون پر رقم کی بربادی ایک عام بات ہے، نئے اور مہنگے موبائل فون خریدنا اور استعمال کرنا فیشن کا نیا رجحان ہے، ہر دوسرا شخص نیا اور مہنگا موبائل فون خریدنا چاہتا ہے، موبائل کمپنیوں کی مارکیٹنگ حکمت عملی صارفین کو اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ نئے ماڈلز پر بھاری رقم خرچ کریں، اس رجحان سے مالی نقصان ہوتا ہے اور نوجوان غیر ضروری طور پر قرض میں بھی مبتلا ہوتے ہیں، اِس لئے موبائل اپ گریڈ کرنے کی عادت ترک کریں، جب تک موبائل کام کر رہا ہے، نیا فون خریدنے سے گریز کریں تاکہ پیسہ ضائع نہ ہو۔

حالیہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ میں لوگ آئی فون کا نیا ماڈل خریدنے کے لئے اپنا ضروری سامان بیچ دیتے ہیں۔ لوگوں کو نئے اور مہنگے موبائل فون استعمال کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ وہ موبائل فون کے نئے ماڈل خریدنے میں بہت زیادہ رقم ضائع کرتے ہیں۔

## ۳۶......تفریحی مقامات کا شوق کا بڑھنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ نوجوان طبقہ موبائل میں تفریحی مقامات کو دیکھ دیکھ کر انہیں اِن اشیاء کا شوق بڑھ گیا ہے، آج تفریحی مقامات پر ہزاروں روپے لگائے جارہے ہیں، موجودہ نوجوان معاشرہ ہر دوسرے مہینے کبھی ایک جگہ کبھی دوسری جگہ سیر و تفریح کے لیے چل پڑتے ہیں، پھر وہاں سلفیاں پھر سوشل میڈیا پر اس کی تشہیر کی جاتی ہے، یہ طریقہ درست نہیں۔ اسلام با مقصد تفریح کی اجازت دیتا ہے، جس سے انسانی جسم و دماغ کو تقویت ملے، مگر شرعی حدود کی پاسداری کرتے ہوئے، البتہ آج نوجوانوں کی سیر و تفریح گناہوں کا مجموعہ ہے، ایسی تفریح جس میں وقت کے ضیاع ہو، گناہوں کا صدور ہو، اخلاقیات کی بربادی ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں حرج واقع

ہو، ایسی تفریحات کی اسلام سخت ممانعت کرتا ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے:

كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ. ❶

ترجمہ: ہر وہ چیز جس سے ابن آدم غفلت میں پڑے وہ باطل ہے۔

## ۳۷......بچیوں کا گھریلو کاموں میں دلچسپی نہ لینا

ایک بڑا نقصان یہ ہے آج ہم نے اپنی بچیوں کو یہ آلہ تھما دیا اور بچی صبح سے شام یہ دیکھ رہی ہے، بچی کو صفائی کا نہیں پتہ، بچی کی عمر سولہ، سترہ سال ہوگئی، اب شادی کی عمر ہو گئی اس کو سالن بنانا نہیں آتا، اس کو چائے تک صحیح بنانا نہیں آتی، اس کو مہمان اٹینڈ کرنا نہیں آتے، اس کو کپڑے دھونے نہیں آتے، اس کو کچن کی صفائی کا پتہ نہیں، اس کے ہاتھ میں تو ہر وقت موبائل ہے، ماں باپ بھی کہتے ہیں کوئی بات نہیں بچی ہے، اُدھر گھر میں جائے گی تو کام کرے گی، چلو یہاں گھر میں سکون سے رہے، جب آپ نے اس کو کچھ نہ سکھایا تو اس کی آگے کی زندگی بھی تاریک ہوگئی، چلو آج یہاں کام سیکھ جاتی، کبھی نمک زیادہ، کبھی مرچیں زیادہ، آخر سیکھ جاتی وہاں تو سکون میں ہوتی، لیکن جب کچھ نہ سکھایا دوسرے شوہر کے گھر جائے گی وہ تو اتنا برداشت نہیں کریں گے کہ ہر دن کھانا خراب ہو، گھر کی صفائی ستھرائی نہ ہو، مہمانوں کی خدمت نہ ہو، شوہر کی خدمت نہ ہو، نتیجہ نکلتا ہے سال دو سال کے بعد طلاق ہو جاتی ہے، تو طلاق کی وجہ ماں باپ خود بنے کہ جنہوں نے اپنی بچیوں کو گھریلو کام کاج نہیں سکھائے اور ان کو تعلیم کے نام پر یہ چیزیں اب فراہم کیں، تعلیم کے نام پر ان کو گھر سے نکالا، سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، بے حیائی کا ماحول دیکھ رہے ہیں، لیکن شیطان نے ان کے دل میں

❶ سنن الترمذی: اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، رقم الحدیث: ۱۶۳۷

وسوسہ ڈال دیا کہ نہیں اس کا یہ فائدہ یہ فائدہ ہے۔ فائدہ کم اور نقصان اس کے زیادہ سامنے آ جاتے ہیں، بچی نے تو ویسے بھی آگے جا کر زندگی گھر میں گزارنی ہے، اس کو شوہر کی خدمت سکھائی جائے، بچوں کی تربیت سکھائی جائے، گھر کا نظام اُس کو سکھایا جائے، جتنا وہ باہر نکلتی ہے اس سے حجاب ختم ہوتا ہے، حیا ختم ہوتی ہے، بے تکلفی جتنی بڑھتی ہے، اِس کے نقصانات اتنے سامنے آتے ہیں، پھر اس کے سامنے خواہش ہوتی ہے، والدین کی عزت نہیں ہوتی، تو یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ بنیادی وجہ ان چیزوں کا کثرت سے استعمال ہے، تو بچیوں کا گھریلو زندگی نہ سیکھنا ہے اِن کے مستقبل کو تاریک کر دینا ہے، پھر اِن کی ازدواجی زندگی اکثر ناکام ہو جاتی ہے۔ آج دیکھیں اگر بچی نے بڑی اچھی تعلیم حاصل کی، اس کے پاس اے ون گریڈ ہے، سو فیصد نمبر ہے، لیکن شادی ہوئی، گھر میں مہمان آ گئے، اب شوہر کہتا ہے بیوی سے میرے چار مہمان آئے کھانا پکا لو، بیوی جائے اندر سے اپنی سند لے کر آئے کہ دیکھو میں نے تو سو فیصد نمبر لیے ہیں، میرا تو اے ون گریڈ تھا، میں نے پہلی پوزیشن لی تھی تو کیا شوہر خوش ہو جائے گا؟ اسکے پاس پوزیشن نہ ہو، اس کے نمبر کم ہوں لیکن کھانا اچھا بناتی ہو، مہمانوں کی اچھی خاطر تواضع کرتے تو وہ شوہر اس سے خوش ہوگا، ورنہ اس کو بازار جا کے کھانا خریدنا پڑ رہا ہے، اس کو مہمانوں کو کھلانے کے لیے ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑ رہے ہیں، کوئی مہمان آ گیا تو بیوی عزت کے ساتھ ان کو بٹھا نہیں سکتی، عزت سے کوئی چیز کھلا نہیں سکتی، اِس کے پاس کوئی ڈپلومہ نہیں لیکن مہمان کے آتے ہی اس نے دستر خوان سجا دیا، ہر ایک سے محبت سے پیش آتی ہے، چھوٹے بڑے کا ادب واحترام ہے، اِس کے دل میں ساس سسر کی عظمت ہے، شوہر کا ادب واحترام ہے، تو اِسے سب قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ہر ایک اس کی تعریف کرتا نظر آتا ہے، دوسری طرف موبائل کا کثرتِ استعمال ہے، مخلوط تعلیم ہے، تو ایسے مادر پدر آزاد تعلیم اپنے ساتھ تکبر لے کر

آتی ہے، وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ باکمال سمجھ رہی ہوتی ہے، پھر کام کاج کرنے کو اپنی توہین سمجھتی ہے، میں نے اتنا پڑھا ہے، میں کچن کا کام کروں، میں نے اتنا پڑھا ہے میں بیت الخلاء صاف کروں، یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا، حالانکہ شوہر خدمت سے راضی ہوتا ہے، اطاعت سے راضی ہوتا ہے، تو بہرحال جب یہ چیزیں بچیوں کی زندگیوں میں آجائیں تو اِن کا مستقبل تاریک ہوجاتا ہے۔

## ۳۸......معلومات کی چوری کا ذریعہ

موبائل کے ذریعہ سے آج انسان دوسروں کی معلومات چوری کر رہا ہوتا ہے، انٹرنیٹ کا غلط استعمال کر کے دوسروں کی ویب سائیٹوں سے اُن کی معلومات لی جارہی ہیں، آج اگر کوئی تصنیفی اعتبار سے دیکھیں تو کسی کی کوئی تصنیف، کوئی علمی مقالہ، کوئی تحریر اس طرح سے وہ دوسرے کی تحریر اور مقالہ لے کر اس میں ردوبدل کے ساتھ اپنے نام سے شائع کیا جارہا ہے، اسی طرح کسی کے ذاتی اکاونٹ چیک کیے جارہے ہیں، لوگوں کے اکاؤنٹ سے رقم اپنے اکاونٹ میں ڈالی جارہی ہوتی ہے، اسی طرح لوگوں کی آئی ڈیاں کھول کر ان کی معلومات لے کر اُنہیں بلیک میل کیا جارہا ہوتا ہے، یعنی اِس کے ذریعے سے دوسروں کی اہم اور نجی معلومات کو بھی انسان چوری کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

## ۳۹......لذیذ اور پرتعیش کھانوں کا شوق کا بڑھنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ نوجوان طبقہ موبائل میں کھانے پینے کی اشیاء دیکھ دیکھ کر انہیں اشیاء کا شوق بڑھ رہا ہے، بریانی کھانے کے لیے ایک دو گھنٹوں کا سفر کیا جارہا ہے، کھانے کے لیے دور سے دور ریسٹوڈنٹ کا انتخاب کیا جاتا ہے، کبھی چائے کے لیے ایک جگہ کبھی دوسری جگہ، پھر وہاں سلفیاں پھر سوشل میڈیا پر اس کی تشہیر کی جاتی ہے، یہ سارا

موبائل کا کمال ہے، اسی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ انسان اپنے آپ کو تکلفات سے دور رکھے، سادہ زندگی کو اپنائے، اپنی ضروریات کو محدود رکھیں، سادہ غذا کا انتخاب کریں، غیر ضروری مرغن یا مہنگے کھانوں سے بچیں، بہترین خوراک دال، سبزی، پھل اور گھر کا کھانا ہے، عموماً آج کے نوجوانوں کی چاہت ہے اچھا کھانا پینا ہو، اچھا پہننا ہو اسی میں زندگی گزار رہے ہیں، سادگی کا مطلب ہے اپنی زندگی کو غیر ضروری اخراجات اور آرائش سے پاک رکھنا، اور صرف بنیادی ضروریات پر اکتفا کرنا۔ یہ طرزِ زندگی انسان کو قناعت اور شکر گزاری کی راہ پر ڈالتی ہے۔

سادگی کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنی ضروریات پوری نہ کرے، بلکہ یہ ہے کہ وہ فضول خرچی اور دکھاوے سے بچے:

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ (الأعراف: ۳۱)

ترجمہ: کھاو، پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ہمیں کھانے پینے میں بھی اعتدال کی تلقین کرتا ہے۔

## ۴۰......عزت واحترام اور دوستوں میں کمی آنا

موبائل فون کے بے جا استعمال نے دوستوں کے درمیان عزت واحترام کے جذبے کو کمزور کر دیا ہے۔ آج کل لوگ ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنے کے بجائے موبائل میں مصروف رہتے ہیں، دوستی ایک خوبصورت رشتہ ہے، جب دوست ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں تو ان کی دوستی مضبوط رہتی ہے، لیکن جب دوست ایک دوسرے کو نظر انداز کرنے لگیں، یا ان کی بات کو اہمیت نہ دیں تو تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ پہلے دوست ایک ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے کی باتیں سنتے، ہنستے اور خوشی و غم

بانٹتے تھے۔لیکن آج کل اگر چار دوست بھی ساتھ بیٹھے ہوں تو ہر کوئی اپنے موبائل میں مصروف ہوتا ہے۔اس سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ یہ رویہ دوسرے دوستوں کے لیے بے احترامی کی علامت بھی بن جاتا ہے۔

اسی طرح سوشل میڈیا پر دوست ایک دوسرے سے مذاق کرتے ہوئے بعض اوقات حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ایسے جملے شیئر کیے جاتے ہیں جو کسی کی دل آزاری کا سبب بن جاتے ہیں، یہ عادت آہستہ آہستہ دوستوں کے درمیان عزت واحترام کو ختم کر دیتی ہے۔

## ۴۱......اہل باطل کا اپنے غلط عقائد اور نظریات کی نشر واشاعت کرنا

اس وقت انٹرنیٹ کے ذریعے سے باطل فتنے جتنے بھی ہیں وہ اپنے غلط عقائد کو پھیلا رہے ہیں، اپنے غلط نظریات کو پھیلا رہے ہیں، اُن کے پاس کوئی تعلیم نہیں، کسی نے چند کتابیں اردو کی پڑھ لیں، کسی نے چند انگریزی کی پڑھ لیں، کسی کے نام کے ساتھ ''ڈاکٹر'' لگا ہے، کسی کے نام کے ساتھ ''انجینئر'' لگا ہے، وہ لوگوں کو دین سکھا رہا ہے اور جو پندرہ پندرہ بیس بیس سال دین کا علم حاصل کرتے ہیں جی ان کو کچھ نہیں پتہ! جس نے چند ایک اردو کتابیں پڑھ لیں، جی یہ زیادہ جانتا ہے، جو ساٹھ سال کی عمر میں حکومت نے ریٹائر کر دیا کہ اس کا حافظہ، توانائی، قوت کمزور ہوگئی، وہ لوگوں کو اب دین سکھا رہا ہے، وہ قرآن کریم کی تفسیر لکھ رہا ہے، جس کے پاس خود ٹھوس علم نہیں وہ محض لغت دیکھ کر قرآن کی تشریح کر رہا ہے، تو خود بھی گمراہ ہو رہا ہے دوسروں کو بھی بھٹکا رہا ہے۔

اس انٹرنیٹ اور کیبل کے ذریعے نسل نوع بھٹک رہی ہے، آج دیکھیں کتنے لوگ ہیں جو ایسے لوگوں کے پیچھے چل کر اپنے عقائد ونظریات برباد کر رہے ہیں، ان کی لفاظی اور زبان کے تیزی سے متاثر ہو جاتے ہیں، انگریزی کے چند الفاظ بولتے دیکھ کر اِن پر نزولِ وحی کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔خدا کے قرآن سے متاثر نہیں ہوتے، نبی کا فرمان امام مسجد پڑھتا ہے اس سے متاثر نہیں، البتہ اُس کی زبان پر چند الفاظ انگریزی کے

آ گئے، یہ پڑھا لکھا ہے، حالانکہ پڑھا لکھا وہ ہے جس کے پاس قرآن اور حدیث کا علم ہے، پڑھا لکھا وہ نہیں جس کے پاس غیروں کی تعلیم ہے۔

قرآنِ کریم کی سب سے پہلی وحی جس چیز کے متعلق آئی ہے وہ علم ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی معرفت ہو۔

## ۴۲......موجودہ نعمتوں پر شکر نہ کرنا

جب سے موبائل آیا ہے تو دوسروں کی سلفیاں لینا کہ اتنی بڑی گاڑی اسکے پاس ہے اور میرے پاس گاڑی ہی نہیں، اس کا اتنا بڑا بنگلہ اور میرے پاس تو کچا مکان ہے، اس کی اتنی جائیداد ہے اور میری اپنی زمین نہیں، وہ فلاں فلاں تفریح گاہوں میں گھوم رہا ہے، فلاں فلاں مقامات کی سیر و سیاحت کی، فلاں ہوٹل میں کھانا کھا رہا ہے، فلاں کے ساتھ ملاقات کر رہا ہے، اس کے اتنے تعلقات ہیں، تو اللہ نے انسان کو جو نعمتیں دیں اس کو حقیر سمجھ رہا ہے، وہ دوسروں کو دیکھ کر اُس کی ہوس میں لگا ہے، رب نے جو اس کو صحت کی نعمت دی، سر چھپانے کی جگہ دی، پاوں پر چلنے کی طاقت، سواری کی نعمت دی، آنکھوں کی بینائی دی، معذوری سے بچایا، اعضاء تمام سلامت ہیں، سب سے بڑھ کر صحت و عافیت عطا کی ہے اس کو حقیر سمجھ رہا ہے، تو ناشکری، رب سے گلے شکوے بڑھتے جا رہے ہیں۔

## ۴۳......دوسروں کے پیغامات کو نظر انداز کرنا

ایک نقصان یہ ہے کہ آج کے دور میں زیادہ تر لوگ موبائل پر مصروف رہتے ہیں، لیکن جب کوئی دوست میسج کرے یا کال کرے تو اُسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ رویہ دوسرے شخص کو یہ احساس دلاتا ہے کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، تو بہر حال جب دوستوں کے ساتھ ہوں تو موبائل فون کو کم سے کم استعمال کریں تاکہ ایک دوسرے کو بھرپور توجہ دی جا سکے۔ اور اگر کوئی رابطہ کرے یا میسج کرے تو اُسے جواب دیں۔

## ۴۴......ذی استعداد و باصلاحیت لوگوں کی کمی

جب سے اس موبائل کا کثرتِ استعمال ہوا صلاحیتیں ختم ہوگئیں، ٹھوس استعداد والے لوگ کم ہوگئے، ہر فن کے اندر کمزوریاں آگئی، اچھے انجینئر، اچھے ڈاکٹر، اچھے ذی استعداد باصلاحیت لوگ گنے چنے رہ گئے، اچھے علماء کی بھی کمی ہوگئی، اچھے مدرسین کی بھی کمی، پختہ استعداد والے طلبہ کی بھی کمی ہے یہ عمومی یعنی اس نے ہر طبقے کو متاثر کیا ہے، ہر طبقے کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو برباد کردیا۔

## ۴۵......بچوں میں لڑائی جھگڑا عام ہوگیا

ایک نقصان یہ ہوا کہ جب بچہ موبائل دیکھتا ہے، اس نے ڈراموں میں، فلموں میں، گیم میں دیکھا کہ کس طرح لڑائیں ہوتیں ہیں؟ وہ اِسی طرح لڑتا ہے، بچے اسی طرح ایک دوسرے کو مارتے ہوئے نظر آتے ہیں، یہ لڑائی کے نئے نئے انداز، دوسروں کو نقصان پہنچانے کے نئے نئے طریقے انہوں نے کہاں سے سیکھے؟ موبائل سے سیکھ کر ایک دوسرے پر یہ حملے کررہے ہیں، یہ عموماً جو چوریوں اور ڈکیتیوں کی وارداتیں ہوتی ہیں، فلموں کے ذریعے سے سیکھی جاتی ہیں، فلموں پر یہی سین سیکھائے جاتے ہیں، پھر چور اور جرائم پیشہ لوگ اِنہیں چیزوں کو دیکھ کر وارداتوں کے نئے نئے روپ اختیار کر رہے ہوتے ہیں، کسی کا مال چھین لیا، پھر اس پے پردہ ڈالنے کے لئے اس کو قتل کر کے لاش لاکر اُنہوں نے ریل گاڑی کے آگے ڈال دی، تاکہ لاش کے اوپر سے ریل گاڑی گزرے اور یہ تاثر دیا جائے کہ حادثہ ہوگیا، حالانکہ وہ حادثہ نہیں تھا، وہ ایک فلم دیکھنے کے بعد اُس کے سنگین نتائج تھے، تو یہ نت نئے جرائم، اور وارداتوں کے نئے نئے طریقے اسی کے ذریعے سیکھے جارہے ہیں۔

## ۴٦......دوسروں سے حسد کرنا

موبائل کے ذریعے یہ بیماری بھی بڑھتی جارہی ہے کہ آج کے دور میں دیکھنے میں آتا ہے جس کے پاس موبائل ہو اور اس کا استعمال بے جا ہو تو ایک شخص دیکھتا ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا قیمتی موبائل ہے تو وہ چاہتا ہے میرے پاس بھی یہ موبائل آئے اور اسکے پاس نہ ہو تو وہ اس سے حسد کرنا شروع کر دیتا ہے، یا اسی طرح اس نے اپنے موبائل کے ذریعہ سے اپنی سلفیاں بنائیں، اپنی گاڑی کی، اپنے مکان کی، اپنی دولت کی، اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو جب وہ اس طرح بے جا استعمال کر رہا ہوتا ہے تو دوسروں کے دلوں میں اس کے لیے حسد آجاتا ہے، پھر یہ حسد کی بیماری آگے بڑھتی جاتی ہے، حالانکہ حسد ہی وہ مرض ہے کہ سب سے پہلا قتل جو انسانیت میں ہوا تھا قابیل نے کیا تھا وہ حسد کی وجہ سے تھا، ابلیس نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اس کی وجہ بھی حسد تھی کہ میں آگ سے پیدا ہوا اور یہ مٹی سے پیدا ہوا ہے، تو آگ کے اندر تو علو ہے، بھلا میں مٹی والے کو کیوں سجدہ کروں؟ یہی وجہ ابلیس کے راندہ درگاہ ہونے کی بنی اور قیامت تک اب ابلیس پر لعنت برس رہی ہے۔

## ۴۷......خواہشات اور مادیت کی طرف میلان بڑھ جانا

ایک نقصان یہ ہوا کہ موجودہ معاشرہ اور نوجوان طبقہ دنیا کا دلدادہ ہو گیا ہے، موبائل میں دنیا کی رنگینیاں دیکھ دیکھ کر دنیا کی محبت دل میں رچ بس گئی ہے، دنیا کی محبت انسان کے دل کو اللہ کی محبت سے دور کر دیتی ہے اور اُسے عارضی خوشیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

دنیا کی رنگینیاں ایک آزمائش کی مانند ہیں، جہاں وہ خواہشات، مادیت، اور فضولیات میں اُلجھ کر اپنی حقیقی منزل کو بھول جاتے ہیں۔ انسان کو دنیا سے بے رغبت ہونا چاہیے، دنیا کی بے رغبتی کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا کے معاملات کو نظر انداز کرے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو صرف ایک عارضی جگہ سمجھتے ہوئے اپنی اصل منزل یعنی

آخرت پر توجہ کرے، دنیاوی مال و دولت، عیش و عشرت، اور شہرت کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بنائے۔

جب انسان میں توانائی، خواہشات، اور امنگیں عروج پر ہوتی ہیں۔تو وہ اکثر دنیاوی چیزوں، جیسے کہ دولت، شہرت، اور تفریح کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں۔ وہ اپنے وقت کا بڑا حصہ غیر ضروری سرگرمیوں، فیشن اور دوسروں سے آگے نکلنے کی دوڑ میں صرف کرتے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کے تین بڑے فوائد ہیں:

۱......جو نوجوان دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے، وہ مال و دولت کے حصول کے لیے غلط راستوں پر نہیں جاتا۔

۲......دنیا سے بے رغبتی انسان کو سادہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی طرف راغب کرتی ہے، جس میں دکھاوا اور فخر نہیں ہوتا۔

۳......دنیا سے بے رغبت انسان اپنے وقت کو بہتر کاموں میں صرف کرتا ہے، جیسے علم حاصل کرنا، عبادت کرنا، اور دوسروں کی مدد کرنا۔

## ۴۸......مقدس مقامات کی بے ادبی

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مقدس مقامات کی بے ادبی بہت زیادہ ہو رہی ہے، جن کو اللہ رب العزت حج وعمرے پر جانے کی توفیق دی، وہاں جا کر بھی موبائل کا بے جا استعمال ہوتا ہے، پہلے ہوتا یہ تھا انسان بیت اللہ جاتا تھا، وہاں جا کر اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتا، اپنے وقت کو طواف کرنے میں، عمرہ کرنے میں گزار دیتا، بیت اللہ کے سامنے بیٹھ کر ذکر و اذکار میں اپنا وقت لگاتا، کبھی وہ صفا مروہ کی سعی کرتا، کبھی مقام ابراہیم کے پیچھے نوافل پڑھتا، کبھی بیت اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا، کبھی حطیم میں اللہ سے دعا کرتا، کبھی روضہ رسول کے سامنے جا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتا، لیکن آج یہ سب چیزیں ختم ہو گئیں، عموماً دیکھنے میں

آیا کہ کوئی حج عمرے کے لئے جارہا ہے وہاں پہنچ کر وہ سلفیاں بنارہا ہے، بیت اللہ کا طواف ہو رہا ہے ہاتھ میں موبائل ہے، طواف کے دوران کبھی اِدھر سلفی کبھی اُدھر سلفی، سلفیاں بنا رہا ہے کہ ابھی میں طواف کر رہا ہوں، صفا و مروہ کی سعی کر رہا ہوں، ساتھ ویڈیو بنتی جارہی ہے، اب تو یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ موبائل کے ساتھ لمبی اِسٹک لگائی ہوتی ہے اور وہ طواف وسعی کے دوران ہاتھ میں اٹھائے گھومارہا ہے، بیت اللہ کی بے حرمتی ہے، وہاں پہنچ کر ندامت کے آنسو بہانے چاہیے تھے، لاکھوں روپے لگا کر انسان گناہ کمارہا ہے، وہاں جاکر بجائے یہ کہ آنسو بہاتا آج اس چیز کو ریا کے طور پر پیش کرنے لگے ہیں، کوئی مسجد قبلتین پہنچا وہاں سلفیاں بن رہی ہیں، کوئی مسجد قباء جارہا ہے راستے میں تصویریں بنارہا ہے، جدھر بیٹھا کھانا کھائے اس کی تصویر، مسجد نبوی میں آکر بجائے تلاوت و درود شریف کے کبھی ایک ستون کے ساتھ کبھی دوسرے کے ساتھ جہاں بیٹھے یہ گفتگو چل رہی ہے، ایک دوسرے کو شیئر کر رہے ہیں۔

بیت اللہ میں بیٹھ کر پیکج کر کے گھنٹوں وقت ضائع کر رہے ہیں، وہاں سے یہاں کال لگائی ہوئی ہے گھنٹوں بات چل رہی ہے، جس مقدس مقام پر ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر تھا، اُس مقدس جگہ پر جہاں ذکر واذکار پر اتنا اجر وثواب تھا، جہاں بیت اللہ کے دیکھنے پر بھی اللہ کی رحمتیں برستی ہیں، وہ اپنی فیس بک کی آئی ڈی کھولی ہوئی ہے، ساتھیوں کو میسج کر رہا ہے اور دیکھ رہا ہے، وہاں جاکر علاقے کی خبریں وہاں جاکر علاقے کی معلومات، ملکی حالات پر سیاسی تبصرے و تجزیے چل رہے ہیں، بیت اللہ کے سامنے ہو کر بھی تزکیہ باطن نہ ہوا، زندگی میں تبدیلی نہ آئی، وہاں جاکر بھی اللہ سے محبت اور تعلق نصیب نہ ہوا، تو یہ بہت بڑا نقصان ہوا کہ بیت اللہ جہاں جاکر انسان کا ایمان بنتا تھا، جس جگہ جاکر اس کا اللہ سے تعلق نصیب ہوتا تھا، ماضی کی زندگی پر گناہ کے آنسو بہاتا، آج اُدھر جاتے ہیں موبائل خریدنے کے لیے، وہاں عموماً گھومتے

نظر آتے ہیں، موبائل کی مارکیٹوں میں کہ موبائل کا کونسا نیا ماڈل آیا ہے، ایک دوسرے کو خصوصیات بتا رہے ہیں، حرم میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے موبائل چیک ہو رہے ہیں، اس کے موبائل کی میموری میں کیا ہے؟ پہلے بیٹھتے تھے تو دین سیکھنے کی باتیں ہوتی تھیں، اب بیٹھ کر موبائل موضوعِ سُخن ہوتا ہے، کونسی کمپنی کا اچھا ہے، اِس کے فائدے کتنے ہیں، اِس کی قیمت کتنی ہے، کہاں سے ملے گا یعنی مقدس مقام پر جا کر بھی آج ہماری روحانیت کمزور ہوگئی تو یہ بہت بڑا نقصان ہے جو اِس وقت معاشرے میں بڑھتا جا رہا ہے۔ جو ساتھی پہنچتا ہے ائیر پورٹ سے لے کر بیت اللہ تک وہ اپنی سلفیاں بناتا ہے، وہاں پہنچ کر بجائے تعلق مع اللہ کے ویڈیو کے ذریعے سب کو اپنے اس فعل پر آگاہ کر رہا ہے، شریعت کا مقصد ہے عبادت مخفی ہو، اللہ سے تعلق پوشیدہ ہو، اس لئے فرمایا گیا بہترین صدقہ وہ ہے جو پوشیدہ ہو۔ عبادت بھی اللہ کے ہاں وہ سب سے اچھی ہے جو مخفی ہو، جو صرف اللہ کو معلوم ہو، آج تو ہم جو عبادت کرتے ہیں فوراً فیس بک پر ڈالتے ہیں، کوئی صدقہ دے رہا ہے، کسی کو دس کلو آٹے کی تھیلی دے گا تین سلفیاں بنائے گا، ساتھیوں کو شیئر کرے گا، کوئی کسی سے تعاون کر رہا ہے تصویر بنا کر آگے بھیجے گا، عبادت کا مقصد ختم ہوگیا، مقصد عبادت کا تھا اخلاص، یہ چیز آج نظر نہیں آ رہی، اس لئے ہمیں چاہیے کہ اگر وہاں اللہ جانے کی توفیق دے تو اس مقدس مقام پر یا تو یہ پچ موبائل نہ لے جائیں، لے جانا بھی ہو تو بالکل اس کا مثبت استعمال محدود وقت کے لئے کریں، بے جا استعمال سے بچیں، وہاں جا کر ہوٹلوں میں باتیں چلتی ہیں، ہوٹلوں میں بیٹھ کے چار چھ چھ گھنٹے جہاں سنگل آ رہے وہاں گزار دیتے، باقی وقت یا تو وہاں ہوٹلوں میں ایر کنڈیشن کمروں میں گزر جاتا ہے یا وہاں کے کھانے پینے میں گزر جاتا ہے یا بازاروں میں گزر جاتا ہے، یعنی وہاں جا کر عبادت کا رجحان ختم ہوگیا، سلف کی زندگی ایسی تھی وہ ہر ہر قدم پر ذکر و اذکار کرتے، جتنے دن وہاں رہتے سارا دن اُن

کا صوم وصلوۃ میں گزرتا تھا، تو یہ ایک بڑا نقصان ہے کہ مقدس مقامات کی بے ادبی ہو رہی ہے، انہی مقامات میں مسجد ایک مقدس مقام ہے کہ مسجد میں انسان آ رہا ہے صف میں بیٹھا ہے، موبائل نکالا ہے، اپنے موبائل کو کھول کے دیکھ رہا ہے، کوئی فیس بک دیکھ رہا ہے کوئی اور چیز دیکھ رہا ہے اِس دوران کوئی نازیبا تصویر سامنے آ جاتی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور مسجد کے ماحول کا تقدس پامال ہوتا ہے۔

## ۴۹......تہجد اور فجر کی نماز سے محرومی

پہلے مسلمانوں میں اکثر تہجد پڑھتے تھے، آج پانچ فیصد بھی نہیں ہیں جو تہجد پڑھنے والے ہوں، آج تو فجر کی نمازوں میں بھی مسجدیں خالی ہیں، سردی کے دنوں میں تو کچھ ایک، دو، تین صفیں نظر آتی ہیں، ذرا گرمی کے دن آ جائیں تو آدھی صف بھی نہیں ہوتی، چونکہ سارا وقت رات موبائل میں گزر گیا، دو، تین تین بج جاتے ہیں، جو وقت تہجد کا اللہ سے مانگنے کا آتا ہے اس وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہے، شیطان نیند لے آتا ہے، تہجد چلی گئی، فجر کی نماز چلی گئی، دس بجے یہ اُٹھ رہا ہے، گیارہ بجے اپنا کاروبار شروع کر رہا ہے تو رزق میں برکت کہاں سے آئے؟ اللہ نے برکت تو صبح کے وقت میں رکھی تھی، اس لئے جو تاجر اپنی تجارت فجر کی نماز پڑھ کر تلاوت کر کے شروع کرتا ہے اللہ اس کی تجارت میں برکت ڈالتا ہے۔ ابھی یہ ایک ذہن بن گیا کہ صبح کون گاہک آئے گا؟ جو رب تیرے پاس گیارہ بجے گاہک بھیجتا ہے اگر تو اللہ پر توکل کر، شریعت کے اصولوں پر چل تو وہ سات بجے بھی بھیجے گا، دکان کھولنا ہمارا کام ہے، گاہک بھیجنا میرے رب کا کام ہے، رزق کا وعدہ رب نے کیا ہے، ذمہ داری رب نے لی، رب دے گا۔ یہ انگریز نے ذہن بنا دیا کہ بارہ بجے تو نے کاروبار شروع کرنا ہے، رات دس بجے تو نے بند کرنا ہے، اس لئے مسلمان کی پانچوں نمازیں اس کی نظر ہوگئی، ظہر بھی گئی، عصر

،مغرب اور عشاء اور فجر بھی گئی، روحانیت ختم ہوگئی، رزق میں برکت ہی کوئی نہیں، کماتا لاکھ روپے ہے، مہینے کے آخر میں پیسے نہیں ہوتے ختم ہو جاتے ہیں، اب دن بدن مقروض ہو رہا ہے، بل جمع کرنے کے پیسے نہیں ہے، مہینے کے آخر میں بیقراری بڑھ جاتی ہے، بھائی! یہ رقم کہاں جارہی ہے؟ اصل بات ہے کہ برکت چلی گئی، اس لیے اگر شریعت کے اصولوں پر چلیں گے، فطرتی اصولوں پر چلیں تو اللہ برکت دے گا۔ اللہ نے رات آرام کے لیے بنائی دن کام کے لئے بنایا، ہم نے رات موبائل اور کاروبار کو دے دی، دن سونے کی نظر کر دیا، اس لئے تو ذہنی بیماریاں، نفسیاتی امراض بڑھتے جارہے ہیں، اِس وقت ہمارے معاشرے میں بے چینی، ڈپریشن اور ٹینشن بڑھتی جارہی ہے۔

## ۵۰......دوسروں کے راز اور نجی تصاویر کا افشاء

ایک نقصان یہ ہوا کہ دوستی میں ایک دوسرے کے رازوں کا افشاء کرلیا جاتا ہے، ایک دوسرے کی راز کی باتوں کو بتا دیتے ہیں، یا ان کی نجی تصاویر سوشل میڈیا پر شیئر کر دیتے ہیں، جو ایک بڑے فساد کا سبب بن جاتا ہے، دوستوں کے رازوں کی حفاظت کرنی چاہیے، کسی بھی دوست کی نجی بات یا تصویر کو بغیر اجازت شیئر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے عزت اور اعتماد دونوں کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

## ۵۱......سوشل میڈیا کے ذریعے دین سیکھنا اور سمجھنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ موجودہ معاشرہ اور خصوصا نوجوان طبقہ سوشل میڈیا کو معلّم سمجھنے لگا، ہمیں کیا ضرورت ہے کسی مولوی کے پاس جانے کی جب ہر معلومات نیٹ سے مل جاتی ہے، آج کے نوجوانوں کا یہ ذہن بن گیا ہے، جبکہ دین کو صحیح طریقے سے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، اور یہ ذمہ داری صرف سوشل میڈیا پر انحصار کر کے پوری نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ اس میں کئی خطرات ہیں، جہاں اس کے محدود

فوائد ہیں، وہیں اس کے بڑے نقصانات بھی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱......معتبر ذرائع کی کمی: سوشل میڈیا پر ہر شخص کو اپنی رائے پیش کرنے کی آزادی ہے، چاہے اس کا علم دین میں کتنا ہی کم یا ناقص کیوں نہ ہو۔ یہ آزادی کبھی کبھار گمراہ کن مواد کی تخلیق اور ترویج کا سبب بن سکتی ہے۔ دینی علم کے لیے مستند علماء اور معتبر کتابیں ہی اصل ذرائع ہیں، جبکہ سوشل میڈیا پر اکثر لوگ غیر مستند حوالوں یا اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر بات کرتے ہیں۔

۲......دینی مسائل کی پیچیدگی: دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کے مسائل بعض اوقات گہرے مطالعے اور تجربے کے متقاضی ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے مختصر ویڈیوز اور پوسٹیں دین کی باریکیوں کو واضح کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ اکثر نوجوان اس مختصر معلومات کو مکمل علم سمجھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔

۳......فرقہ واریت اور تعصب کا فروغ: سوشل میڈیا پر مختلف فرقے اور گروہ اپنے عقائد کو دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے فرقہ واریت اور تعصب کو ہوا ملتی ہے۔ نوجوانوں کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ دین اسلام اتحاد اور رواداری کا درس دیتا ہے، نہ کہ تفریق کا۔

۴......منفی پروپیگنڈا: اسلام دشمن عناصر بھی سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہیں تاکہ نوجوانوں کے عقائد کو کمزور کریں۔ وہ دینی تعلیمات کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں یا ایسی معلومات پھیلاتے ہیں جو دین کی اصل روح سے متصادم ہوتی ہیں۔

۵......پختگی اور تحقیق کی کمی: اسلام محض معلومات کا مجموعہ نہیں، بلکہ عمل اور شعور کا نام ہے۔ سوشل میڈیا پر دین سیکھنے سے نوجوان عمل اور گہرائی کے بغیر سطحی علم حاصل کرتے ہیں، جو کہ نہ صرف ان کی روحانیت بلکہ ان کے عمل پر بھی منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

سوشل میڈیا سے دین سیکھنے کے بجائے درج ذیل متبادل طریقے اختیار کریں:

۱......مستند علماء سے رابطہ: نو جوانوں کو چاہیے کہ وہ دینی مسائل کے حل کے لیے مستند علماء سے رجوع کریں جو قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فراہم کرسکیں۔

۲......دینی کتب کا مطالعہ: قرآن مجید، احادیث کی کتابیں اور دیگر مستند اسلامی کتب دین کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ان کا مطالعہ نو جوانوں کو گہرائی اور حکمت کے ساتھ دین سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔

۳......دینی مجالس اور کورسز میں شرکت: مساجد اور اسلامی مراکز میں منعقد ہونے والی دینی مجالس، لیکچرز اور کورسز نو جوانوں کے لیے بہترین ذریعہ ہیں جہاں وہ مستند علم حاصل کرسکتے ہیں۔

سوشل میڈیا کو ذمہ داری سے استعمال کریں اگر نو جوان سوشل میڈیا کو دین سیکھنے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو مستند اور معتبر صفحات یا چینلز کا انتخاب کریں۔انہیں یہ بھی یقین کرنا چاہیے کہ وہ صرف معلومات حاصل کریں نہ کہ مکمل رہنمائی۔

## ۵۲......صنف نازک سے حیا کا فقدان

اللہ تعالی نے عورت میں حیا رکھی ہے، فطرتی طور پر عورت میں بہت زیادہ شرم وحیا ہے، جب سے یہ موبائل اور انٹرنیٹ آیا تو حیا ختم ہوگئی، ماں، بہن، بیٹی کی تمیز ختم ہوتی جارہی ہے، حیا کا فقدان ہوگیا، آج باپ گھر میں بیٹھا ہے بیٹی سامنے موبائل چلا رہی ہے، بہن کے ہاتھ میں موبائل، بیوی کے ہاتھ میں موبائل، اب اُس دوران کتنے غیر محرموں کی سلفیاں، تصویریں سامنے آتی ہیں، کیسی نازیبا ویڈیو اور تصاویر کھل جاتی ہیں، ایک باپ اپنی بیٹی کے ساتھ بیٹھا موبائل دیکھے اور ایسی تصویر آئے اب بتایئے والد کی وہ عظمت اور تقدس کہاں بیٹی کے دل میں رہی! اب تو معاذ اللہ ایسے واقعات بھی سننے میں آرہے ہیں کہ فلاں گھر کے اندر باپ نے بیٹی سے منہ کالا کیا، بھائی نے بہن سے ہوس پوری کی، یہ سارے واقعات موبائل کی وجہ سے ہوئے، ماں باپ خود

خرید کے لا کر دے رہے ہیں اور جب بچی اپنے مستقبل کا فیصلہ ایک کال پر کر دیتی ہے تو ساری زندگی خون کے آنسو روتے ہیں، وہ ایک کال پر اپنے مستقبل کا فیصلہ کر دیتی ہے، کوئی کال آ جاتی ہے اور لڑکا اس کو مستقبل کے خواب سنہرے سنانا شروع کر دیتا ہے، میں تجھے ایسے رکھوں گا، ایسے رکھوں گا، سونے کا نوالہ کھلاوں گا، خوبصورت محل میں رکھوں گا، وہ تو ویسے بھی عقل کے اعتبار سے کمزور ہے، اعمال وعبادت میں کمی ہے، اُس نے مستقبل کے اُسے سنہرے خواب سنائے اور اس نے گھر کا جو سونا چاندی پیسہ تھا وہ لیا رات کے اندھیرے میں نکل گئی، باپ نے جو چالیس سال کمایا تھا وہ ایک رات میں عرش سے فرش پہ آ گیا۔ بیٹی بھی گھر سے گئی دولت بھی لے کر چلی گئی، پھر اُس نے دس پندرہ دن اس کی عزت سے کھیلا، پھر یا تو وہی بچیاں عموماً جسم فروشی کر رہی ہوتی ہیں یا اُن کو استعمال کیا جاتا ہے ایسے جگہوں پر جہاں اُن کی عزتیں نیلام ہو رہی ہوتی ہیں، اب وہ گھر بھی نہیں لوٹ سکتیں، ماں باپ کے پاس جائیں تو کیسے جائیں؟ شوہر کے ساتھ رہیں وہ تو شوہر نہیں درندہ تھا، وہ تو شوہر نہیں تھا وہ تو اپنی حرص وہوس کو پورا کرنے والا ایک بد بخت انسان تھا، جس نے اسے بلا کر اس کی عزت کو تار تار کر کے چھوڑ دیا، اب یہ بچی خود کشی کرتی ہے، گلے میں پھندہ ڈال دیتی ہے، ریل گاڑی کے سامنے لیٹ جاتی ہے، جسم کو جلا دیتی ہے یا زہر کی گولیاں کھا کر اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے مٹی کے نیچے سلا دیتی ہے۔ وجہ کیا بنی؟ وہ ناسمجھ باپ! وہ ناسمجھ ماں کہ جس نے ایسی چیز لا کر ان کے ہاتھ میں دے دی، اور جسے ان کی زیادہ ضرورت نہیں تھی اُن کی عقل کامل نہیں تھی، تو اس لیے صنف نازک سے حیا کا فقدان ہو گیا، بچیوں میں جو پہلے کا ایک رجحان تھا آج وہ حیا نہیں ہے، گھر میں جاتے ہیں بیٹی کے سر پر دوپٹہ نہیں ہے، بیوی کے سر پر دوپٹہ نہیں ہے، وہ موبائل میں جو تصویریں دیکھتی ہیں وہ باپ سے کہتی ہے لباس ایسا لانا جو فلاں فنکارہ کا تھا، لباس ایسے لاو جو فلاں اداکارہ اور گلوکارہ کا تھا،

ہائے افسوس! ہماری بہنوں کے لئے تو آئیڈیل ازواجِ مطہرات کی زندگیاں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں اور صحابیات کی زندگیاں تھیں، آج ان کے لیے آئیڈیل ہے فلمی اداکاروں کی زندگیاں بن چکی ہیں! دن بدن ہمیں ایسے واقعات سننے میں آرہے ہیں کہ ماں بہن بیٹی کی حیا رخصت ہوتی جارہی ہے، اس لئے ہمیں اس بارے میں فکرمند ہونا چاہیے کہ ان چیزوں کی بچیوں کے ماحول سے نکالیں، سرپرست ہروقت گھر میں نہیں ہوتا، گھر میں تو مرد ہوتا ہے گھنٹہ دو گھنٹے وہ تھکا ماندہ آیا وہ سو گیا، اس کو نہیں معلوم وہ بارہ گھنٹے گھر میں نہیں تھا اُس وقت کیا ہو رہا تھا، وہ تھکاوٹ میں سو گیا رات کے اندھیروں اور تنہائیوں میں موبائل کا کیسے استعمال ہوا اُس کے سامنے یہ بات نہیں ہوتی، تو عموماً ہم جس چیز کی چشم پوشی کرتے ہیں یہی چیز ہماری بچیوں کے روشن کردار کو داغدار کر دیتی ہے۔

## ۵۳......بطورِ فیشن کے استعمال کرنا

ایک نقصان یہ بڑھ گیا کہ آج کسی کے ہاتھ میں ستر ہزار والا موبائل، کوئی اسی ہزار والا، کوئی لاکھوں والا موبائل دوسروں کو دکھانے کے لئے گھمار رہا ہے، ضرورت تو چار پانچ ہزار کے موبائل سے بھی پوری ہو جاتی ہے، کال کرنی ہو تو وہ اِس موبائل سے بھی پوری ہو جاتی ہے، لیکن نہیں، یہ جو ہزاروں اور لاکھوں کا موبائل لے کر گھوم رہا ہے یہ دوسروں کو دکھانے کے لئے ہے، موبائل سامنے دستر خوان پر رکھا ہے، موبائل اس نے ٹیبل پر رکھا ہے، موبائل گاڑی میں اسٹیرنگ کے سامنے رکھا ہے، یا سامنے کے جیب میں نمایاں کیا ہوا ہے، اب اِس میں فیشن پرستی زیادہ ہے اور ضرورت کم ہے، یہ اسراف ہے، یہ فضول خرچی ہے، پھر اللہ نقصان بھی کیسے دیتا ہے کہ وہی جیب سے گرا ڈیڑھ لاکھ کا نقصان ہو گیا، یا چوری ہو گیا یا بچوں کے ہاتھوں ٹوٹ گیا، یا بے احتیاطی میں گرا پاؤں کے نیچے آ گیا اور اسکرین ٹوٹ گئی، لاکھوں روپے چلے گئے، خدا کے نام پر دس

روپے نہیں دیتے اور یہاں دو دو لاکھ روپے لگا دیتے ہیں، اصل بات یہ ہے اللہ جس کا مال قبول نہیں کرتا پھر اس کا مال اِنہی چیزوں میں لگتا ہے، جب خدا کسی کا پیسہ اپنے راستے میں نہیں لگانا چاہتا، اپنے گھر میں نہیں لگانا چاہتا، تو اس کا پیسہ یا مکان میں لگتا ہے یا رسم ورواج اور شادی بیاہ میں، بیٹے کی شادی ہے چھ سات قسم کے کھانے بن رہے ہیں، یا یہ مال دوست احباب کی مجلسوں میں، سیر سپاٹوں اور تفریح میں لگ جاتا ہے، دین پر اس کا روپیہ بھی نہیں لگتا، کبھی تھوڑی دیر آدمی سوچے زندگی کے پچاس سال گزر گئے، کوئی صدقہ جاریہ کا کام کیا؟ آج آنکھیں بند ہو جائیں کوئی ایسا کام ہے کہ ثواب ملتا رہے، کوئی مسجد، مدرسہ یا رفاعی ادارہ بنایا ہے، کسی نیک کام کی بنیاد ڈالی ہے کہ اِس کے ثواب کا سلسلہ چلتا رہے، دنیا کے لیے تو کتنا سوچ رہے ہیں جس کے ایک لمحہ کی گرنٹی نہیں اور جو ابدالآباد کی زندگی ہے اُس کے لیے انسان کتنا فکرمند ہے؟

## ۵۴......جنسی بے راہ روی کا شکار ہونا

یہ بھی ایک بہت بڑا نقصان ہے جب سے یہ انٹرنیٹ کا استعمال عام ہوا، موبائل کا استعمال عام ہوا، جنسی بے راہ روی، اپنی جوانیوں کو داغ دار کرنا، اپنی جوانیوں کو خراب کرنا، اپنی راتوں کو تاریک کرنا، اپنی حیا کو ختم کر دینا یہ واقعات ہر دن سننے میں آ رہے ہیں، بچہ وقت سے پہلے بالغ ہو رہا، فحش گفتگو کر رہا ہے، آج چھ سات سال کا بچہ بچی آپس میں نازیبا حرکتیں کرتے نظر آتے ہیں، یہ سب کچھ انہوں نے کہاں سے سیکھا؟ یہ کسی سنیما حال میں نہیں گئے ، یہ انہوں نے اسی موبائل سے تفریح کے نام پر اِن غلاظت بھرے پروگراموں میں دیکھا کہ ایک اداکارہ لڑکی لڑکے سے کس طرح مل رہی ہے، ایک ڈرامے کے اندر ایک لڑکی اور لڑکی کا ملاپ کیسے ہو رہا ہے، آپس میں وہ کیسے بغل گیر ہیں، یہ ناسمجھ بچے وہ حرکتیں وہاں سے سیکھ رہے ہیں، جو ہم نے ان کو خود گھر میں لا کر دیں، ہم کہتے ہیں بچہ موبائل دیکھ رہا ہے کیا ہوا؟ اب وہ موبائل میں

جب دیکھتا ہے کہ لباس تو مختصر ہوتا ہے، لباس تو صرف یہ ہے کہ عورت سینہ اور شرمگاہ چھپائے اس کے علاوہ تو نہیں ہے، تو سمجھ جاتا ہے لباس ایسا ہونا چاہیے، یہ سر پے دوپٹہ کہاں سے آیا؟ یہ مکمل لباس کہاں سے آیا؟ اس کا ذہن بنا کہ لباس اتنا مختصر ہوتا ہے، اس کا ذہن بن گیا کہ یہ ٹارزن سارے کام کر رہا ہے، اللہ کچھ نہیں کر رہا، معاذ اللہ! اللہ سے تعلق ختم ہو گیا، پہلے ہوتا تھا بات بات میں بچے کے دل میں اللہ کی محبت ڈالی جاتی، بیٹا سب کچھ اللہ کرتا ہے، اب وہ بچہ گیم دیکھ رہا ہے، گیم کے اندر جو ہیرو بنایا گیا ہے اس کا ذہن بن گیا کہ یہ ہیرو سب کچھ کر رہا ہے، پہلے دل میں ڈالا جاتا تھا بیٹا اللہ سب کچھ کرتا ہے، اللہ سے ڈرایا جاتا تھا، اب ڈرایا جاتا ہے چڑیل کھا جائی گئی، کالا کتا آجائے گا، کالی بلی آجائے گی، بچے کو بچپن سے بزدل بنا دیا، خدا کا ڈر نہیں ڈالا، مخلوق کا ڈر ڈال دیا، اس لیے اب وہ بچہ جو رب سے نہیں ڈرتا پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتا پھر وہ گناہ کرتا ہے، جب اللہ کا ڈر ہو گا رات کا اندھیرا ہو گا، اُس کے دل میں ہو گا میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، وہ کبھی بھی کوئی نازیبا کام نہیں کرے گا، انسان کو گناہ سے روکنے والی چیز خوفِ خدا ہے، اب چونکہ بچے کو پتہ ہے ماں باپ سو گئے، جب اللہ کا خوف دل میں ہو گا کوئی ایسی بات سننے میں نہیں آئے گی، تو یہ جنسی بے راہ روی جو عام ہو رہی ہے خصوصاً نوجوان نسل میں وہ موبائل کی وجہ سے ہو رہی ہے اور سب سے زیادہ اس میں جو فلمیں ڈرامے اپلوڈ کیے جا رہے ہیں، وہ اِسی قسم کے ہیں، اچھی چیزیں دیکھنے والے لوگ بہت کم ہیں، انٹرنیٹ کا استعمال ایسا رکھا ہے کہ تلاوت بھی سننا چاہیں تو کوئی نہ کوئی تصویر ایسی سامنے آجاتی ہے، ویڈیو ایسی سامنے آجاتی ہے، نہ دیکھتے ہوئے بھی دیکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے، یہ تو یہود نے بنایا سینکڑوں اس میں ویب سائٹیں رکھیں اور اس کو اتنا سستا کر دیا کہ دوسو، ڈھائی سو روپے کا پیکج ہے، پورا ہفتہ استعمال کرو، ختم نہیں ہوتا، یہ لوگ ہمارے خیر خواہ نہیں ہیں، ہمارے بچے کچے ایمان کو لینا چاہتے ہیں، اس

لئے دن بدن اِن چیزوں کو سستا کیا جا رہا ہے، ہر آئے دن الیکٹرونک کا سامان سستا ہوتا جا رہا ہے، کھانے پینے کی چیزوں کی قیمت آسمان تک پہنچ گئی، انسان آج بچوں کو دو ٹائم کا کھانا نہیں کھلا سکتا لیکن گھر کے ہر فرد کے پاس موبائل موجود ہے، آج یہ ایسی ضرورت بن چکی ہے کہ کھانا، تعلیم دیگر ضروریات بھلے نہ ہو لیکن موبائل موجود ہو۔

## ۵۵......مخاطب کو اذیت میں مبتلا کرنا

موبائل میں بات کر رہا ہے، مخاطب پوچھتا ہے: جی کون؟ کہتا ہے: جی میں وہی تو ہوں آپ کے جاننے والا! فلاں جگہ ملاقات ہوئی تھی، پہچانا نہیں، وہ فلاں جگہ جو آپس میں سفر ہم نے ایک ساتھ کیا تھا، فلاں مجلس میں ساتھ تھے، وہ غریب دماغ پر زور دے رہا ہے سمجھ نہیں آ رہا کہ کون ہے؟ آٹھ دس منٹ اس کے ضائع کر دیئے، بھائی آپ کے پاس بے وقت اور لایعنی کاموں کے لئے وقت ہے دوسروں کے پاس تو نہیں ہے، تو دوسروں کو اذیت میں انسان جب بات کرے پہلے تعارف کرائے، جی میں فلاں ہوں، فلاں جگہ سے بات کر رہا ہوں، فلاں ادارے سے منسلک ہوں اور فلاں کام کے سلسلے میں آپ سے بات کرنی ہے۔ مبہم بات شریعت میں ناپسندیدہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آئے، دروازے پر دستک دی، آپ نے پوچھا کون؟ انہوں نے فرمایا: میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بڑی ناگواری ہوئی، آپ نے فرمایا: یہ میں، میں کیا ہوتا ہے؟ یعنی آپ نے اِس پر ناگواری کا اظہار کیا۔ یعنی اپنا تعارف کراو کہ آپ کا نام کیا ہے، کون ہو کس مقصد کے لئے آئے، تو تعارف نہیں کروایا جاتا، بات کو طول دے کر ایک آدمی کو اذیت میں ڈالا جا رہا ہوتا ہے اور ایک مخاطب کو انسان پریشان کر رہا ہوتا ہے تو اس کی وجہ بھی یہ موبائل بن رہا ہوتا ہے۔ ❶

❶ صحیح البخاری: کتاب الاستئذان، باب إذا قال: من ذا؟ فقال: أنا، رقم الحدیث: ۶۲۵۰

# ۵۶......بزدل ہونا

موبائل کا ایک نقصان یہ ہوا کہ بزدلی آ گئی، جو اس کا زیادہ استعمال کرتا ہے وہ بزدل ہو جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وقت جب وہ ایسی لایعنی چیزیں دیکھتا ہے تو خوفِ خدا اور تقوی ختم ہو جاتا ہے، حیا باقی نہیں رہتی تو انسان اس سے بزدل ہو جاتا ہے، جس کی زندگی میں حیا ہوگی اس کا ایمان طاقتور ہوگا، جو بے حیا ہوگا وہ بزدل ہوگا، وہ اِدھر دیکھے گا، اُدھر دیکھے گا، ہر وقت خوف میں ہوگا، ہر وقت پریشان ہوگا، کافر کیوں بزدل ہوتا ہے؟ مؤمن کیوں طاقتور ہوتا ہے؟ کیونکہ مؤمن میں حیا ہوتی ہے کافر میں حیا نہیں ہوتی، اس میں ماں، بہن، بیٹی کی تمیز نہیں ہوتی، اس لئے جو اس سے بچا رہتا ہے اس کا ایمان بڑا طاقتور ہوتا ہے۔ جو موبائل کا منفی استعمال زیادہ کرتا ہے، وہ ہر چیز سے خوفزدہ نظر آتے ہیں، رات کے وقت دروازے پر دستک ہو جائے، تو پریشان ہو جاتا ہے، اندھیرا چھا جائے تو گھبرا جاتے ہیں، اچانک کوئی چیز کمرے میں آ گئی پسینہ آ جاتا ہے، رات کے وقت اوپر کی منزل میں جانا، گلی کے کونے پر جانا اُن کے لیے عذاب سے کم نہیں ہوتا، تو جو زیادہ استعمال کرتا ہے اس کا دل کمزور ہو جاتا ہے، اِس چیز کا جتنا استعمال زیادہ ہوگا اُتنا دل کمزور ہوگا، دماغ کمزور ہوگا اور جتنا گریز کرے گا اُتنا دل طاقتور ہوگا۔ دیکھیں! جنگیں ہتھیاروں سے نہیں جذبوں سے لڑی جاتی ہیں، صحابہ کرام کے دل میں ایمان ہوتا تھا، اس لئے ایک آدمی سینکڑوں کا مقابلہ کرتا تھا، ایمان سے جذبات بنتے ہیں، آج جدید اسلحہ ہتھیار موجود ہے، پھر بھی گھبرا رہے ہیں، کیونکہ ایمان کمزور ہو چکا ہے، آج دیکھیں سب سے زیادہ بزدل امریکہ کے فوجی ہیں، غیر مسلموں کے فوجی سب سے زیادہ خوف زدہ ہیں، میدان جنگ میں پیچھے رہنے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ وہ دولت کے لیے لڑ رہے ہوتے ہیں ایمان تو ان میں ہے نہیں، مسلمان کے دل میں ایمان ہوتا ہے وہ جذبہ جہاد اور شہادت کے لیے لڑ رہا ہوتا ہے،

اس لئے وہ جسم سے بم باندھ کر کافروں کے ٹینکوں کے سامنے لیٹ جاتا ہے، آج تک آپ نے نہیں دیکھا کسی کافر نے جسم سے بم باندھا ہو، بم وہی باندھے گا جہاں ایمان ہوتا ہے اور ایمان حیا سے پیدا ہوتا ہے، اور موبائل کے بے جا استعمال سے حیا و غیرت رخصت ہو جاتی ہے۔

## ۵۷......نئی نئی ویڈیوز اور تصاویر دیکھنے کا شوق پیدا ہونا

جب موبائل کا استعمال زیادہ بڑھتا ہے پھر وہ چاہتا ہے کہ روزانہ نئی ویڈیو دیکھے، ایک وڈیو دیکھ رہا ہے پھر سامنے دوسری وڈیو آئی اس کو بھی دیکھ لوں، پھر ایک اور آئی اسکو بھی دیکھ لوں، اس طرح کرتے کرتے لاتعداد وڈیوز دیکھ لیں۔ ہر انسان کی طبیعت میں جستجو ہے، تلاش ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے یہ کیا چیز ہے؟ یوٹیوب پر لوگ ایسے عنوان لکھتے ہیں تا کہ ہر آدمی دیکھتے ہی کھولنے پر مجبور ہو جائے اور جب وہ ایک کو کلک کرتا ہے کئی اس طرح کی نازیبا چیزیں سامنے آ جاتی ہیں، دیکھتے دیکھتے گھنٹوں وقت گزر جاتا ہے فائدہ کچھ نہیں ہوتا، موبائل جب کھولا تھا دو گھنٹے پہلے، اب دو گھنٹے بعد بند کیا، اِس سے پوچھیں دو گھنٹے میں اس نے حاصل کیا کیا؟ اُس نے کونسی دو گھنٹے میں ہدایت کی بات سنی؟ اس کو کاروباری اعتبار سے دو گھنٹے میں کیا نفع ہوا؟ اس کو دینی کیا فائدہ ہوا؟ دنیاوی کیا ہوا؟ شاید کچھ نہیں ہوتا، ہوگا بھی تو پانچ فیصد فائدہ ہوگا ۹۵ فیصد نقصان ہوا، تو انہوں نے اس طرح کی چیز رکھی کہ ہر تصویر کے ساتھ دوسری تصویر، ہر ویڈیو کے ساتھ اُس طرح کی دوسری ویڈیو کو جوڑ دیا تا کہ انسان کا قیمتی وقت اِس میں ضائع ہو جائے۔

## ۵۸......نئی نئی چیزوں کی خریدنے کی خواہشات پیدا ہونا

آج موبائل اور انٹرنیٹ پر ہر چیز کی تصاویر ڈال دی جاتی ہیں، ہر آنے والا اپنے کاروبار کو اِس کے ذریعہ فروغ دے رہا ہے، اب بچیاں گھر میں یہ استعمال کرتی ہیں، وائی فائی لگا ہوا ہے، انہوں نے جو دیکھا باپ کو بتا رہی ہیں ابو جی! یہ نیا لباس آیا، یہ نیا بستر آیا

ہے، یہ کھانے کی نئی چیز آئی ہے، یہ فلاں چیز نئی آئی ہے، آج تو آسان ہو گیا کہ منگوانا بھی ،فون کر و وہ گھر پہنچا دیتے ہیں، پیسہ انسان کا اتنا ضائع ہو گیا،قناعت ختم ہو گئی، پہلے ہوتا تھا جو دیا ہے اس پر اللہ کا شکر تھا،اب وہ نہیں ہے کیونکہ حرص بڑھتی جا رہی ہے، جتنی چیزیں دیکھ رہی ہیں ،یہ بھی خرید لوں، یہ بھی خرید لوں، ایک چیز کھولو پہننے کی سینکڑوں تصویریں سامنے آ جائیں گی ،ایک لباس کھولو بیسیوں لباس سامنے آ جائیں گے،تو انسان کی خواہشات بڑھتی جا رہی ہیں اور خواہشات کسی انسان کی دنیا میں پوری نہیں ہوتیں، خواہشات بادشاہ کی بھی پوری نہیں ہوتیں،ضرورتیں اللہ فقیر کی بھی پوری کر دیتا ہے، آپ دیکھیں کرونا آیا، کیسے حالات تھے؟ کاروبار بند تھا،سب کچھ تھا لیکن ایک انسان بھوک کی وجہ سے نہیں مرا،سو فیصد کاروبار بند تھا،کوئی کام کاج نہیں تھا لیکن رزق کی ذمہ داری رب نے لی ہے،اللہ نے دسترخوان پر ساری نعمتیں دئیں، آج بھی دیکھیں مہنگائی کتنی بڑھ گئی لیکن اللہ نے دسترخوان کی رونقیں ختم نہیں کیں،غریب سے غریب آدمی ہے دسترخوان پر آج بھی اللہ تعالی کی وہ نعمتیں کھا رہا ہے جو وہ آج سے دو سال تین سال پہلے کھا رہا تھا،اللہ تعالی بندے کی ضرورتیں پوری کر دیتا ہے۔انسان پریشان خواہشات کی وجہ سے ہے، ضرورت کی وجہ سے نہیں ہے، خواہشات پوری نہیں ہو رہی، بنگلے والا دو کے چکر میں ہے، گاڑی والا پراڈو کے چکر میں ہے، سائیکل والا موٹر سائیکل کی فکر میں ہے، بیس والا چالیس کے لئے کوشش کر رہا ہے، ہر آدمی ڈبل میں لگا ہوا ہے، اس لئے نیچے تو دیکھتے نہیں ہیں، دنیا میں اوپر کو دیکھتے ہیں،شکر کا مادہ ختم ہو گیا، اللہ سے مانگنا ختم ہو گیا،قناعت ختم ہو گئی، انسان کی زندگی کی نصف پریشانیاں قناعت سے ختم ہو جاتی ہیں، جو دیا ہے اس پر صبر کر دیں حرص ختم ہو جائے گی ،زندگی کی آدھی تکلیفیں انسان کی دور ہو جائیں گی۔

## ۵۹......گفتگو کے آداب واحکام کی رعایت نہ رکھنا

عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ موبائل فون کے دوران آداب کی رعایت نہیں رکھی جاتی، دوسروں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کیا جاتا ہے، آداب سے عدم واقفیت کی وجہ سے بسا اوقات تکرار کی نوبت بھی آجاتی ہے، اِس لئے ضروری ہے کہ ہم آداب سے واقف رہیں، ایسے چند اہم آداب درج ذیل ہیں:

۱......بات شروع کرنے سے پہلے سلام کرنا۔

۲......اگر پہلے سے تعارف نہ ہو تو تعارف کروانا۔

۳......تین بار فون کی گھنٹی جانے کے باوجود اگر فون نہ اٹھایا جائے تو سمجھے کہ اس وقت ملاقات کی اجازت نہیں، لہذا کسی دوسرے وقت رابطہ کی کوشش کرنی چاہیے۔

۴......عورت سے بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو چونکہ فون بات کرنے میں فتنے کا اندیشہ کم ہوتا ہے اس لئے سلام کی گنجائش ہے لیکن احتیاط بہتر ہے۔

۵......اگر خود کو ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہ ہو تو خود ہی وضاحت کر دینی چاہیے کہ میں فلاں شخص ہوں اور فلاں شخص سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

۶......ایسے اوقات میں رابطہ نہ کیجئے جس میں مخاطب کی مشغولیت کا یا آرام کا وقت ہو، مثلاً: نماز کا یا دیگر روزمرہ مشاغل کا وقت۔

۷......طویل گفتگو کرنی ہو تو پہلے اجازت لے لیجیے کہ مجھے تھوڑی لمبی بات کرنی ہے۔

۸......اگر مخاطب گفتگو کرنے سے معذرت کر دے تو اس کو تکبر پر محمول نہیں کرنا چاہیے کہ ہر شخص کے اپنے مشاغل ہوتے ہیں۔

۹......غیر ضروری گفتگو اور لغو باتوں سے اجتناب کریں۔

۱۰......مساجد، اذان، نماز اور دینی اجتماعات کے دوران فون کو بند یا سائلنٹ پر رکھیں۔

۱۱......رات دیر سے یا بہت صبح کسی کو کال نہ کریں۔

۱۲......بار بار کال یا میسج کرنے سے گریز کریں۔

۱۳......اونچی آواز میں بات نہ کریں۔

عوامی مقامات، دفاتر، مساجد، ہسپتال، اور لائبریری میں موبائل پر اونچی آواز میں بات کرنا بدتمیزی سمجھی جاتی ہے۔کم آواز میں اور مہذب انداز میں بات کریں تا کہ دوسروں کو پریشانی نہ ہو۔

۱۴......دوسروں کے ساتھ ملاقات کے دوران موبائل کا استعمال نہ کریں۔

۱۵......اپنے ماتحت کو یہ تاکید کرنا کہ فون ملانے والے سے کہو کہ موجود نہیں یا اور کوئی بہانہ بنانا اور اس طرح موجود رہتے ہوئے بھی موجود نہ رہنے کی اطلاع دینا گناہ ہے، اِس سے اجتناب کریں۔

۱۶......آخر میں سلام کریں تا کہ ملاقات کا اختتام سلام پر ہو۔

## ۶۰......روحانیت کا ختم ہو جانا

یہ بھی ایک بڑا نقصان ہے، پہلے انسان اندر سے بڑا مضبوط ہوتا تھا، مسلمان اندر سے ایمانی اعتبار سے بڑا مضبوط ہوتا تھا، آج مسلمان اندر سے بڑا کمزور ہو گیا، جب سے یہ چیزیں زیادہ ہو گئیں، روح کمزور ہو گئی، یہ چیزیں دیکھ دیکھ کر دل سیاہ ہو گیا، دماغ کمزور ہو گئے، اس لئے آج گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، موسیقی کو گناہ ہی نہیں سمجھ رہے، بے حیائی، فلمیں ڈرامے دیکھنا ان کو کوئی گناہ ہی نہیں سمجھا جا رہا، روحانیت کمزور ہو گئی، دیکھیں! پہلے اللہ اور رسول کا تذکرہ ہوتا تھا، کہیں کوئی انسان بیٹھتا ہاتھ میں تسبیح ہوتی، ذکر ہوتا، اب جہاں انسان ابھی بیٹھا نہیں ہے موبائل جیب سے پہلے نکال دیتا ہے، تین آدمی بیٹھتے ہیں، ہر ایک کے ہاتھ میں موبائل ہے، پہلے کسی مجلس میں لوگ سیکھتے تھے، چلو کسی سے سیکھو ہدایت کی بات۔آج تین آدمی بیٹھے ہیں تینوں موبائل میں لگے

ہیں، سیکھنے کا جذبہ ختم ہوگیا، ایک دوسرے سے استفادہ ختم ہوگیا، ایک دسترخوان پر بیٹھ کر باپ اپنا دیکھ رہا ہے، بیٹا اپنا دیکھ رہا ہے، ایک ساتھ بیٹھ کر بھی دوسرے سے دور ہیں، جسم قریب ہوکر بھی دل دور ہوگئے، پہلے جسم دور ہوتے تھے دل قریب ہوتے تھے، بیٹا کہیں اور ہے باپ یہاں، دل قریب تھے، آج ایک گھر کی چھت میں ایک چار دیواری میں ہیں لیکن باپ کے پاس وقت نہیں ہے بیٹے کو وقت دیدے، بیٹے کے پاس وقت نہیں ہے باپ کو دے، بیٹی کے پاس وقت نہیں ہے ماں باپ کے پاس بیٹھ کر کچھ سیکھ لے، کچھ ان کے تجربات سے فائدہ لے لے، کوئی دادی دادا کے پاس بیٹھ کر مستقبل کے حوالے سے تجربات ان سے کوئی سن لے، ان کی زندگی کے تجربات اُن سے سیکھ لے، ہر آدمی مصروف ہوگیا، چھ سال کے بچے سے لیکر ساٹھ سال کے بوڑھے تک کسی کے پاس وقت نہیں ہے، نہ کسی مجلسوں میں جانا ہے، نہ شادی غم کی محفلوں میں شرکت ہے، کسی سے پوچھو جی وقت نہیں ہے، بھائی یہ وقت کہاں جارہا ہے؟ موبائل میں جارہا ہے، لایعنی چیزوں میں وقت لگ رہا ہے، تو بہرحال ایک نقصان یہ ہے کہ روحانیت ختم ہوگئی۔

## ۶۱......تصاویر، ویڈیو اور سلفیوں کی کثرت

یہ بھی ایک بہت بڑا نقصان ہے، پہلے تو ہوتا تھا تصویر بنانے کے لئے کیمرہ خریدنا ہوتا تھا، اب تو ہر ایک کے پاس موبائل ہے، جہاں بیٹھے سلفی بنارہے ہیں، کھانے کے لیے بیٹھے سلفی بنائی، گاڑی دیکھی اس کی تصویر بنائی، دوست کے ساتھ بیٹھے اس کی تصویر بنائی، مختلف اندازوں میں تصویریں بنائی جارہی ہیں، گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جارہا، حالانکہ حرم مکہ تمام جگہوں میں مقدس جگہ ہے، وہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے، وہاں جاکر اگر ایک انسان خلاف شرع کام کا ارتکاب کرتا ہے تو گناہ کی سزا بھی بڑھ جاتی ہے، عموماً لوگ وہاں جاکر آج کے دور میں اپنا وقت گپ

شپ، موبائل، سلفیاں، وڈیو اور ٹک ٹاک بنانے میں ضائع کر دیتے ہیں، یہ سب گناہ کے کام ہیں، سخت ترین عذاب تصویر بنانے والے کے لئے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. ❶

ترجمہ: بے شک قیمت کے دن لوگوں میں سے سخت ترین عذاب ان پر ہوگا جو تصویریں بنانے والے ہیں۔

تو اس لئے ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچائیں، بسا اوقات یہ سلفیاں انسان کی جان لے لیتی ہیں، آئے دن اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ کوئی پہاڑ کے کونے پر سلفی بنا رہا تھا پاؤں پھسلا نیچے گرا اور مر گیا، کوئی سمندر کے کنارے کھڑا ہے سلفی بنا رہا ہے پیچھے سے موج آئی پانی میں بہہ گیا اور لاپتہ ہوگیا، کوئی دیوار پر کھڑا بنا رہا تھا نیچے گرا مر گیا، کوئی گاڑی چلاتے ہوئے اپنی سلفی بنا رہا تھا ایکسیڈنٹ ہوا اِس دوران مر گیا، کوئی تیز گاڑیاں، موٹر سائیکل چلا رہے ہوتے ہیں ریس لگا رہے ہوتے ہیں، موٹر سائیکل پر کھڑا ہے، موٹر سائیکل لیٹ کے چلا رہا ہے، اس دوران اکسیڈنٹ ہوتا ہے اور انسان دنیا سے چلا جاتا ہے، یا لاعلاج بیماریوں میں پڑ جاتا ہے، اعضاء ٹوٹ جاتے ہیں، معذور ہو جاتا ہے، عمر بھر کے لئے اپاہج ہو جاتا ہے، اس کی وجہ کیا بنی؟ سلفیاں۔

## ۶۲......تلاوت کی توفیق نہ ہونا

ایک بڑا نقصان یہ سامنے آیا کہ جب سے موبائل آئے تلاوت کرنے والے بہت کم ہیں، اول تو ہم مسجد آتے ہی آخری وقت میں ہیں کہ ایک، دو رکعت ہوگئی ہوتیں ہیں، پھر جیسے نماز ختم ہوئی سب سے پہلے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے جیل کا دروازہ

❶ صحیح البخاری: کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة، رقم الحدیث: ۵۹۵۰

کھلا ہے اب فوراً بھاگنا ہے۔ پہلے آنے کا رجحان ختم ہوگیا ہے اور اگر غلطی سے کسی دن جلدی آ گئے تو یہ نہیں کہ قریب جا کر قرآن کی تلاوت کرلیں، وہ موبائل نکال کے کونے پر بیٹھے گا، موبائل چیک کرے گا، نماز ختم ہوگی، تسبیحات نہیں، سب سے پہلے موبائل نکلے گا، خدا کے گھر میں آ کر بھی صف اول میں بیٹھ کر بھی نہ ذکر کی توفیق، نہ تلاوت کی توفیق، یہ بہت بڑی محرومی کی بات ہے، مسجد میں گناہ کا وبال اور بڑھ جاتا ہے، ساری رات موبائل چلانے کا وقت ہے، فیس بک پر گھنٹوں وقت گزر جائے گا، نیٹ چلاتے ہوئے آدھی رات گزر جاتی ہے، لیکن افسوس تلاوت کی توفیق نہیں ہوتی، اللہ جس سے ناراض ہوجاتا ہے اُسے تلاوت کی توفیق نہیں ملتی۔ اس لیے بہرحال کوشش کریں کہ جلدی مسجد جائیں اور اذان کے بعد اپنا وقت تلاوت اور ذکر میں لگائیں۔

## ۶۳......معاشی وملکی معیشت کو نقصان

ایک نقصان یہ ہے کہ انٹرنیٹ نہ ہونے کی صورت میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پاکستان انٹرنیٹ بندشوں کی وجہ سے دنیا میں سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں شامل ہے۔ ۲۰۲۴ء میں پاکستان میں انٹرنیٹ کی معطّلی سے ملک کو فی گھنٹہ ۲.۲ ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی معطّلی کی وجہ سے کاروباری سرگرمیاں شدید متاثر ہوئیں، جس کے نتیجے میں مجموعی معیشت کو نقصان پہنچا۔

اسی طرح ۲۰۲۴ء میں بلوچستان کے گوادر میں انٹرنیٹ کی ۸۶۴ گھنٹوں تک بندش کے نتیجے میں ایک کروڑ اٹھارہ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔

۲۰۲۴ء میں دنیا بھر میں ۷.۱۶۹ارب ڈالر کا نقصان انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی معطّلی سے ہوا، جس میں پاکستان بھی شامل تھا۔ یہ تمام واقعات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا اور موبائل انٹرنیٹ کے بے قابو استعمال کے باعث مختلف شعبوں میں مسائل پیدا ہورہے ہیں۔

## ۶۴......قرآن کریم اور احادیث کا یاد نہ رہنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ قرآن کریم اور احادیث کی نصوص آج ہمیں یاد نہیں ہیں، جب انسان منفی چیزیں دیکھتا ہے، بدنظری کرتا ہے، اس کو وحی کی باتیں یاد نہیں رہتیں، وحی یہ نور ہے اور یہ سب چیزیں ظلمت ہیں اور یہ ظلمت نور کے ساتھ جمع نہیں ہوتی، وحی نور ہے اور یہ گندگی ہے، پلیدی اور گندگی کبھی بھی نور کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی، اس لیے جہاں پلیدی آتی ہے وہاں نور باقی نہیں رہتا، دودھ کا بڑا برتن ہو، بالٹی ہو، ایک قطرہ پیشاب کا ڈال دو، وہ سب ضائع ہو جاتا ہے۔ دل میں بڑی روحانیت ہو لیکن جب ایسی چیزیں دیکھ لیں گے تو روحانیت ختم ہو جاتی ہے، اس لیے اپنے حافظے کی حفاظت کریں، جب امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ کے پاس گئے، امام مالک رحمہ اللہ نے ایک درس میں حدیثیں بیان کیں، اِنھوں نے ایک دفعہ سنی ساری حدیثیں یاد ہوگئیں، امام مالک رحمہ اللہ کو اندازہ ہوا کہ یہ بچہ بڑا ذکی ہے، ایسا حافظہ کہ ایک مرتبہ سن کر یاد ہو جاتا ہے، تو انھوں نے ایک نصیحت کی، یہ بڑی اہم نصیحت ہے، فرمایا:

إِنِّي أَرَى اللَّهَ قَدْ أَلْقَى عَلَى قَلْبِكَ نُورًا، فَلَا تُطْفِئْهُ بِظُلْمَةِ الْمَعْصِيَةِ. ❶

ترجمہ: میں دیکھ رہا ہوں اللہ نے تمہارے دل میں علم کا نور ڈالا ہے، تم اس کو گناہوں کی ظلمت کے ساتھ مٹانا نہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں پھر میں ساری زندگی اپنے آپ کو گناہ سے بچاتا رہا، اللہ نے ایسا حافظہ دیا جو بات پڑھ لیتے اِن کو عمر بھر یاد رہتی، اللہ نے ایسی ذکاوت دی، یہ حافظہ صرف مرغن غذاوں سے، یہ صرف بادام سے تیز نہیں ہوگا، گناہ چھوڑنے سے تیز ہوگا، گناہ چھوڑ دیں حافظہ طاقتور ہو جائے گا۔ آپ جتنے خشک میوہ جات کھائیں، جتنی

❶ مناقب الشافعي للبيهقي: ج ١ ص ١٠٤ / تهذيب الأسماء واللغات: ج ١ ص ٤٧ / الجوب الكافي: فصل في آثار المعاصي، ص ١٣٢

مہنگی غذائیں کھائیں لیکن اگر آپ گناہ سے نہیں بچ رہے، پرہیز نہیں ہے، حافظہ کبھی طاقتور نہیں ہوگا، پرہیز کریں، سادہ غذا ہو، فائدہ دے گی، اس کی مثال ایسی ہے کسی کو شوگر کی بیماری ہے اور وہ بڑی اچھی مرغن غذائیں مہنگی غذائیں کھائے لیکن پرہیز نہیں کرتا، میٹھا بھی خوب کھا رہا ہے، یہ تو غذاوں کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا، ایک آدمی ساگ اور دال کھاتا ہے، میٹھے سے پرہیز کرتا ہے تو یہ شوگر والا تندرست رہے گا، اصل چیز پرہیز ہے، تو جو گناہوں سے بچا رہتا ہے، اللہ حافظہ طاقتور کرتا ہے، اگر اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچیں گے تو نصوص اَز بر ہوں گی اور حافظے کی کمیت اور کیفیت میں اضافہ ہوگا۔

## ۶۵......میاں بیوی کا ایک دوسرے پر بداعتمادی

جب سے یہ موبائل آیا اور انٹرنیٹ کا استعمال شروع ہوا تو میاں بیوی کے درمیان جو محبت تھی رفتہ رفتہ وہ ختم ہوگئی، اول تو ایک دوسرے کو دینے کے لیے وقت نہیں رہا، بیوی اپنے موبائل میں شوہر اپنے موبائل میں لگا ہوا ہے، دوسرا نقصان بداعتمادی ہوئی کہ شوہر کے موبائل میں اچانک کسی کا میسیج آ گیا تو بیوی نے پڑھ لیا، یا بیوی کے نمبر پر کسی کا میسج آیا شوہر نے پڑھ لیا، یا بیوی کے نمبر پر کسی کی کال آ گئی شوہر نے اٹھالی، شوہر نے جب چیک کی اور کال ملائی تو کسی مرد کی آواز تھی، تو بداعتمادی پیدا ہوگئی، بدگمانی پیدا ہوگئی، کتنے ہی گھر اِس سے اجڑ گئے حالانکہ وہ فون اسکی بیوی کو نہیں کیا، کسی نے رونگ نمبر ملا دیا تھا یا کسی نے شرارت کے لئے ملایا تھا لیکن شوہر سمجھا کہ شاید بیوی کا کسی سے تعلق ہے، تو اندر کا جو سکون، تعلق اور اعتماد تھا وہ ختم ہوگیا، اور اس کی بنیادی وجہ یہی بنی اور بعض بدبخت ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوست سے اسکے گھر کا نمبر لے لیتے ہیں کہ آپ کے گھر کا نمبر پر بوقت ضرورت رابطہ کروں گا پھر نمبر ڈائل کر کے معاذ اللہ اس کی گھر والی سے غلط تعلق قائم کر کے اور اس کی وجہ سے اپنے دوست کا گھر اجاڑ

دیتے ہیں، کتنے ہی ایسے واقعات سننے میں آئے کہ اُن کی بیٹیوں کو لے کر دوستی کے بہانے پر اُن کی عزتوں کو تار تار کر دیا، تو بہر حال آج کے دور میں میاں بیوی کے جو ازدواجی زندگی کا سکون تھا، وہ ختم ہوتا جا رہا ہے، گھریلو زندگی اور کاموں میں دلچسپی رفتہ رفتہ ختم ہوتی جا رہی ہے۔

## ٦٦......ٹک ٹاک اور سلفیں بناتے ہوئے بیشتر ہلاکتیں

اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ پاکستان میں کئی نوجوان خطرناک ٹک ٹاک چیلنجز کے دوران اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ کراچی، لاہور اور پشاور میں کئی نوجوان بلندی سے چھلانگ لگانے، ٹرین کے سامنے ویڈیوز بنانے، اور پانی میں خطرناک کرتب دکھانے کے دوران حادثے کا شکار ہوئے۔

آج نوجوانوں نے مشہور ہونے کے شوق میں اپنی جان گنوادی۔ اور کچھ انتہائی خطرناک اور جان لیوا ثابت ہوئے، چند مشہور خطرناک چیلنجز درج ذیل ہیں:

۱......بلیو ویل چیلنج: اس چیلنج میں شرکاء کو مختلف مراحل سے گزار کر آخر میں خودکشی پر مجبور کیا جاتا تھا۔

۲......بلیک آوٹ چیلنج: اس چیلنج میں لوگ اپنا دم روک کر بے ہوش ہونے کی کوشش کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں کئی ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔

۳......فائر چیلنج: اس میں لوگ اپنے جسم پر جلتی ہوئی چیز رکھ کر ویڈیو بناتے ہیں، جس سے کئی نوجوان شدید زخمی ہو چکے ہیں۔

۴......بنز وڈا یا ز پائن چیلنج: یہ چیلنج منشیات سے متعلق تھا، جس میں زیادہ مقدار میں دوا لینے سے لوگ بے ہوش ہو جاتے تھے اور بعض کی موت بھی ہوگئی۔

۵......کیکی چیلنج: اس میں لوگ چلتی گاڑی سے اتر کر ڈانس کرتے تھے، جس سے کئی حادثات پیش آئے۔

ٹک ٹاک چیلنجز کے باعث ہونے والی ہلاکتیں دنیا بھر میں کئی نوجوان ان چیلنجز کو مکمل کرنے کی کوشش میں اپنی جان گنوا چکے ہیں۔

سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کی خواہش بعض اوقات جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔اس میں حکومت کو ایسے چیلنجز کو روکنے کے لیے قوانین بنانے چاہییں تاکہ اس قسم کے خطرناک ٹرینڈز پر قابو پایا جاسکے تاکہ مزید قیمتی جانیں ضائع نہ ہوں۔

## ٦٧......غیر مستند چیزوں کی مستند حوالوں کے ساتھ اشاعت

ایک نقصان یہ ہوا کہ آج کل ٹی وی پر اور انٹرنیٹ پر بہت سارے بیانات نشر ہورہے ہیں، جن میں سے کچھ واعظین تو جانے پہچانے شہرت یافتہ اور قابل اعتماد ہیں، لیکن ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہیں کہ ان کا کوئی تعارف نہیں ہوتا، ان کی ذاتی زندگی کیسی ہے، وہ کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا، ایسے لوگوں کا بیان خطرے سے خالی نہیں، بس کسی کے انداز بیان پر فدا ہوکر اپنے موبائل کو ان کے بیانات سے سجا دینا دینی نقطہ نظر سے کوئی قابل تحسین عمل نہیں ہے، اگر اپنی اصلاح مقصود ہے تو کتنے معتمد اور معتبر علماء کے بیانات بھی تو نشر ہورہے ہیں، ان کو سنئے، ان کے انداز بیان کے بجائے ان کے اخلاص وتقوی اور ہمدردی کو دیکھئے جو زندگی کا رخ موڑ سکتی ہے۔

آج کل موبائل کے ذریعہ ایک دوسرے پر کسی طرح کا پیغام پہنچانا بہت ہی آسان ہوگیا، بعض لوگوں نے اس سہولت سے غلط فائدہ اٹھا کر ہر طرح کی احادیث ایک دوسرے کو ارسال کرنا شروع کردی، جن میں کچھ تو صحیح ہوتی ہیں لیکن ان میں موضوع اور بے اصل روایات کی بھی کمی نہیں ہوتی، اس لئے ان پر اعتماد ہر گز نہ کیا جائے، حتی کہ اگر کسی معتبر کتاب کا حوالہ ہو تب بھی اصل کتاب میں دیکھے بغیر اس کو صحیح تسلیم نہ کیا جائے، کیوں کہ ایک روایت کی تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ موضوع روایت پر بخاری کے حوالے ظالموں نے دیئے ہوئے تھے۔اِس طرح بہت سی روایات اور اقوال پر صحابہ

اور سلف کی طرف کر کے اُسے شیئر کیا جاتا ہے جب تحقیق کی جائے تو پتا چلتا ہے کہ یہ روایات اور اقوال غیر مستند تھے۔

غیر متبع سنت مقرر کے بیانات سننے میں سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ کہیں راہ حق سے دور نہ کردے، کبھی کسی بد باطن کا ایک کلمہ سننے والے کو شکوک وشبہات کے بیابان میں دھکیل دیتا ہے، فتنوں کے عروج کے اس دور میں اپنے دل و دماغ میں آنے کے لئے کانوں کا راستہ ہر کسی کے لئے کھول دینا بہت بڑی نادانی ہے۔

## ۶۸......بچوں میں ڈر اور خوف کا پیدا ہونا

جتنا اس موبائل کا استعمال زیادہ ہوا بچوں میں ڈر پیدا ہو گیا، جب بچہ سارا دن یہ دیکھتا رہتا ہے، خوف پیدا ہوتا ہے، پہلے بچہ گھر سے باہر نکلتا گلی میں کھیلتا کھودتا، مسجد آتا بزرگوں سے تعلق قائم ہوتا، استفادہ ہوتا، اب ہم نے اس کو بٹھا کر موبائل پر گیم لگا کے دے دیا، صبح اس کی آنکھ کھلتی ہے تو موبائل اٹھاتا ہے، بچہ بیٹھ بیٹھ کر موٹاپے کا شکار ہو گیا۔ بچپن ہی سے بیماریاں لگ گئیں، موٹے چشمے لگ گئے، حافظہ کمزور ہو گیا، مزاج میں چڑچڑاپن آ گیا، بات بات میں لڑنا شروع ہو گیا، اگر موبائل نہ دو تو ایک چیز توڑ رہا ہے، کبھی دوسری چیز توڑ رہا ہے، یہ مزاج میں تلخی کہاں سے آئی؟ یہ بچے جھگڑے کہاں سے سیکھ رہے ہیں؟ موبائل سے سیکھ رہے ہیں، گیم کے نام پر وہ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں، یہ فحش لطیفے، یہ ڈائیلاگ انہوں نے کہاں سے سیکھے؟ اس موبائل سے سیکھے جو ماں باپ نے بیٹے کو لا کر دے دیا، جو بچہ گھر سے باہر نکلتا، مسجد آتا، دینی ماحول میں ہوتا، اس کی روحانیت بڑھ جاتی، ہم نے ان کی روحانیت کو خود کمزور کر کے بچوں کو بزدل بنا دیا، اس لیے بچے کو رات کے اندھیرے میں جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے، بچہ اوپر کی منزل سے یہ چیز لے آؤ، بچہ نہیں جاتا۔ موبائل دیکھ دیکھ کر بچوں کو ہم نے بزدل بنا دیا، اُن کی زندگیوں میں ڈر اور خوف پیدا کر دیا۔

## ۶۹......غیروں کی نقالی اور تشبہ پیدا ہونا

یہ بات بھی عام ہوگئی کہ بچہ ہو یا بڑا ہو اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت پیدا ہو رہی ہے، بچہ بالوں کی کٹنگ اُس طرح کرے گا جیسے اداکار اور کھلاڑی کی ہے، وہ لباس وہی پہنے گا جیسے فنکاروں نے پہنا ہے، وہ بات اس اسٹائل میں کرے گا جیسے فلم کا ہیرو کر رہا ہوتا ہے، یعنی ہمارے بچے بچپن سے ہی غیروں کے غلام بن گئے ہیں، بچے ہمارے پاس ہیں لیکن ان کا دل و دماغ دوسروں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے، انہوں نے ایسی چیزیں سکھا کر بچپن سے ان کو مقید کر دیا، اب آپ اگر چاہیں کہ میں اس کو دینی رخ پر لاؤں تو اَب وہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بچپن کی بات دل و دماغ پر نقش ہو جاتی ہے، تو انہوں نے جو وہاں دیکھا ہوگا وہ ساری عمر اُن کو یاد رہے گا، تو یہ غیروں کی نقالی اور لباس و انداز میں اُن کی مشابہت یہ موبائل سے سیکھی ہے۔

## ۷۰......گناہ کا احساس ختم ہو جانا

موبائل کا ایک نقصان یہ ہوا کہ گناہ کا احساس ختم ہو گیا، پہلے کوئی گناہ کرتا تھا تو گناہ کو گناہ سمجھتا تھا کہ میں نے آج یہ گناہ کر دیا؟ اب جتنا یہ استعمال عام ہو گیا کہ کوئی فحش پروگرام دیکھے، تصاویر دیکھے وہ اِس کو گناہ ہی نہیں سمجھتا، سارا دن فیس بک پر دیکھ رہا ہے، سب سامنے تصاویر ہی تصاویر ہیں، تو وہ گناہ کر کے جو دل میں ایک ندامت ہوتی تھی کہ میں نے اللہ کی نافرمانی کر دی، بے چین ہوتا تھا، وہ بے چینی ختم ہو گئی، مسلمان سے پہلے جب گناہ ہوتا تھا تو وہ بے چین ہو جاتا تھا جیسے مچھلی کو پانی سے نکالو تو بیقرار ہو جاتی ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی نشانی کیا بتائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ، وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ.❶

❶مسند أحمد: تتمة مسند الأنصار، ج٦ ص ٤٩، رقم الحديث: ٢٢١٦٦

ترجمہ: جب نیکی تمہیں خوش کر دے اور گناہ تمہیں غمگین و پریشان کرے تو سمجھ جاؤ تم مسلمان ہو۔

ایمان کی علامت بتائی نیکی پر خوشی ہو، گناہ پر انسان پریشان ہو جائے۔آج انسان مال کے نقصان پر پریشان ہوتا ہے، گناہ پر پریشان نہیں ہوتا، سودوسو کا نقصان ہو گیا، پریشان ہے، پانچ نمازیں چھوٹ گئیں پریشانی نہیں، تکبیر اولیٰ چھوٹ گئی احساس نہیں، عبادت چھوٹ گئی پریشانی نہیں، ایک ایک گھنٹہ فلم دیکھ لی گناہ پر ندامت نہیں، پریشانی نہیں، دس بیس روپے کا کپ بچے سے ٹوٹ جائے پریشان ہوتے ہیں، گلاس ٹوٹ گیا ماں بھی غصہ کرتی ہے باپ بھی ڈانتا ہے، بیس روپے کا گلاس تو نے توڑ دیا، بچے نے پورا ہفتہ نماز نہیں پڑھی کبھی اس کو تنبیہ نہیں کی، تو ہم دین کے نقصان کو نقصان نہیں سمجھتے، دنیا کے نقصان کو نقصان سمجھتے ہیں، اسی وجہ سے ہماری اولاد دین اور روحانیت سے محروم ہے، تو بہرحال یہ ایک بڑا نقصان گناہ کا احساس ختم ہو گیا، سارا دن چلا رہے ہیں احساس ہی نہیں ہو رہا، میں گناہ بھی کر رہا ہوں، کتنے لایعنی کام، کتنوں کے حقوق کی پامالی، کتنی بدنظری مجھ سے ہو رہی ہے اور میرے ایمان کو نقصان ہو رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**اِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يُهْلِكْنَهُ.** ❶

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن مسعود، ج٦ ص٣٦٧،رقم الحديث: ٣٨١٨/قال الهيثمي رواه أحمدو الطبراني في الأوسط ورجالهما رجال الصحيح غيرعمران داودبن القطان وقدوثق.(مجمع الزوائد: كتاب التوبة،باب فيمايحتقرمن الذنوب، ج١٠ ص١٨٩،رقم الحديث: ١٧٤٥٩/صحيح الترغيب والترهيب: ج٢ ص٦٤٣،رقم الحديث: ٢٤٧٠

ترجمہ: معمولی گناہوں سے بچو، اس لیے کہ وہ اکٹھے ہوکر انسان کے لیے موجب ہلاکت بن سکتے ہیں۔

اسی بات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تمثیل کے ذریعے سمجھایا ہے کہ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کچھ لوگ ایک بیابان میں ٹھہرے، وہاں اُنھیں کھانا پکانے کے لیے ایندھن کی ضرورت پڑی، تمام لوگ منتشر ہوگئے اور ایک ایک آدمی ایک ایک لکڑی لے آیا، اس طرح انہوں نے ڈھیر سا ایندھن اکٹھا کرلیا اور اس کے ذریعے کھانا تیار کرلیا، اسی طرح کہنے کو تو ایک بہت معمولی سا گناہ ہوتا ہے لیکن ایک ایک کر کے انسان بہت سے گناہوں میں لت پت ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ ہلاکت اور خسران اس کا مقدر بن جاتا ہے۔

قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں انسان کا نامہ اعمال اس کے سامنے پیش کیا جائے گا تو وہ دیکھے گا کہ اس کا معمولی سے معمولی عمل بھی خواہ وہ نیکی کا ہو یا گناہ کا، اس میں درج ہوگا اور اس کے مطابق اس کے ساتھ برتاؤ کیا جائے گا:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ. وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه﴾ (الزلزال: ۷، ۸)

ترجمہ: چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا، اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔

اسی لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو معمولی معمولی گناہوں سے بھی بچنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے اور انھیں ہوشیار کرتے تھے کہ بارگاہِ الٰہی میں ان کا بھی حساب دینا ہوگا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**يَاعَائِشَةُ!إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ ،فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ طَالِبًا.** ❶

ترجمہ: اے عائشہ! معمولی گناہوں سے بھی بچو، اس لیے کہ اللہ کے یہاں ان کا بھی حساب ہوگا۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس معاملے میں بہت زیادہ محتاط رہتے تھے۔ وہ جتنی اہمیت کبیرہ گناہوں کو دیتے تھے اور ان سے بچنے کی کوشش کرتے تھے اتنی ہی اہمیت صغیرہ گناہوں کو دیتے تھے اور انھیں بھی موجب ہلاکت تصور کرتے تھے، اور شعوری طور پر ان سے بچنے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں میں جب اس معاملے میں تساہل دیکھا تو انھیں ٹوکتے ہوئے فرمایا:

**اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ ، اِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ.** ❷

ترجمہ: تم لوگ ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بال سے زیادہ باریک ہیں (یعنی تم انھیں بہت معمولی سمجھتے ہو) لیکن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں انھیں موجب ہلاکت تصور کرتے تھے۔

## ۱۷......مخلوق سے دادرسی اور خوشامد کا خواہش مند ہونا

ایک نقصان یہ سامنے آیا کہ ہر آدمی مخلوق سے اپنی تعریف چاہ رہا ہے، کوئی بھی ویڈیو ہے نیچے کمنٹ آرہے ہیں، کوئی اپنی تصویریں اَپ لوڈ کر رہا ہے، اپنی کوئی ویڈیو دیکھ رہا ہے، کوئی سلفی ڈال رہا ہے، تو ہر آدمی کے دل میں اب خوشامد کا پہلو ہے کہ کون کون میری تعریف کر رہا ہے؟ جو تعریف کر رہے ہیں اس سے خوش ہو رہے ہیں، کسی نے

---

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، رقم الحديث: ۴۲۴۳

❷ صحيح البخاری: كتاب الموبقات، باب ما يتقى من محقرات الذنوب، رقم الحديث: ٦۴۹۲

غیر مناسب کمنٹس کیا اس سے ناراض ہو رہا ہے، یعنی انسان عُجب میں پڑ گیا، اپنے ظاہر کو بنانے میں پڑ گیا کہ میں کیسا لگ رہا ہوں؟ کیسی سلفی آئی دوسروں کو بتا رہا ہے، روحانیت پر محنت نہیں ہو رہی، ظاہر پر محنت ہو رہی ہے، تو بہر حال جو ایک چیز جس سے ہمیں روکا گیا تھا کہ اپنی تعریف کرنا اور اپنی خوشامد سے خوش ہونا یہ بڑھتا جا رہا ہے، حالانکہ اصل خیر خواہ وہ ہے جو آپ کی خامی آپ کو بتلائے، خوشامد لوگوں سے خوش نہ ہوں، آپ کے دوست وہ نہیں جو منہ پر تعریف کریں اور پیٹھ پیچھے برائی کریں، دوست وہ ہے جو آپ کی کمی کوتاہیوں پر آپ کو مطلع کرے، یہ آپ کے کردار کو ٹھیک کر رہا ہے، یہ آپ کی شخصیت کو نکھار رہا ہے، کوئی بھی تعمیر تخریب کے بعد ہوتی ہے، تنقید سے بہتری آتی ہے، کسی نے کوئی اصلاح کی تو اُس سے خوش ہونا چاہیے، اور اس خامی کو اپنی زندگی سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے، ہم خامیوں پر ناراض ہوتے ہیں اور اپنی خوشامد پر خوش ہوتے ہیں، چاپلوسی کرنے والوں کو مہنگے مہنگے ہدیے دیتے ہیں، کوئی اگر تنقید کرے جو واقعی ہو تو اس سے پہلو تہی اور اعراض کرتے ہیں۔

## ۷۲...... بزرگوں اور بڑوں کی صحبت سے محرومی پیدا ہو گئی

موبائل کا ایک بڑا نقصان یہ ہوا، دیکھو! عموماً ہر گھر میں دادا دادی موجود ہوتے ہیں، کہیں نانا، نانی موجود ہوتے ہیں، کہیں گھر میں کوئی چچا ہوتا ہے، تایا ہوتا ہے، پہلے ہوتا تھا کہ کسی گھر میں جاتے تو نوجوان، بچے بزرگوں کے پاس بیٹھ جاتے اور ان سے دین کی بات سیکھتے، وہ اپنے تجربات سناتے، صحابہ کرام اور سلف کے واقعات سناتے، اب تو کوئی بوڑھا آ جائے تو فوراً اس کو اپنے لیے دردِ سر سمجھ کے سب چھپنا شروع ہو جاتے ہیں۔ گھر میں کوئی دادا، دادی نصیحت کریں تو پوتے، نواسے، پڑپوتے فوراً بھاگ جاتے ہیں، دادا غریب کمرے میں لیٹا ہے کوئی قریب نہیں جاتا، ہر بیٹے کے پاس اپنا موبائل، پوتے کے پاس اپنا موبائل، ایک اِدھر گیم دیکھ رہا ہے، ایک اُدھر ویڈیو دیکھ رہا

ہے، وہ بیچارے بوڑھا بوڑھی ایک کمرے میں بند ہیں، کوئی ان کے ساتھ بات کرنے کے لیے تیار نہیں، ایک گھر میں ہوتے ہوئے کوئی ان کی دادرسی کے لیے نہیں آتا کہ تھوڑی دیر اِن کے ساتھ بیٹھ ان کا دل بہلا دے، کوئی ان سے محبت کی چند باتیں کردے، کوئی اِن سے دین کی چند باتیں سیکھ لے، جو بزرگوں سے نہیں سیکھتا وہ خود ٹھوکریں کھا کھا کر سیکھتا ہے، اور جو اپنے ماں باپ اور بزرگوں سے سیکھ لیتا ہے وہ زندگی میں رسوائی اور محرومی سے بچ جاتا ہے، اس لئے دوسروں کے تجربات سے فائدہ لینا چاہیے، تو ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ آج جس گھر میں بزرگ ہیں جب سے موبائل آیا ان کی صحبتیں ختم ہوگئیں، اُن سے سیکھنا سکھانے کا ماحول نہیں رہا، عموماً یہی بچیاں اگر اپنی دادی سے، اپنی نانی سے سیکھتیں وہ اِنہیں بتاتی بیٹا اگلا گھر کیسے بسایا جاتا ہے؟ شوہر کو کیسے خوش کیا جاتا ہے؟ بچوں کی تربیت کیسے ہوتی ہے؟ گھر کی دیکھ بھال کیسے ہوتی ہے؟ کھانا کیسے بنایا جاتا ہے؟ فلاں چیز کے پکانے کا کیا طریقہ ہے؟ سلائی کڑھائی کیسے کی جاتی ہے؟ اب جب سے موبائل آیا کوئی بچی سوئی میں دھاگہ نہیں ڈال سکتی، پہلے یہی بچی تھی سب کے کپڑے سیتی تھی، گھر کا خرچہ اٹھاتی تھی، آج وہ دھاگہ نہیں ڈال سکتی، کوئی جگہ ذرا سی پھٹ جائے وہ بچی سلائی نہیں کرسکتی، ہاں موبائل پورا سمجھتی ہے، ہر چینل اور ویب سائٹ سے واقف ہے، لیکن اس سے کہہ دو بیٹی چائے بنالو، وہ کبھی اچھی چائے نہیں بنا پاتی، کبھی میٹھا تیز اور کبھی پتی تیز، اسی طرح جب کھانا بنائے تو کبھی مصالحہ تیز، کبھی نمک تیز، کبھی تیل زیادہ، کبھی گھی زیادہ، کیونکہ ہم نے ان کے ہاتھ میں پکانے کے آلات تو دیئے نہیں، ہم نے موبائل تھما دیا اور اس بچی کا مستقبل تاریک کردیا، جس گھر میں جاتی ہے وہ کتنے دن برداشت کرے گا ایک دن، دو دن، دس دن، پھر ایک دن آتا ہے جھگڑا ہوتا ہے، آج ہم بچی کو چودیں اور سولہویں تو پڑھا رہے ہیں لیکن گھر کی زندگی نہیں سکھا رہے، ہم نے اسے اعلی اعلی یونیورسٹیوں میں تو تعلیم

دیدی، اُسے گھر کی زندگی نہیں سکھائی، یہ بچی کل کسی گھر میں جائے گی، مہمان آگئے ،اب وہ کہتے ہیں جی کھانا بناؤ، اب اگر یہ اپنی سند لاکر دکھائے کہ میں نے تو اِے ون گریڈ لیا تھا، میرے تو اتنے نمبر تھے وہ اِس پر خوش نہیں ہوں گے، وہ ساس سسر اور شوہر اس پر خوش ہوگا اس کا بلے گریڈ اچھا نہیں تھا لیکن اگر اس نے مہمانوں کو اٹینڈ کردیا تھوڑے وقت میں دسترخوان سجادیا، آنے والے مہمانوں کو عزت سے رخصت کردیا وہ خوش ہوں گے، چاہے اعلی ڈگریوں کی حامل نہ ہو، اُس تعلیم کا کیا فائدہ جہاں مہمان عزت سے رخصت نہ ہوسکے، اُن سندوں کا کیا فائدہ جہاں وقت پے کھانا تیار نہ ہو سکے، اُن بڑی بڑی ڈگریوں کا کیا فائدہ جہاں شوہر کو بیوی کی مسکراہٹ اور گھریلو سکون میسر نہ ہو، جب سے ہم نے اِن کے ہاتھوں میں یہ آلہ تھمایا گھر میں ہر وقت گندگی پھیلی ہوئی ہے، اس لئے کہ بچی موبائل سے فارغ ہی نہیں، وہ آنکھ کھولتی ہے موبائل، جب تک بند ہو تو سامنے موبائل، اب گھروں میں سلیقہ مندی اور نظافت نہیں ہے، جلدی جلدی کام سے آزاد ہوکر موبائل کے لئے وقت نکالنا ہے۔

## ۷۳......آن لائن اسٹڈی کا بہانہ

ایک نقصان یہ ہوا کہ آج ہماری نوجوان نسل کے سامنے والدین مجبور ہیں، جی ہمیں موبائل لے کردیا جائے، ہم نے آن لائن کلاس جوائن کرنی ہے، اسٹڈی کرنی ہے، اگر منع کیا جائے تو اس کا دفاع کرتے ہے ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے دفاع میں نوجوان نسل کہتی ہے کہ اس سے ساری دنیا سے رابطے ہوجاتے ہیں۔ ہمیں اپنی پڑھائی سے متعلق چیزیں تلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ آن لائن کلاسز اور تعلیمی مواد دیکھنے کے دوران طلبہ اکثر سوشل میڈیا اور گیمز میں مشغول ہوجاتے ہیں، جس سے ان کی توجہ کم ہوجاتی ہے، شروع میں معاملہ تو آن لائن کلاس کا ہوتا ہے پھر آگے جاکر انجام کافی برا ہوتا ہے، اگر موازنہ کیا جائے تو انٹرنیٹ سے استفادہ حاصل کرنے

والوں کی تعداد اس سے حظ اٹھانے والوں کے مقابلے میں یقیناً کم ہوگی۔ خدا جانے اب یہ سلسلہ کہاں جا کر رُکے گا، کیونکہ اب تو عالم یہ ہے کہ تعلیم کے تمام اداروں نے آن لائن اسٹڈی کو اپنا فرض سمجھ لیا ہے اور نوجوان نسل آن لائن اسٹڈی کو ہی بہانہ بنا کر موبائل اور انٹرنیٹ کو استعمال کرنا اپنا حق سمجھتی ہے اور والدین اُن کے اس بیانیے کو ماننے پر مجبور ہیں۔ نوجوان نسل کے لیے دعا ہی کی جاسکتی ہے کہ خدا ہر کسی کے بیٹے، بیٹی کو کسی ناخوشگوار حادثے سے بچائے اور انہیں ہدایت پر استقامت دے۔

## ۷۴......لڑکوں اور لڑکیوں کا من پسند کورٹ میرج کرنا

موبائل کا ایک نقصان یہ سامنے آیا کہ جب سے یہ چیز عام ہوگئی کورٹ میرج عام ہو گیا، من پسند کی شادیاں عام ہوگئیں کہ ہر ایک لڑکا ہے یا لڑکی پہلے تو ماں باپ جس رشتے پر راضی ہوتے تھے وہ رشتہ ہوتا تھا کہ والدین نے دیکھا بیٹا اس پر رضا مند ہوتا اور اللہ اس میں بڑی برکت ڈالتا تھا، لیکن اب کیا ہے لڑکا اپنے لیے خود لڑکی تلاش کر رہا ہے، لڑکی اپنے لیے خود رشتہ تلاش کر رہی ہے، ماں باپ سے تعلق کٹ گیا، اپنے مستقبل کا ساتھی ہم خود ڈھونڈ رہے ہیں، تو چونکہ جوانی ہوتی ہے، خواہشات ہوتی ہیں، عقل وشعور پختہ نہیں ہوتے، تو صحیح انتخاب نہیں ہوتا اور مستقبل تاریک ہو جاتا ہے، تو جب سے یہ چیزیں عام ہوگئیں ایک کال پر مستقبل کے فیصلے ہونے لگے، اور پھر آگے جا کر اس کے بڑے نقصانات سامنے آنے لگے۔

## ۷۵......باوقار اور سنجیدہ گفتگو کا فقدان

موبائل کا ایک نقصان یہ ہوا کہ آج نوجوان نسل میں باوقار گفتگو کرنے والے، سنجیدہ گفتگو کرنے والے نہیں ملتے، آج دیکھو جس سے بات کرو وہ بات کرے گا تو ساتھ دو گالی دے گا، ایک بات کرے گا تو فلمی ڈائیلاگ ہوگا، وہ بات کرے گا تو نازیبا اور گھٹیا جملے ہوں گے، کوئی اچھی گفتگو کرنے والا ہے نہیں، چونکہ سارا دن وہی موبائل چلانا،

موبائل پر جو چیزیں سامنے آ رہی ہیں وہی کھلاڑی، اداکاروں اور سیاسی لیڈروں کی باتیں تو وہی اس کی زبان پر جاری ہو رہی ہیں، اس لئے اچھی گفتگو والے، فصیح اردو بولنے والے، مہذب گفتگو کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں۔

## ۷۶......خودکشی کے رجحان کی کثرت

ہمارے مسلمان ممالک میں الحمدللہ خاص طور پر برصغیر میں خودکشی کا رجحان نہیں تھا، عموماً یورپ میں، امریکہ اور برطانیہ میں غیر مسلم ممالک میں خودکشی کا رجحان ہے اور سب سے زیادہ جاپان میں ہے کہ وہاں کے لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں، دیکھیں بہت ترقی یافتہ ملک ہے لیکن خودکشی کی شرح زیادہ ہے، پھر امریکہ برطانیہ میں ہے، اُن لوگوں کو اندر کا سکون نہیں ملا، وہ سمجھے سکون دولت میں، پیسے میں، عورت میں ملے گا، جائیداد اور نشے میں ملے گا، ہر چیز انہوں نے کی لیکن انہیں سکون نہ ملا، آج وہ لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں، آج یہی موبائل کی کثرت اور بے جا استعمال خودکشی کا سبب بن رہا ہے، اب جس لڑکے کو لڑکی سے عشق ہے اگر اس کی خواہش پوری نہیں ہوتی، لڑکا اپنے والدین کو دھمکی دے رہا ہے، لڑکی اپنے ماں باپ کو دھمکی دے رہی ہے اگر یہاں میرا رشتہ نہ ہوا تو میں زہر کھا لوں گی، تو میں اپنے آپ کو پھانسی دے دوں گی، میں یوں کر دوں گی، عموماً دیکھنے میں آیا اگر وہاں رشتہ نہیں ہوا تو لڑکا یا لڑکی بسا اوقات خودکشی کر لیتے ہیں۔

آج سے مہینہ پہلے کی بات ہے ہمارے علاقہ میں بچہ موبائل فون پر پب جی گیم کھیل رہا تھا، تو اب باپ کو غصہ آیا کہ روزانہ بیٹا کھیلتا ہے، اُس نے اپنے بیٹے کو مارا، ہاتھ سے موبائل لے لیا، باپ تو چلا گیا اِس بچے نے پنکھے میں رسی ڈالی، رسی ڈالنے کے بعد گلے میں رسی ڈال دی اور دروازہ بند کیا ہوا تھا، پنکھے کا بٹن کھلا تھا لیکن اُس وقت بجلی نہیں تھی، اچانک بجلی آئی پنکھا چلنے لگا اور چیخیں مارتا رہا لیکن دروازہ تو بند تھا جتنی دیر

میں وہ دروازہ توڑ کر اندر آئے اتنی دیر میں بچہ دنیا سے چل بسا تھا۔

اسی طرح ہمارے ایک مقتدی نے یہ واقعہ سنایا کہ اسی طرح ایک لڑکی کا دوسروں سے تعلق تھا، ماں اُسے منع کرتی کہ بیٹی آپ کا رشتہ دوسری جگہ ہوگیا، آپ موبائل پر کسی سے بات نہ کرو، بیٹی کو غصہ آتا کہ ماں کیوں منع کر رہی ہے؟ اب ماں کہیں کام کے لئے نکلی ہوئی تھی تو بیٹی نے دروازہ بند کیا، لائٹ نہیں تھی اور ایک رسی ڈال کر اپنے گلے میں ڈال دی اور نیچے اس نے ڈرم رکھا ہوا تھا، اچانک لائٹ آئی جو پنکھا تیزی سے چلا، ڈرم نیچے سے پاؤں سے پھسل گیا، اب گھر میں کوئی موجود نہیں تھا، جب تک گھر والے آئے دروازہ توڑا تو بیٹی کا انتقال ہو چکا تھا۔

تو خودکشی کے رجحان کی کثرت اس وجہ سے پیدا ہوئی، آج کا باپ ناسمجھ یہ کہتا ہے کہ بھائی آخر اس میں حرج ہی کیا ہے؟ وہ خود ڈیٹا کیبل انٹرنیٹ کیبلیں لا کر دے رہے ہیں، وہ خود نت نئے سیٹ لا کر گھر میں فراہم کر رہے ہیں، اللہ کے بندے تو مسلمان تھا تو بچوں کی توجہ اللہ کے ساتھ جوڑتا، خالق کائنات سے جوڑتا، تو ان کے لئے قرآن لاتا، عبادت کی طرف انہیں رغبت دلاتا، اہل علم کے انہیں بیانات سناتا، ہم نے خود ایسا ماحول پیدا کر دیا اور جب بچیاں ایسی حرکت کریں پھر انسان کسی مجلس میں جانے کے قابل نہیں رہتا، پھر ایسے واقعات کے بعد والدین ذہنی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

## ۷۷...... بے مقصد گفتگو کرنا

جب سے موبائل آیا چونکہ اب انٹرنیٹ پر گفتگو فری ہے، جتنے انسان گھنٹوں بات کرے، پیکج کیا ہوا ہے، تو اب دو دو ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ موبائل کانوں کے ساتھ لگا ہوا ہے، کوئی بات نہیں ہے، کہتے ہیں اور سناؤ، اور سناؤ، اور سناؤ! وہ غریب کیا سنائے، باتیں تو ختم ہوگئیں، تو اور کچھ نہیں ہوتا سنانے کو پھر وہ گھنٹہ فضول باتوں میں لگا جاتا ہے، اب زبان

پر اتنی دیر ذکر نہیں آتا، تلاوت نہیں آتی، جتنی دیر یہ لایعنی گفتگو چل رہی ہوتی ہے، اس میں کبھی غیبت ہوتی ہے یا کسی پر بہتان ہوتا ہے، یا الزام تراشی ہوتی ہے، کسی نہ کسی گناہ میں انسان پڑ رہا ہوتا ہے، اسی لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَمَتَ نَجا. ❶

ترجمہ: جو خاموش رہا اس نے نجات پالی۔

جتنی گفتگو زیادہ ہوتی ہے اُتنا گناہوں میں پڑتا ہے، تو بہر حال بے مقصد گفتگو کرنا، دوسرے کو بلا وجہ فون کرنا، کوئی بات نہیں، بس جی چاہ رہا تھا آپ سے بات کروں اور گھنٹوں اس میں لگا لیے، آج کل عموماً بے مقصد اور لایعنی گفتگو میں زیادہ وقت لگ جاتا ہے جس کا دین اور دنیا میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

## ۷۸......تیز آواز میں گفتگو کرنا

موبائل کا یہ بھی بڑا نقصان ہے جس سے دوسروں کو اذیت دی جاتی ہے، بعض مجلس میں بیٹھے محفل لگی ہے، محفل کے اندر ایک بات چل رہی ہے، گفتگو ہو رہی ہے، ایک آدمی درمیان میں فون کرتا ہے، اتنی تیز آواز میں بات کر رہا ہوتا ہے کہ سب کو اس کی وجہ سے پریشانی ہوتی ہے۔ اول تو مجلس میں موبائل نہ اُٹھایا جائے، محفل میں آدمی بات نہ کرے، بعد میں بات کرے، کرنا ہے مختصر بات کرے، دھیمی آواز میں بات کرے، اپنے آپ کو ایک کونے میں لے جا کر بات کرے، لایعنی باتیں ہوں گی بیس پچیس منٹ دوسروں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کر رہے ہوتے ہیں، اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے ایک ذہنی دباؤ ڈال کر لوگوں کو اپنے تعلقات کی کثرت بتا کر اپنے نام ونمود، مال اور ریا کاری کا تذکرہ کر کے دوسروں پر انسان اپنی دھاک بٹھانا چاہ رہے ہوتے ہیں، تو بہر حال تیز آواز میں گفتگو سے گریز کیا جائے، دھیمی آواز میں مختصر بات کی جائے۔

❶سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقاق والورع، باب، رقم الحديث: ۲۵۰۱

## ۷۹......گانوں کی دُھن پر مشتمل ٹون سے گریز کیا جائے

آج کل عموماً دیکھا گیا کہ موبائل پر جو ٹون استعمال کی جاتی ہے کہ بسا اوقات وہ بہت نازیبا ہوتی ہے، بعض کی ٹون پر کوئی گناہ، یا کسی اداکار کا کوئی ڈیلاگ لگا ہوتا ہے، اِس سے ساری مجلس کی سنجیدگی ووقار ختم ہو جاتی ہے، دوسرے کو اس شخص کے لااُبالی پن کا اندازہ ہو جاتا ہے، انسان کی شخصیت کا موبائل کی ٹون سے پتہ چل جاتا ہے یہ کس قسم کا ہے، ٹون ایک ضرورت کی چیز ہے تو اس ضرورت کو دھیمی آواز میں رکھا جائے، اِتنا جس سے اطلاع ہو جائے، اس میں نہ گانے کی آواز ہو، نہ کوئی فحش اور لایعنی جملہ ہو۔

## ۸۰......مساجد، علمی محافل اور مجالس کی رعایت نہ رکھنا

ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ علمی مجلس ہو رہی ہوتی ہیں، بیان کی مجلس ہو رہی ہے، دعوت اور دین کی مجلس ہے، یا کوئی خصوصی مجلس اور میٹنگ ہو رہی ہے، اس کی رعایت نہیں ہوتی، ایک آدمی بات کر رہا ہے دوسرا پیچھے موبائل چلا رہا ہے، متکلم کی بات نہیں سن رہے، وہ گفتگو کر رہا ہے بیان ہو رہا ہے یا کسی جگہ کوئی بزرگ نصیحت کر رہا ہے، اُدھر ایک اپنا موبائل دیکھ رہا ہے، دوسرا اپنا موبائل دیکھ رہا ہے، تو بات کرنے والا کو تکلیف ہو رہی ہوتی ہے کہ میں اِن کے سامنے بات کر رہا ہوں اور یہ توجہ نہیں دے رہے، تھوڑی دیر کے لئے آدمی سوچے وہ خود کسی مجلس میں جائے اور وہاں بات کرے اور آگے سے مخاطب اس کی بات کی طرف توجہ نہ دیں، کسی اور چیز میں توجہ کریں تو انسان کو دل میں بڑی اذیت ہوتی ہے اور بڑی ناگواری ہوتی ہے، آج کل دینی مجالس ہوتی ہیں اور لوگ اپنے اپنے موبائل چلا رہے ہوتے ہیں یا کسی میٹنگ میں شرکت ہے وہاں بجائے یہ کہ گفتگو سنی جائے، گفتگو میں آدمی حصہ ڈالے، وہاں اپنے موبائل میں لگا ہے تو اِس سے دل میں نفرت اور کدورت جنم لیتی ہے۔

## ۸۱......گفتگو کو علم میں لائے بغیر ریکارڈ کرنا

یہ بھی ایک بڑا نقصان ہے کہ آج ایک آدمی فون پر دوسرے سے کوئی بات پوچھ رہا ہے، تو وہ بتا دیتا ہے، چلو میری اس سے بات ہو رہی ہے اور دوسرا اُدھر سے اس نے موبائل کو ریکارڈنگ پر لگایا ہوا ہے اور وہ ساری گفتگو ریکارڈ کر رہا ہے، پھر اس کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی عالم سے کوئی مسئلہ پوچھا، انہوں اس بات کا جواب دے دیا، انہوں نے اس بات کو آدھا کاٹ دیا اور اپنے مقصد کی بات لے کر اس پر غلط ٹائٹل لگا کر اس عالم کی عزت نفس مجروح کرتے ہیں، اُسے معاشرے میں لوگوں کی نظر میں گرانا چاہتے ہیں، آج کل یہ دیکھنے میں آ رہا ہے معاذ اللہ کوئی فون آتا ہے جی مسئلہ پوچھنا ہے، اب وہ مسئلہ پوچھنے والا کسی عورت کو تھماتا ہے، جی خاتون نے مسئلہ پوچھنا ہے وہ بات پوچھ رہی ہے اور وہاں ریکارڈ کر کے اُسے آگے پھیلا دیا جاتا ہے اور اس پر عنوان کہ فلاں غیر محرم کے ساتھ اِس کا تعلق تھا، فلاں غیر محرم سے بات ہو رہی تھی، حالانکہ اس کو بتایا یہ گیا کہ ہم آپ سے مسئلہ پوچھ رہے ہیں، کوئی دینی رہنمائی، کوئی دینی معلومات آپ سے چاہ رہے ہیں، تو اِس طرح دوسروں کی گفتگو بغیر اس کے علم میں لائے ریکارڈ کرنا جائز نہیں ہے، جب آدمی اس کے علم میں لائے کہ میں آپ کی گفتگو ریکارڈ کر رہا ہوں، میں نے کسی اور کو یہ بات بتانی ہے تاکہ وہ اپنے محتاط انداز میں جس طرح بات کرنی ہے جن شرائط و قیود کے ساتھ وہ اس کی رعایت رکھ کر گفتگو کرے، دیکھنے میں آتا ہے بعض کاروباری لوگ اور بعض اس طرح دوسروں کو بلیک میل کرنے کے لئے اِس طرح کی ریکارڈنگ کر کے پھر اس کو غلط استعمال کرتے ہیں، ہمارے پاس آپ کی ریکارڈنگ ہے، پھر اس کے ذریعے سے وہ جتنی قیمت چاہے مطالبہ کر سکتا ہے، یہ بات شرعاً ناجائز ہے، اگر گفتگو ریکارڈ کرنی ہو تو آگاہ کر کے کریں۔

## ۸۲......دوسروں کا ڈیٹا اور موبائل چیک کرنا

موبائل کا ایک نقصان یہ سامنے آرہا ہے، آج کل دیکھنے میں آتا ہے جو موبائل استعمال کرنے والے دو تین چار ساتھی بیٹھتے ہیں تو ایک دوسرے کا موبائل اٹھا لیتے ہیں، اب وہ موبائل پر اُس کا ڈیٹا چیک کر رہا ہے اور اس کے موبائل کی میموری کھول رہا ہے، اس کے نمبر دیکھ رہا ہے، اس کے میسج پڑھ رہا ہے، یہ خیانت ہے، وہ موبائل اُس کی چیز ہے جب تک وہ اجازت نہ دے اس کی اجازت کے بغیر اُسے استعمال کرنا، ان نمبرات کو دیکھنا، ان میسج اور کالوں کو چیک کرنا، درست نہیں ہے، عموماً اس طرح کی چیزیں دیکھ کر بعض اُن میں نمبرات ہوتے ہیں گھر والوں کے اور وہ مختصر لکھے ہوئے ہوتے ہیں تو اب کوئی اس میں وہ نمبر دیکھ کر ملا لیتا ہے جس کی وجہ سے رنجشیں پیدا ہوتی ہیں اور آپس کی لڑائیاں جنم لیتی ہیں، تو اس کی وجہ کیا بنی؟ دوسروں کے موبائل کو ان کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا۔

## ۸۳......شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اہل خانہ کی سلفیاں بنانا

جب سے یہ موبائل آیا تو یہ سلفیاں بنانا ایسے موقعوں پر بڑھ گیا، پہلے تو کیمرہ ہوتا تھا، اس کے لیے اِتنا کرایہ دو پھر لے کر جاؤ، کیمرہ مین ساتھ ہوتا، اب تو موبائل ہے، اس میں سلفیاں بن رہی ہیں، عموماً شادیوں میں دیکھا گیا کہ انسان اپنی بیٹی کی، اپنی گھر والی کی، اپنی بیوی کی، اپنی بچیوں کی، اپنی ماں بہن کی تصویریں بنا رہے ہوتے ہیں یا باپ کا موبائل ہے، بیٹیاں آپس میں سلفیاں بنا رہی ہیں، یا گھر والی کا موبائل ہے بیٹی بنا رہی ہے، اب ہوتا کیا ہے، اب وہی موبائل گم ہو گیا، وہی موبائل چوری ہو گیا، راستے میں کسی نے چھین لیا، یا موبائل صحیح کرانے کے لیے دیا اور جس دوکان پر دیا اس

نے اندر سے ڈیٹا کاپی کر دیا، یا کسی ساتھی نے دیکھا کوئی چچا زاد ماموں زاد خالہ زاد تایا زاد گھر میں آیا وہ موبائل دیکھتے ہوئے وہ ساری چیزیں کاپی کر کے اپنے نمبر پر اس نے بھیج دیں، تو اب وہی تصاویر پھر آگے جب معاشرے میں پھیل جاتی ہیں تو ماں بہن بیٹی کی تصویریں دوسروں کے پاس چلی جاتی ہیں، پھر لوگ اُنہی تصویروں کو لے کر بلیک میل کرتے نظر آتے ہیں، آج تو ایسے ایسے سوفٹ ویر آ گئے ہیں کہ جس لڑکے کے ساتھ لڑکی کو جوڑو آدمی جوڑ سکتا ہے، جس طرح چاہیے اُسے برہنہ کرو، نیم برہنہ لباس پہناؤ اوپر کا جسم کچھ ہو نیچے کچھ اور جوڑ دو، یہ سب کچھ ہو رہا ہے، تو جب اس طرح کی تصویریں ہوتی ہیں تو اُن تصویروں کو غیر محرم کے ساتھ جوڑ کر آگے پھیلا دیتے ہیں، تحقیق تو کوئی نہیں کرتا، معاشرے میں پھیل جاتا ہے، فلاں کی بیٹی فلاں کی لڑکے کے ساتھ تصویر تھی، فلاں کی بہن کی فلاں کے ساتھ سلفی ہے، یہ کیوں ہوا؟ یہ ہم نے خود کیا، ہم نے شادی کے نام پر، ہم نے تفریح کے نام پر، بیٹی کے ہاتھ میں جو موبائل دیا، اپنی بہن اور بیوی کو دے کر جو سلفیاں بنائیں وہ سلفیاں موبائل میں آئی اور وہ موبائل غیروں کے ہاتھ میں لگا اور اس نے ہماری عزت کو تار تار کر دیا، تو اتنے بڑے نقصان کے ذمہ دار ہم خود بنتے ہیں۔

## ۸۴......دوسروں کے مصائب اور تکالیف میں عملی تعاون کی کمی

ایک نقصان یہ ہوا کہ سوشل میڈیا اور موبائل فون نے ہمیں دنیا کی معلومات تو فراہم کر دی ہیں، مگر اس نے ہمارے دل سے دوسروں کے لیے ہمدردی کو کم کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ہمیں کسی کی تکلیف یا پریشانی کے بارے میں معلوم تو ہوتا ہے، مگر ہم محض لائک اور کمنٹ کر کے سمجھتے ہیں کہ ہمارا کام پورا ہو گیا، جبکہ عملی طور پر مدد کرنے کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے۔

## ۸۵......احادیث، اقوالِ زریں اور نصائح کی تحقیق نہ کرنا

آج کے دور میں اگر کسی کے موبائل پر کوئی میسج آ جائے اور اس پر لکھا ہوا ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، یا فلاں صحابی یا تابعی کا قول ہے، تو فوراً ہی آگے اس کو فارورڈ کر دیا جاتا ہے، اور یہ ترغیب بھی دی جاتی ہے کہ یہ حدیث ہے زیادہ سے زیادہ اس کو شیئر کریں، زیادہ لوگوں تک پہنچاوا تنا ثواب ہوگا، بسا اوقات وہ حدیث نہیں ہوتی، یا روایت من گھڑت ہوتی ہے یا کوئی غیر مستند قول ہوتا ہے یا کسی اور شخص کا قول ہوتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہوتا، تو تحقیق نہیں کی جاتی اور اس چیز کو آگے انسان پھیلا دیتا ہے، جب کہ حدیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❶

ترجمہ: جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا، اسکو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا دے۔ تو عموماً اس چیز میں ہم تحقیق نہیں کرتے، ہم اس کو کارِ خیر سمجھ کے آگے پھیلا دیتے ہیں، ایسے میں ضرورت ہے کہ انسان کوئی بھی روایت، کوئی بھی حدیث آئے تو مستند عالم سے پوچھ لے، اگر وہ اس کی اجازت دیدے کہ واقعی یہ حدیث ہے، اس کے بعد آگے آدمی اس کو بیان بھی کرے، ساتھیوں کو بھی بتائے، ورنہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے بہت سے غیر مستند باتیں بیان کی جاتی ہیں، پھیلائی جاتی ہیں حالانکہ نہ وہ حدیث ہوتی ہیں اور نہ دین ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت سے اقوالِ زریں کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف کر دی جاتی ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے، حالانکہ وہ اِن کا قول نہیں ہوتا، صحابی کا قول ''حدیث موقوف'' کہلاتا ہے، جس طرح پیغمبر کا قول

❶ صحیح البخاری: کتاب العلم، باب إثم من كذب على النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۱۰۷

’’حدیث مرفوع‘‘ ہے، تابعی کا قول’’ حدیث مقطوع‘‘ ہے، تینوں حدیث کی قسمیں کہلاتی ہیں، تینوں کے بارے میں جب تک ہمیں مکمل تحقیق نہ ہو اُسے آگے بیان نہیں کرنا چاہیے۔

## ۸۶......موبائل اسکرین پر نازیبا تصاویر کا لگا ہونا

آج کے دور میں یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ بعض ساتھی جو موبائل استعمال کر رہے ہوتے ہیں جب وہ موبائل کھولتے ہیں تو اِن کے موبائل کی اسکرین پر کسی فلمی اداکارہ کی تصویر ہوتی ہے، یا کسی گلوکارہ کی تصویر ہوتی ہے، یا کسی گانے والے کی تصویر ہوتی ہے یا معاذ اللہ کسی نامحرم کی سلفی لگی ہوئی ہوتی ہے، تو جہاں یہ آدمی خود گنہگار ہو رہا ہے جتنے اِسے دیکھ رہے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ گناہ میں شریک ہو رہے ہیں، بدنظری ایسا گناہ ہے کہ اس کے تین بڑے نقصانات ہیں:

پہلا نقصان اس کا یہ ہوتا ہے کہ عبادت سے لذت ختم ہو جاتی ہے، انسان نماز پڑھتا ہے، بظاہر تلاوت کرتا ہے لیکن اس کو عبادت میں لذت نہیں ملتی، حضرات سلف عبادت کرتے تھے سکون ملتا تھا، ہم اول تو عبادت کرتے نہیں، اگر کرتے ہیں تو بطورِ عادت کے کرتے ہیں بطورِ عبادت کے نہیں کرتے، بس عادت بنی ہے، آ رہے ہیں وضو کیا، صف میں کھڑے ہو گئے لیکن عبادت میں جیسے خشوع خضوع ہونا چاہیے وہ نہیں ہوتا۔

دوسرا نقصان اس کا یہ ہوتا ہے انسان کا حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، جو انسان معاذ اللہ فلمیں، ڈرامے اس طرح کی سلفیاں دیکھتا رہتا ہے اللہ حافظہ کی نعمت اُس سے لے لیتا ہے، اس کو پھر کوئی چیز یاد نہیں رہتی، آج یہی ہو رہا ہے ہمیں کوئی بات یاد نہیں رہتی، ہفتہ دس دن پہلے کس سے ملاقات ہوئی، کہاں کوئی چیز رکھی، کوئی معلوم نہیں ہے۔ خاص طور پر اللہ دین کا علم لے لیتا ہے، وحی کی باتیں انسان کو یاد نہیں رہتیں، دنیا کی کچھ باتیں تو یاد رہ جاتی ہیں، قرآن وحدیث کا علم، دین کا علم جو نور ہے یہ گناہ کے ساتھ باقی نہیں رہتا،

چونکہ قرآن وحدیث نور ہے اور گناہ جو انسان کی زندگی میں بدنظری سے آتا ہے وہ ظلمت وسیاہی ہے، تو یہ گناہ پھر اس نور کے ساتھ باقی نہیں رہتا، تو ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ حافظہ کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

تیسرا نقصان یہ ہوتا ہے جب انسان کثرت سے دیکھنا شروع کرتا ہے تو دل سیاہ ہو جاتا ہے، ایک مرتبہ آدمی دیکھے دل پر ایک نقطہ لگا، پھر دوسرا نقطہ لگا، دیکھتے دیکھتے دل سیاہ ہو جاتا ہے، پھر عبادت کرنے کو دل نہیں چاہتا، مسجد میں آنے کو دل نہیں کرتا، نماز پڑھنے میں دل نہیں لگتا، تلاوت میں انسان کا جی نہیں چاہتا کیونکہ دل گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا، جب بھی یہ دل صاف ہوگا سب سے زیادہ اس کو سکون عبادت وتلاوت میں ملے گا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے:

**لَوْ أَنَّ قُلُوبَنَا طَهُرَتْ مَا شَبِعَتْ مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا، وَإِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيَّ يَوْمٌ لَا أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ.** (1)

ترجمہ: اگر ہمارے دل پاک ہو جائیں تو ہم کبھی تلاوت سے سیر نہیں ہوں گے، میں ناپسند کرتا ہوں کہ میری زندگی میں کوئی دن ایسا آئے کہ میں اُس میں قرآن دیکھ کر نہ پڑھوں۔

تلاوت کرتے ہوئے کبھی انسان کا دل سیر نہیں ہوتا، لیکن آج دل پاک نہیں ہیں، گناہوں سے آلودہ ہیں، اس لئے معاذ اللہ تلاوت کرنے کو دل نہیں کرتا۔ اول تو پڑھتے نہیں، اور اگر پڑھیں بھی ایک صفحہ پڑھا تو بور ہو جاتے ہیں، اکتاہٹ ہوتی ہے، جمائیاں شروع ہو جاتی ہیں، نیند آنا شروع ہو جاتی ہے، تو اللہ رب العزت توفیق ہی نہیں دیتا، ورنہ جب انسان کا دل نرم ہوتا ہے، قرآن پڑھتے ہوئے اور عبادت کرتے

(1) الأسماء والصفات للبيهقي: باب ما روى عن الصحابة والتابعين وائمة المسلمين أن القرآن كلام الله غير مخلوق، ص ۵۹۳، رقم الحديث: ۵۲۴

ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو جاتے ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ بہت زیادہ رونے والے انسان تھے، جب قرآن پڑھتے تھے تو اپنے آنسو کو کنٹرول نہیں کر سکتے تھے:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ القُرآنَ. ❶

ترجمہ: حضرت ابوبکر بہت زیادہ رونے والے تھے، جب وہ قرآن پڑھتے تھے تو اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکتے تھے۔

قرآن پڑھتے تو ایسا روتے کہ آنکھوں سے بے قطار آنسو بہنے لگ جاتے تھے، مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر جمع ہو جاتے تھے۔ جب دل صاف ہو گا تو عبادت میں دل لگے گا اور جب دل گناہوں سے آلودہ ہو جائے پھر عبادت کی توفیق نہیں ملتی، تو میں نے عرض کیا کہ بعض موبائل کے اسکرینوں میں عموماً جو دیکھنے میں آتا ہے وہ نامحرم کی تصویریں ہیں، جب بھی نگاہ پڑھتی ہے انسان گناہ گار ہوتا رہتا ہے۔

## ۸۷......کینسر کے پھوڑے اور دیگر جسمانی امراض میں مبتلا ہونے کے امکانات

ایک تحقیق کے مطابق موبائل فون کے کثرت استعمال سے کانوں کے قریب کینسر کے پھوڑے بننے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

اسی طرح رائل سوسائٹی آف لندن نے ایک رپورٹ شائع کی ہے، جس کے مطابق وہ بچے جو بیس سال کی عمر سے پہلے موبائل فون کا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں ان میں انتیس سال کی عمر میں دماغ کے کینسر کے امکانات ان لوگوں سے پانچ گنا بڑھ جاتے ہیں، جنہوں نے موبائل کا استعمال بچپن میں نہیں کیا۔

❶ صحیح البخاری: کتاب الحولات ،باب جوار أبی بکر فی عهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعقده، ج۳ ص ۹۸

موبائل فون کا استعمال سب سے پہلے ناروے اور سویڈن میں شروع ہوا۔ ان ممالک کی تحقیق کے مطابق موبائل فون سے نکلنے والی شعاعیں انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔

## ۸۸......عزیز واقارب سے ملاقاتوں کا کم ہونا

جب سے موبائل آیا عزیز واقارب سے ملاقاتیں کم ہوگئیں، موبائل کا استعمال بڑھ گیا، بیٹے کے پاس باپ سے ملاقات کا وقت نہیں، دو دو دن گزر جاتے ہیں بیٹے کو باپ کا چہرہ، باپ کو بیٹے کو دیکھنے کا موقع نہیں ملتا، آج دادا دادی کو اپنے پوتوں کو، پوتوں کو اپنے دادا دادی کو دیکھنے کا موقع نہیں مل رہا، دن بدن جب سے یہ آیا ملاقاتوں کی کمی ہوگئی، رشتے ناطے ختم ہونے لگے، اب صرف ضرورت کا تعلق باقی رہ گیا ہے، یہاں تک کہ دسترخوان پر بیٹھا تب بھی موبائل ہاتھ میں ہے، چلا رہا ہے، جس جگہ بیٹھا ہے موبائل سامنے ہے، عزیز واقارب کے ساتھ جسماً حاضر ہوکر بھی توجہ ہاتھ میں موجود موبائل پر ہوتی ہے۔

## ۸۹......مبالغہ آرائی کرنا اور ڈینگے مارنا

آج یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ جو ساتھی موبائل فون کا استعمال زیادہ رکھتا ہے وہ مجلس میں بیٹھتا ہے تو بڑی بڑی باتیں کرتا نظر آتا ہے، بیس لاکھ کا سودا کر رہا ہوں، دس لاکھ دے رہا ہوں، فلاں اکاؤنٹ میں اتنی رقم، فلاں میں اتنی رقم، اتنی میری جائیداد ہے، اتنا میرا پیسہ ہے، اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے دوسروں کو بتانا یہ چاہتا ہے کہ میرے پاس اتنی دولت، اتنا روپیہ موجود ہے، حالانکہ بعض کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ وہ پیکیج بھی ادھار لے کر کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ محض مبالغہ آرائی ہے دوسروں پر اپنی دولت کا سکہ جمانا ہے، دوسروں کو مرعوب کرنا ہے اور اپنی دھاک بٹھانا ہے۔

## ۹۰......اعمال پر مداومت کا فوت ہونا

اس کا ایک نقصان یہ ہے انسان کی نیک اعمال پر مداومت نہیں رہتی، رفتہ رفتہ نیک اعمال کی روح اور ہمیشگی ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَحَبُّ الْاَعمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالَی اَدوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالی کے ہاں پسندیدہ عمل وہ ہے جس میں دوام اختیار کیا جائے اگر چہ وہ کم کیوں نہ ہو۔

یعنی اگر عمل تھوڑا بھی ہو لیکن انسان اُسے ہمیشہ کرے تو یہ اللہ کو زیادہ پسند ہے، اِس سے کہ انسان ایک دن تو ساری رات عبادت کرے اور پھر اگلے دن فرائض کو بھی ترک کر دے، ایک دن عبادت کرے اور پورا مہینہ ترک کر دے، ایسا نہ ہو، یعنی عمل اگر چہ کم ہو لیکن مستقل مداومت کے ساتھ ہو، تو ایک وقت آئے گا کہ اللہ اس کو مزید اعمال کی بھی توفیق دے گا، تو اعمال پر مداومت اختیار کی جائے، انسان کوشش کرے اپنی زندگی میں تلاوت کا وقت مقرر کرے، کم از کم دن میں ایک سپارا یہ تو ہم پر حق بنتا ہے، ایک مسلمان ہونے کے ناطے ایک سپارا تو ہم تلاوت کریں تا کہ تیس دن میں ہمارا ایک قرآن مکمل ہو جائے، سلف میں ایسے لوگ گزرے جو ایک دن میں ایک قرآن پڑھتے تھے، امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ کے بارے میں ہے کہ روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کیا کرتے تھے۔ ❷

اس اُمت میں اِیسے لوگ بھی گزرے جو پندرہ پندرہ سپارے قرآن پڑھنے کا روزانہ

---

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضیلۃ العمل الدائم من قیام اللیل وغیرہ، رقم الحدیث: ۷۸۳

❷ صفۃ الصفوۃ: ترجمۃ: وکیع بن الجراح بن ملیح، ج ۲ ص ۹۹

معمول تھا، حفصہ بنت سیرین رحمہ اللہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ کی ہمشیرہ ہیں، ان کا معمول تھا یومیہ پندرہ سپارے قرآن کی تلاوت کیا کرتی تھیں، قرآن کریم کے ساتھ ایسا شغف تھا۔تو انسان اپنے اعمال پر مداومت کرے۔ ❶

## ۹۱......چوری اور چھینا جھپٹی میں اضافہ ہونا

جب سے موبائل فون آیا تو دیکھنے میں آیا کہ جرائم میں اضافہ ہو گیا، چوریوں میں اضافہ ہو گیا، اب چوری کرنے والا دیکھ رہا ہے کہ اتنی بڑی رقم کا موبائل اس کے پاس ہے اور اِس کے سامنے اس نے کوئی اسلحہ رکھ کر اس سے لے لیا، تو جرائم کی شرح بڑھتی جا رہی ہے، لیکن جب اِسے معلوم ہوگا کہ اس کے پاس موبائل سادہ ہے، موبائل دو تین ہزار کا ہے تو چوری کرنے والا بھی نہیں آئے گا، جرائم کی شرح میں بھی کمی آ جائے گی، تو بڑھتے ہوئے جرائم کی ایک وجہ ہمارا قیمتی اسمارٹ فون ہے، عموماً دیکھنے والے دیکھتے ہیں کہ اتنی بڑی رقم کا موبائل ہے یہ لے کر اس کو آگے بیچا تو اتنی بڑی رقم ہاتھ لگ جائے گی، اس لئے بہتر ہے کہ سادہ موبائل یا معتدل قیمت والا موبائل استعمال کریں۔

## ۹۲......بغیر اجازت دوسروں کی سلفیاں بنانا

آج یہ بھی عام ہو گیا کہ ایک آدمی نے موبائل لیا ہے، وہ جا رہا ہے ایک کی تصویر بنا رہا ہے، دوسرے کی تصویر بنا رہا ہے، بغیر پوچھے نہ اس نے اجازت دی کہ بھائی تم میری تصویر بناؤ اور نہ ہی اس نے اِس سے کہا، تو اِس طرح سلفیاں بنانا، راستے میں چلتے ہوئے معاذ اللہ کسی غیر محرم کی تصویر بنانا، کسی کے سامان کی تصویر بنانا، کہیں زوجین، یا فیملی پارک میں بیٹھی ہے اِن کی سلفی بنانا، تو یہ سلفیوں کا رواج عام ہو گیا، اسی سے جھگڑے شروع ہوتے ہیں کہ کوئی آدمی اگر اس طرح بنا رہا ہو کوئی غیرت مند دیکھتا ہے،

❶ صفة الصفوة: ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۱

عموماً اس سے اُلجھ جاتا ہے تو اس سے انتشار اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے، بسا اوقات عزت مجروح ہوتی ہے اور کبھی ذلت ورسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔

## ۹۳......اجتماعی زندگی میں کمی آنا

موبائل کا یہ بڑا نقصان ہوا کہ جب تک یہ موبائل نہیں تھا اس وقت تک اجتماعیت کی زندگی تھی، سب ایک ساتھ مل کر بیٹھتے، محبت کی باتیں آپس میں ہوتیں، ایک دوسرے کے احوال سے واقف ہوتے، شام کو جب والد واپس آتا اپنے بچوں کے ساتھ کوئی اُنہیں نصیحت کرتا، یہی نوجوان بچے گھر آتے دادا دادی کے سرہانے بیٹھتے ان کی خدمت کرتے، ان کے تجربات سنتے، اِن کی وعظ ونصیحت سنتے، آج موبائل نے ایسا مصروف کر دیا کہ ایک بچہ ایک کمرے میں دوسرا دوسرے کمرے میں، کوئی ایک گلی کے کونے پر کوئی دوسرا چوراہے پر، دادا، دادی، بوڑھا، بوڑھی، نانا، نانی پڑے ہوئے ہیں کوئی ان کے پاس بیٹھنے کے لیے تیار ہی نہیں، وہ بیچارے تنہائی کا شکار ہو گئے، ماں باپ کو دینے کے لئے آج وقت نہیں ہے، والدین بیمار ہیں اِنہیں گلی کے کونے پر ہسپتال میں لے جانے کے لیے وقت نہیں، اِس کا وقت کس میں لگ رہا ہے؟ فیس بک دیکھنے میں، انٹرنیٹ دیکھنے میں، سلفیاں دوسروں کو شیئر کرنے میں سارا وقت ضائع ہو رہا ہے، جو اجتماعی زندگی تھی مسلمان کی وہ رفتہ رفتہ ختم ہوتی جا رہی ہے، آج دیکھیں کہیں شادی ہے دعوت میں شرکت نہیں کر رہا ہے اس لئے کے وقت نہیں ہے! کسی کا انتقال ہو گیا، جنازے کا پتہ چلا وقت نہیں ہے، بھائی وہ وقت کہاں جا رہا ہے؟ موبائل میں لگ رہا ہے، کسی نے دعوت دی جانے کے لئے وقت نہیں ہے، کہیں بہن بیمار ہے اس کے پاس وقت نہیں، بھائی بیمار ہے اس کے پاس فرصت نہیں، نہ تعزیت میں نہ غم، نہ خوشی کی مجالس میں، نہ غم کے موقعے پر، یعنی آج کا مسلمان سب سے الگ ہو گیا اور موبائل سے جڑ گیا، ماں باپ سے الگ، خاندان سے الگ، نیک کاموں

سے الگ، پہلے ہوتا دین میں وقت لگتا، اللہ کے راستے میں نکلتے، دین سیکھتے، دین دوسروں کو سکھاتے، علماء کی مجلسوں میں بیٹھتے، آج وہ مصروف ہے، مسجد میں بیٹھا ہوگا نماز ختم نہیں ہوگی موبائل نکال دے گا اور موبائل چیک کرنا شروع کردے گا کوئی میسج تو نہیں آیا، خدا کے گھر میں بھی خدا کی یاد سے محروم، صف اول میں بیٹھ کر بھی اللہ کے ساتھ تعلق نہیں، نماز میں ہوتے ہوئے بھی توجہ الی اللہ سے محروم۔

چودہ سو سال میں اتنا نقصان نہیں ہوا جو انگریز نے اِس اسمارٹ فون، انٹرنیٹ سے ہمارا کیا، ہمارے ایمان اور روحانیت کو اس نے کمزور کردیا، حضرات صحابہ کی روحانیت مضبوط تھی، ایمان مضبوط تھا کہ ایک ایک آدمی سینکڑوں سے لڑتا تھا، آج ہم اندر سے کھوکھلے ہو چکے ہیں، صرف ظاہری لبادہ ہے جب کہ باطن فسق و فجور میں مبتلا ہے۔

## ۹۴......امتحانات میں نقل کا ذریعہ

ایک نقصان یہ ہوا کہ طلبہ میں نقل کا رجحان بڑھ گیا، موبائل فون اور انٹرنیٹ کی دستیابی نے امتحانات میں نقل کو آسان بنا دیا ہے، طلبہ امتحانات میں آن لائن مواد، چیٹنگ ایپس، واٹس ایپ، گوگل، اور دیگر ایپس کی مدد سے نقل کرنے کے نئے طریقے اپنا رہے ہیں، اور انہیں ایپس کے ذریعے جوابات تلاش کر کے دھوکہ دہی سے امتحان میں اچھے نمبر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض طلبہ ایئر بڈز یا وائرلیس ڈیوائسز کے ذریعے باہر بیٹھے افراد سے جوابات حاصل کرتے ہیں۔ طلبہ کتابوں اور نوٹس کی تصویریں لے کر موبائل میں محفوظ رکھتے ہیں اور امتحان کے دوران ان کا استعمال کرتے ہیں۔

بحرحال موبائل فون کے ذریعے نقل کرنا ایک عام مسئلہ بن چکا ہے، جس نے تعلیمی نظام کی شفافیت اور ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے، جس سے تعلیمی نظام متاثر ہو رہا ہے۔ اگر یہی صورتِ حال رہی کہ طلبہ محنت کے بجائے نقل کے ذریعے کامیاب ہونے لگیں تو تعلیمی معیار بری طرح متاثر ہو جائے گا۔

نقل سے طلبہ کی تخلیقی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ حقیقی علم حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ نقل کرنا دھوکہ دہی کے مترادف ہے، جو طلبہ امتحان میں نقل کرتے ہیں، وہ زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی ایمانداری کو نظر انداز کر سکتے ہیں، جو ایک سنگین اخلاقی بحران کو جنم دیتا ہے۔

نقل کے ذریعے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ عملی زندگی میں ناکام ہو جاتے ہیں، کیونکہ انہیں اصل علم اور مہارت حاصل نہیں ہوتی۔ وہ کسی بھی پیشے میں بہتر کارکردگی نہیں دکھا پاتے، جس سے ان کا اور معاشرے کا نقصان ہوتا ہے۔

جب نقل کرنے والے طلبہ اچھے نمبر حاصل کر لیتے ہیں تو محنتی طلبہ کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے۔ اس سے تعلیمی اداروں میں میرٹ کا نظام خراب ہو جاتا ہے اور معاشرے میں ناہمواری پیدا ہوتی ہے۔

## ۹۵......ڈیٹا کاپی کر کے ناجائز مقاصد کے لیے استعمال کرنا

آج اگر موبائل خراب ہوا، کسی دکان پر گیا، موبائل صحیح کرنے کے لیے دیا، اب اس کی موبائل کی میموری میں جتنا ڈیٹا پڑا ہوا ہے موبائل صحیح کرنے والا وہ ڈیٹا اپنے پاس کوپی کر لیتا ہے، موبائل صحیح کر کے اس کو واپس کر دیا، اب وہ ڈیٹا اس کے پاس ہے، اب وہ اِس کو بلیک میل کرتا ہے اِس کو غلط استعمال کرتا ہے، اگر اس میں اس کی کوئی ایسی تصاویر اور سلفیاں ہوں تو اب وہ چاہے تو اس کو آگے پھیلا دے جس سے اس کی عزت تار تار ہو جائے، تو وجہ کیا بنی؟ اس کا یہ غلط استعمال ہے، اگر یہ اُس کو اِس طرح استعمال ہی نہ کرتا تو آخر یہ نوبت ہی نہ آتی کہ یہ تکلیف اور پریشانی میں پڑتا۔ اسی طرح بسا اوقات دوست دوسرے دوست کا موبائل لے کر چند سیکنڈوں کے اندر وہ چیزیں اپنی طرف فارورڈ کر لیتے ہیں، اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا اور اِس کی موبائل کی جو اہم چیزیں ہوتی ہیں دوسروں تک پہنچ جاتی ہیں اور ساری زندگی پھر وہ دوسروں کا غلام بنا رہتا ہے، ساری

زندگی پابند اور محبوس ہو جاتا ہے، اگر بات کریں تو عزت خراب ہو جائے، اور اگر خاموش رہیں تو کب تک برداشت کریں۔

## ۹۶......موبائل فون کا زیادہ استعمال دماغی اَمراض کا سبب ہے

آج کی سائنس اس تحقیق پر پہنچی ہے کہ عموماً جو انسان کو دماغی اعتبار سے رسولی ہوتی ہے، دماغی کینسر میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس کی وجہ بیچ موبائل کا کثرت کے ساتھ استعمال ہے، اس سے ایسی شعاعیں نکلتی ہیں جو انسان کے دماغ تک پہنچتی ہیں، وہ دیکھنے کے ذریعہ سے، زیادہ سننے کی وجہ سے اور دماغی تھکاوٹ کی وجہ سے رسولی بڑھتی جاتی ہے، ایک وقت آتا ہے کہ وہ بیماری لاعلاج بن جاتی ہے، آج سائنسدانوں نے تحقیق کی اور اس نتیجے پر پہنچے کہ سو میں سے تینتیس فیصد وہ لوگ ہیں جن کا موبائل کا بے تحاشا استعمال ہے۔اس لئے دیکھنے میں یہی آ رہا ہے کہ جن کا زیادہ استعمال ہے وہ ذہنی اعتبار سے کمزور ہو جاتے ہیں، ذہنی صلاحیتیں اِن کی مسدود ہو جاتی ہیں۔

## ۹۷......آرائش وزیبائش میں اضافہ

ایک نقصان یہ ہوا کہ موبائل اور انٹرنیٹ پر عیش وعشرت کی نمائش لوگوں میں آرائش کی خواہش پیدا کر رہی ہے، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی بدولت لوگوں میں اپنی ظاہری شکل وصورت کو بہتر سے بہتر بنانے، مہنگے ملبوسات پہننے، جدید فیشن اپنانے، اور پرتعیش طرزِ زندگی اختیار کرنے کی خواہش شدت اختیار کر چکی ہے۔فلٹرز، فوٹو ایڈیٹنگ، اور میک اپ ٹیوٹوریلز کی مدد سے لوگ اپنی تصاویر کو مزید خوبصورت بنا کر پیش کرتے ہیں۔ جب عام افراد ان تصاویر کو دیکھتے ہیں تو وہ اپنی حقیقی ظاہری شکل سے غیر مطمئن ہونے لگتے ہیں اور خود کو بہتر دکھانے کے لیے مہنگے فیشن اور میک اپ کا سہارا لیتے ہیں۔

یہ رجحان خاص طور پر نوجوان نسل کو متاثر کر رہا ہے اور ان کے طرزِ زندگی، مالی وسائل، اور ذہنی صحت پر منفی اثر ڈال رہا ہے۔آرائش وزیبائش کی خواہش میں موبائل فون کا

کردار موبائل فون کے ذریعے لوگ ہر وقت سوشل میڈیا اور آن لائن تفریحی ذرائع سے جڑے رہتے ہیں۔ انسٹا گرام، فیس بک، سنپ چیٹ، اور ٹک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز پر صارفین اپنی تصاویر اور ویڈیوز شیئر کرتے ہیں، جن میں وہ اپنی بہترین شکل میں نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے عام لوگوں میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کی طرح نظر آئیں اور اپنی زندگی کو زیادہ پرکشش بنائیں۔

موبائل فون اور سوشل میڈیا کی بدولت لوگ اندرونی خوبصورتی، علم اور کردار کے بجائے ظاہری خوبصورتی اور فیشن پر زیادہ توجہ دینے لگے ہیں۔ سادگی اور قدرتی حسن کی قدر کم ہو رہی ہے، جبکہ میک اپ، مصنوعی خوبصورتی، اور برانڈڈ اشیاء کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ جبکہ اصل خوبصورتی ظاہری شکل میں نہیں بلکہ اخلاق، علم اور اچھے کردار میں ہوتی ہے۔

## ۹۸......قرآن وحدیث کی بے حرمتی

ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ بہت سے لوگ، تلاوت، ترجمہ، تفسیر اور درس حدیث کو توجہ سے نہیں سنتے، قرآن پڑھا جا رہا ہے، حدیث بیان کی جا رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تلاوت، تفسیر، حدیث دیکھ کر قصداً دوسری ویڈیو یا پوسٹ دیکھنے لگ جاتے ہیں، قرآن وحدیث کی طرف توجہ نہیں کرتے، یہ قرآن وحدیث محبت کی کمی کی دلیل ہے۔

## ۹۹......مستقبل کے فیصلے ایک اجنبی کال پر کرنا

آج کل دیکھنے میں آتا ہے ہم اپنی بچی کو موبائل خود خرید کے دیتے ہیں، اب بیٹی بارہ تیرہ سال کی ہے، اُسے ٹچ موبائل کی ضرورت نہیں، باپ کہتا ہے بیٹی میں تیرے لیے تحفہ لایا ہوں، پہلے مسلمان تحفہ لاتا تھا قرآن کریم ترجمہ والا، مسلمان تحفہ لاتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر مشتمل کوئی کتاب، کوئی ’’بہشتی زیور‘‘ کوئی ’’تحفہ خواتین‘‘، کوئی صحابیات اور سلف کے واقعات پر مشتمل کوئی کتاب لاتا، آج باپ

کہتا ہے بیٹی تحفہ لایا ہوں جو نیا موبائل مارکیٹ میں آیا وہ تیرے لئے لایا ہوں، پھر یہی بیٹی اپنے مستقبل کا فیصلہ ایک کال پر کرتی ہے، کوئی اجنبی فون آ جاتا ہے اور کوئی لڑکا اِس کو مستقبل کے نئے نئے خواب بتا دیتا ہے کہ میں تو تیرے اوپر مر مٹنے کے لیے تیار ہوں، تیرے بغیر رہ نہیں سکتا، بچی تو ناسمجھ اور ناقص العقل ہے، وہ تو ایک بالشت تک سوچتی ہے اور اس کو کہہ دیتا ہے اپنے گھر سے اپنے باپ کا پیسہ، گھر کا سونا چاندی لے آنا، فلاں رات نکلنا ہے، بچی نے سب کچھ لیا وہاں سے نکل گئی، اُس نے اِن کی دولت پر بھی قبضہ کیا، بیٹی کی عزت کو بھی تار تار کیا، خواہش پوری کرنے کے بعد پھر اس کو چھوڑ دیا، اب نہ یہ لڑکی گھر کی رہی، نہ یہ شوہر کے ساتھ رہی، شوہر نے چھوڑ دیا، اب گھر جا نہیں سکتی، ماں باپ سے بھاگ کر آئی ہے! اب یا تو وہ ساری زندگی اب اپنی عزت کو بیچتی ہے اور یا پھر اپنے گلے میں پھندا ڈال کر اپنے آپ کو موت کی نیند سلا دیتی ہے، خودکشی کر لیتی ہے، یا زہر کی گولیاں کھا لیتی ہے، یا ریل گاڑی کے آگے لیٹ کر زندگی کی بازی ہار جاتی ہے، اب وجہ کیا بنی؟ وجہ یہی باپ بنا، یہی ماں بنی کہ جس نے ایسے آلات لا کر دیدیئے کہ جس بچی کو ان آلات کی ضرورت نہیں تھی، تو ہم اِن منفی نقصانات کو نہیں دیکھتے، ہم کہتے ہیں بچہ تعلیم حاصل کر رہا ہے، بیٹی سیکھ رہی ہے، اِس سے نفع کم ہوتا ہے اور نقصان زیادہ ہوتا ہے، تو بڑا نقصان یہ ہے کہ آج کا لڑکا لڑکی ایک دو کالوں پر اپنی زندگی کے مستقبل کا فیصلہ کر دیتے ہیں، ماں باپ نے رشتہ کہیں اور کیا، منگنی کہیں اور ہوئی، لڑکا لڑکی نے عشق کہیں اور کر دیا، اور یوں والدین کے منتخب رشتے کو چھوڑ کر من پسند لڑکا کے ساتھ کوٹ میرج کر کے والدین کی عزت خاک میں ملا دی۔

## ۱۰۰......جھوٹ کی کثرت

جب سے موبائل فون آیا جھوٹ کی کثرت ہوگئی، جھوٹ بہت زیادہ عام ہوگیا، گھر میں بیٹھا ہوا ہوگا، فون آئے گا جی کہاں پر ہو؟ جی میں فلاں جگہ پر ہوں، حالانکہ گھر میں

بیٹھا ہے، فون آتا ہے جی کہاں پر ہو؟ بیٹا دیکھ رہا ہے باپ گھر میں ہے، وہ کہتا ہے نہیں، میں فلاں جگہ ہوں، تو بیٹا اپنے باپ سے سیکھ رہا ہے کہ جھوٹ بولنا ٹھیک ہے، تبھی تو باپ ہمارے سامنے جھوٹ بول رہا ہے، دروازے پر دستک ہوتی ہے جی ابو کو بلاو، ابو بیٹے سے کہتا ہے انکل کو کہو ابو گھر میں نہیں ہے، بیٹا باپ سے سیکھ رہا ہے کہ جھوٹ یوں بولا جاتا ہے، باپ بیٹے کو منع کر رہا ہے کہ بیٹا سگریٹ نہ پیو، نسوار نہ رکھو اور خود باپ بیٹے کے سامنے سگریٹ بھی پی رہا ہے اور نسوار بھی رکھ رہا ہے، پھر وہ کیسے امید رکھتا ہے کہ میرا بیٹا نشہ سے محفوظ رہے گا، انسان سبق تو اپنی عملی زندگی سے دیتا ہے، جب وہ اپنے عمل سے خود اس کو نشے کا عادی کر رہا ہے، پھر یہ سگریٹ تک محدود نہیں رہتا آگے مزید منشیات میں بڑھ جاتا ہے، اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ انسان کسی محفل میں جانے کے قابل نہیں رہتا۔

## ۱۰۱......جرائم میں اضافہ ہونا

آج سے پچاس سال پیچھے جائیں گے تو جرائم کی وہ شرح نہیں تھی جو آج کے دور میں ہے، چاہے وہ قتل و غارت گری ہو، چاہے وہ ڈکیتی ہو، چاہے وہ کسی کا مال لوٹنا ہو، چاہے وہ کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہو، جرائم جتنی کثرت سے ہو رہے ہیں اس میں سب سے بنیادی وجہ موبائل ہے، موبائل کے ذریعے سب کچھ پتہ چل رہا ہے، کہاں سے اس نے پیسے نکالے؟ اس کے پاس کتنے پیسے ہیں؟ فون پر اس نے بات کہاں کی؟ ڈکیتی کرنے والا دوسرے کو اطلاع دے رہا ہے کہ فلاں جگہ ملنا ہے، فلاں جگہ جانا ہے، یہ ساری چیزوں کو اس نے محفوظ کر کے اس کے ذریعے سے وہ اپنے مقاصد کو حاصل کر رہا ہے۔

## ۱۰۲......اصلاحی بیان اور دروس کی جگہ مختصر کلپس کا رجحان

ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ سوشل میڈیا پر مختصر ویڈیوز اور کلپس کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔

موجودہ معاشرہ درسِ قرآن، خطباتِ جمعہ، اور تفصیلی مذہبی نشستوں کے بجائے ۳۰ سیکنڈ کے شارٹ کلپس دیکھ کر دین کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جو سطحی فہم پیدا کرتا ہے۔

## ۱۰۳......مقامی، مادری اور ملکی زبان سے بے اعتنائی

ایک اہم نقصان مقامی زبانوں کا بتدریج خاتمہ ہے۔موبائل فون اور انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے لوگ اپنی مادری زبانوں کے بجائے بین الاقوامی زبانوں، خاص طور پر انگریزی اور دیگر غالب زبانوں کا زیادہ استعمال کرنے لگے ہیں۔مثال کے طور پر ’’Aap kese hain‘‘(آپ کیسے ہیں؟)

’’Mujhe ye acha laga‘‘(مجھے یہ اچھا لگا۔)

یہ رجحان آہستہ آہستہ لوگوں کو اصل زبان لکھنے اور پڑھنے سے دور کر رہا ہے۔اور اسی طرح موبائل کے ذریعے لوگ مختصر اور آسان الفاظ استعمال کرنے لگے ہیں، جس سے کئی خوبصورت اور ادبی الفاظ متروک ہوتے جا رہے ہیں۔نئی نسل کی زیادہ تر توجہ موبائل فونز اور انٹرنیٹ پر ہوتی ہے، وہ زیادہ تر انگریزی مواد دیکھتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنی مادری زبانوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ والدین بھی بچوں کے ساتھ اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، سرائیکی یا دیگر مادری زبانوں میں گفتگو کرنے کے بجائے انگریزی کو ترجیح دینے لگے ہیں، جس سے مقامی زبانوں کا زوال ہو رہا ہے۔

تعلیمی نصاب میں مقامی زبانوں کی شمولیت ہو، اسکولوں اور کالجوں میں اردو اور عربی زبان کو لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جائے تاکہ ہمارے عقائد و اخلاق کی درستگی اور تشخص برقرار رہے۔

## ۱۰۴......راز کی باتوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا

عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے موبائل میں اپنے تمام تر راز کی باتیں رکھی ہیں، کوئی ساتھی یا دوست اُس سے لے لیتا ہے اور چند سیکنڈوں کے اندر وہ معلومات

حاصل کرلیتا ہے، حاصل کرنے کے بعد پھر اس کو وہ جس طرح چاہتا استعمال کرلیتا ہے، منع بھی کریں پھر بھی ایسے لوگ اپنی اِس قبیح حرکت سے باز نہیں آتے۔

## ۱۰۵......فروعی اختلافات میں حد سے تجاوز کرنا

ایک نقصان یہ ہے کہ آج کل کا نوجوان معاشرہ موبائل کے کثرت استعمال کی وجہ سے فروعی اختلافات اور مسائل میں بسا اوقات اس قدر بحث ومباحثہ میں لگ جاتے ہیں کہ کفر تک پہنچ جاتے ہیں، موجودہ نوجوان معاشرہ فروعی اختلافات اور مسائل میں افراط تفریط میں مبتلا ہے، حالانکہ افراط وتفریط سے بچنے کا حکم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں ہر کوئی نماز عصر بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر پڑھے، مگر نماز کا وقت راستہ ہی میں آ گیا۔ کچھ لوگوں نے کہا: ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے، بعض نے کہا کہ ہم تو پڑھ لیتے ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ نہیں تھا کہ نماز قضا کردی جائے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ بتلایا گیا تو آپ نے کسی پر نکیر نہیں کی۔ ❶

یہ اُمت کو درس دیا کہ فرعی مسائل میں اعتدال کا راستہ اختیار کیا جائے، اس لئے دونوں جانب ٹھیک ہے، فرعی مسائل میں یہ جانب بھی درست ہے، اور یہ جانب بھی درست ہے، اس لئے فقہائے کرام میں بعض امام ابوحنیفہ کی اور بعض میں امام شافعی رحمہما اللہ کی آراء ہوتی ہیں، وہ بھی حق پر ہوتے ہیں، یہ بھی حق پر ہوتے ہیں، یہ فروعی اختلافات ہیں، اور اگر کسی سے خطاء اجتہادی ہو بھی جائے، تو اجتہادی خطاء پر بھی ایک اجر ملتا ہے، اور اگر درست پر پہنچ جائے تو ڈبل اجر ہے اور اگر خطاء ہو بھی جائے تو جو انہوں نے محنت ومشقت اور حکم الٰہی کو معلوم کرنے کی کوشش کی اللہ رب العزت اِس پر بھی اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فروعی مسائل میں اعتدال سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب صلاة الطالب والمطلوب راکبا وإیماء، رقم الحدیث: ۹۴۶

# ۱۰۶......تعلیمی حرج کا ہونا

جب سے موبائل آیا تعلیمی حرج اور تعلیمی استعداد رخصت ہوگئی، آج سے تھوڑا سا پیچھے چلیں، تیس چالیس سال پیچھے چلے جائیں، بڑی استعدادیں مضبوط تھیں، ذرا پیچھے چلے جائیں، گاؤں کے جو لوگ پڑھے ہوتے ہیں چار پانچ کلاسیں پڑھے ہوئے ہوتے ہیں، پانچ کلاس چھ کلاس پڑھے ہوئے ہیں، اور وہ آج کے بارہویں چودہویں والے کا مقابلہ کررہے ہیں، وہ ایم اے والے کا مقابلہ کررہے ہیں، آج کا جو ایم اے کیا ہوا ہے آپ اس سے کہہ دو کہ ذرا اخبار پڑھ لے وہ اردو نہیں پڑھ سکتا، وہ میٹرک کیا ہوا ہے اسے کہہ دو یہ اردو کی ذرا تحریر لکھ لے وہ اِملاء لکھ نہیں سکتا، وہ درخواست نہیں لکھ سکتا یعنی استعداد اتنی کمزور ہوگئی، میٹرک کرنے کے بعد اس کے لئے اردو پڑھنا مشکل ہے، پہلے صرف ایک تختی ہوتی تھی اسی پر لکھتے تھے، مٹی سے اس کو مٹایا اسی کے بعد اس پے لکھ دیا، اور اللہ نے ان کو استعدادیں دیں، آج اتنا بڑا بستہ ہے پیچھے دو ہزاروں روپے کی کتابیں، اتنا بچے پر بوجھ ہے کہ بچے کو کچھ پتہ ہی نہیں، فیسوں کی بھرمار ہے، تعلیمی استعداد ختم ہوگئی۔ تعلیمی استعداد بنتی تھی رات کو مطالعہ سے اور آج بچے کی رات موبائل میں گزر رہی ہے، جب وہ رات چار چار گھنٹے موبائل دیکھے گا، صبح کلاس میں تو سویا ہوا ہوگا، استاذ سبق پڑھائے گا، اس کو نیند آئے گی، وہ غنودگی میں ہوگا، وہ جسماً حاضر ہوگا ذہناً حاضر نہیں ہوگا، تو استاذ کا سبق اُسے کیسے سمجھ آئے گا؟ وہ امتحان میں کیسے کامیابی لے گا؟ تو تعلیمی حرج بہت ہوگیا، چاہے وہ دینی ہو یا دنیاوی تعلیم ہو، دینی تعلیم حاصل کرنے والوں میں بھی موبائل کا بے جا استعمال بڑھنے لگا ہے، ان کی تعلیم و استعداد بھی کمزور ہوتی جارہی ہے۔

## ۱۰۷...... گھریلو ناچاقی اور طلاق کا ایک اہم سبب

ازدواجی زندگی میں آج کل جو ناچاقیاں ہورہی ہیں، طلاق کی نوبتیں آرہی ہیں، میاں بیوی میں جھگڑے ہورہے ہیں، اس میں بنیادی سبب موبائل ہی نظر آتا ہے، اس کی وجہ کیا ہوتی ہے کہ زوجین کا ایک دوسرے پر شک وشبہ کرنا، اب موبائل گھر پر ہے اور گھر میں اچانک کسی کی کال آگئی، اور شوہر موجود تھا دیکھا کال اس نے اٹھالی تو کسی غیر محرم کا فون ہے، بھائی تو کون ہے؟ کہاں سے فون کیا، اب اس کے دل میں شک آگیا کہیں گھر والی کا کسی سے تعلق تو نہیں؟ اسی طرح کہیں شوہر کو فون آیا فون آتے ہوئے بیوی نے فون اٹھادیا، یا اُس سے بات کرتے ہوئے دیکھا وہ مونث کے صیغے استعمال کررہا تھا، اس کے دل میں بات آئی کہ کہیں اس نے کسی اور سے تعلق تو نہیں رکھا، تو اِس طرح ازدواجی زندگی کا سکون شکوک وشبہات اور غلط فہمیوں کی نظر ہوجاتا ہے۔

سعودی عرب کا ایک اخبار ہے ''المدینہ'' اس اخبار کے اندر ایک واقعہ لکھا ہوا ہے کہ ایک عورت نے خود اپنا یہ واقعہ بیان کیا کہ میرے گھر میں موبائل تھا، تو ایک دفعہ مجھے اجنبی نمبر سے فون آیا، تو میں نے فون اٹھایا بات کی تو میں نے ذرا سخت لہجے میں بات کی لیکن وہ بڑے نرم لہجے میں محبت سے باتیں کرتا رہا، تو میں نے فون بند کر دیا، پھر فون آیا پھر اس طرح فون آتے رہے تو وہ اتنی محبت کی باتیں کرتا کہ میں اس کی باتوں میں آگئی، چند دن اس طرح فون آتے رہے، اب کہا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ فون اس وقت آیا جب میرا شوہر گھر پر تھا، میں کام کررہی تھی، شوہر نے فون اٹھادیا، اب اس نے بات کی کہ بھائی تو کون ہے؟ کہا کہ میں تو روزانہ بات کرتا ہوں، بھائی تو بات کس سے کرتا ہے؟ اس نے بتایا آپ کی گھر والی سے اور میری فلاں فلاں وقت میں یہ باتیں ہوئی ہیں، شوہر کو جب یہ ساری بات پتہ چل گئی اب اُس کو غصہ تو آیا لیکن

اس نے بیوی کو اُس وقت کچھ نہ کہا، اس نے کہا: میں مشورہ کرتا ہوں اس کو طلاق دے دوں، جو اس کا اپنا ایک جگری دوست تھا جس سے قلبی تعلق تھا اس سے مشورہ کیا میری بیوی کے موبائل پر اس طرح کال آتی ہے اور میں نے خود وہ کال سنی، کسی اجنبی نمبر سے کال تھی، تمہاری کیا رائے ہے؟ دوست نے کہا کہ طلاق دے دو، فوراً طلاق دے دو، ایسی عورت رکھنے کے قابل نہیں، اب یہ کہتا ہے میں طلاق دینا چاہ رہا تھا لیکن میرے بچے تھے، میں نے تھوڑی دیر سوچا، ذرا یہ کال ٹرس تو کروں، معلوم تو ہو کہ یہ کال کہاں سے آرہی ہے؟ کرنے والا کون ہے؟ تو اس کا آگے تعلق تھا اس نے وہاں بات کی کہ پورا ڈیٹا مجھے مل جائے، تو جب ڈیٹا ملا تو پتہ چلا کہ یہ اس کا اپنا دوست تھا، اُس نے اِس سے گھر کا نمبر لیا تھا، اس نے چونکہ اس کی گھر والی کو دیکھا تھا، یہ خود ہی اسے اپنے گھر بلا کر جیسے آجکل ہوتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے، بیوی اس کے لئے چائے لے کر آرہی ہے، کھانا لے کر آرہی ہے، سلفیاں بنا رہے ہیں، تو اس نے خود چونکہ اس دوست کو اپنی گھر والی دکھائی تھی، تو اس نے یہ نمبر لے کر اس کے فون پر وہ رابطہ کرتا تھا تاکہ غیرت میں یہ اُس کو طلاق دے دے گا اور میں اس کا گھر بگاڑ کر اپنی خواہش پوری کرلوں گا، شوہر کو تو اب ساری بات پتہ چل گئی تو اب وہ بیوی کو طلاق بھی نہیں دے رہا، ساتھ رکھتا بھی نہیں تھا۔

تو کتنا بڑا اس کا نقصان ہوا وجہ کیا بنی؟ موبائل، اپنے دوست کے گھر کا نمبر لیا اور اجنبی نمبر سے فون کر کے اِس کی عزت کو خاک میں ملانے کا منصوبہ بنا دیا۔

ایک عورت نے اپنا واقعہ لکھا کہ میری ایک سہیلی تھی تو وہ مجھ سے میرے شوہر کا نمبر مانگتی رہتی، تو میں نے کہا کہ تمہیں کیوں ضرورت ہے، تو پہلے تو میں نہ دیتی لیکن جب بار بار اس نے اصرار کیا، کبھی ضرورت ہوتی ہے، آپ کا نمبر بند ہوتا ہے، موبائل میں چارجنگ نہیں ہوتی یا کہیں آپ مصروف ہوتی ہو یا موبائل کسی اور کے پاس ہوتا ہے تو

آپ کے شوہر کا بھی نمبر ہو تو آسانی ہوگی، تو عورت نے اپنے شوہر کا نمبر اس کو دے دیا، اب چونکہ شوہر کا کاروبار اچھا تھا، ایک اچھا بزنس مین دولت مند تھا، اب اس سہیلی نے اس کے شوہر کے ساتھ تعلق بنا دیا، موبائل پر بات ہوتی رہتی اور اس کے ساتھ تعلق بن گیا، اب یہ بیوی دیکھتی کہ شوہر پہلے میرے ساتھ بیٹھتا بات چیت ہوتی گھر میں آتا، لیکن اب جب بھی آتا ہے اکیلے کمرے میں جا کے گھنٹوں باتیں کرتا رہتا ہے، نہ بچوں کو وقت دے رہا ہے، نہ گھر والی کو وقت دے رہا ہے، اسے کوئی شک سا ہوا تو اس نے گھر کے اندر جو موبائل لگا تھا جس پہ بات ہوتی تھی وہ گھر میں پی ٹی سیل نمبر اِس نے ایک اور فون خرید کر اُسے بھی دوسرے کمرے میں اِس کے ساتھ کنکٹ کر دیا، ایک دفعہ جب فون آیا اور یہ شوہر بات کر رہا تھا تو اِدھر بیوی نے دوسرے کمرے میں جب سننا شروع کیا، اور اُن کی ہنسی مذاق کی گفتگو چل رہی تھی، تو جب اس نے سنا تو وہ اس کی وہی سہیلی تھی اور اس سے گپ شب لگا رہی تھی اور اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا کہہ رہی تھی، اِس نے کہا میں دو دن بعد اس کو طلاق دے دوں گا، اب اس نے جب یہ بات سنی تو ہاتھ کانپنے لگ گیا، اور موبائل ہاتھ سے گر گیا، وہی ہوا دو دن کے بعد اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

تو دیکھیں گھر کے اجاڑنے کا سبب موبائل بنا، اُس سہیلی نے اس سے نمبر لے کر اس کا گھر اجاڑ دیا، اور اِس کے ساتھ اپنا غلط تعلق قائم کر دیا، تو آج کے دور میں ناچاقیوں کا ایک بڑا سبب، گھر کے اجاڑنے کا، طلاق کا، میاں بیوی کے درمیان نفرتوں کا بڑا ذریعہ موبائل ہے، جو زوجین میں محبت ہوتی تھی آج وہ ختم ہوگئی، آج بیوی سے محبت سے بات نہیں کرتے، غیر محرم سے گھنٹوں بات کرتے ہیں، گھر سے فون آئے گا بڑے غصے میں بات کریں گے، ایک دو منٹ بعد کال بند کریں گے، کسی لڑکی نے فون کر دیا تو بات بڑھائیں گے، کہاں سے بات ہو رہی ہے، کون ہے بات کرنے والا، جی جی،

بیوی کو جی نہیں کرے گا، بہن اور بیٹی اور ماں سے ایسے محبت بھرے لہجے میں بات نہیں کرے گا، جن رشتوں کی اسلام نے اجازت دی وہاں اندر کا شیطان وہاں محبت سے بات کرنے نہیں دیتا، جن سے شریعت نے منع کیا وہاں نفس اور شیطان کہتا ہے بات کو طول دو، بات کو بڑھاؤ، تو میں نے ایک نقصان عرض کیا ازدواجی زندگی ناچاقیوں کا شکار ہوگئی۔

## ۱۰۸......آن لائن شاپنگ اور اُس میں دھوکہ

موبائل فون کے ذریعے آن لائن خریداری انتہائی آسان ہوگئی ہے، لیکن اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ لوگ غیر ضروری اشیاء خریدنے لگتے ہیں، اور دوسرا مختلف ایپس اور ویب سائٹس پر ڈسکاونٹ آفرز اور پروموشنز دیکھ کر لوگ اشیاء خرید لیتے ہیں، جس میں عموماً جعلی پروڈکٹس اور معیار میں کمی ہوتی ہے، اس میں سارا کمال کیمرے کا ہوتا ہے، کیمرے میں چیز ایسی دکھائی دیتی ہے جبکہ حقیقت میں وہ ویسی نہیں ہوتی۔

## ۱۰۹......دل میں خوف اور وحشت کا ہونا

ایک نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل ہر وقت خوف اور وحشت میں رہتا ہے، ڈر لگا رہتا ہے، کوئی دیکھ نہ لے، کوئی میسیج کو نہ پڑھ لے، کوئی میرے موبائل کو اٹھا نہ لے، کوئی گیلری اور میموری چیک نہ کرے، جس سے بات کر رہا ہوں اس کے والد کو پتہ نہ چل جائے، کہیں اس کا بھائی، چچا باخبر نہ ہو جائے، ہر وقت خوف میں رہتا ہے، دن ہے رات ہے پریشان ہے کسی کو پتہ نہ چل جائے، پتہ چل گیا تو پھر کیا ہوگا، کہیں اِس بات کی گھر والوں کو خبر نہ ہو جائے۔ گناہ والا دل خوف میں رہتا ہے، نیکی والا دل طاقت ور ہوتا ہے، نیکی سے دل مضبوط ہوتا ہے، گناہ سے انسان خوفزدہ اور بزدل ہوتا ہے۔

## ۱۱۰......شرعی آداب اور اصطلاحات رخصت ہوگئیں

شرعی حکم ہے کہ جب کسی سے بات کریں تو پہلے ’’السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘‘ کہیں،

اب فون آتا ہے تو ہیلو، ہیلو شروع ہو گیا ''السلام علیکم'' ختم ہو گیا، حالانکہ مکمل سلام پر تیس نیکیاں تھیں ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' پر تیس نیکیاں ہیں، ہم اِس سے محروم ہو گئے، گفتگو ہوتی تھی پیار محبت سنجیدگی کے ساتھ وہ ختم ہو گئی، اب گفتگو کے دوران عشق و محبت کی باتیں، بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ یہ کلچر مغربی تہذیب کا ہمارے اندر آ گیا، شرعی اصطلاحات، دینی اقدار اور مشرقی روایات ہم سے رخصت ہو گئیں۔

## ۱۱۱......عقائد کے بگاڑ کا سبب

ایک نقصان یہ ہے کہ ایک مسلمان اسلام کے بنیادی عقائد میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہو جاتا ہے، انٹرنیٹ پر دینی موضوعات سے متعلق بڑے پیمانے پر غلط معلومات کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے، باطل تحریکات مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے، ان کے عقائد کو بگاڑنے اور اپنے باطل عقائد ونظریات کو پھیلانے کی کوشش میں لگے ہیں۔ اسی طرح خود مسلمانوں میں سے بعض کم علم یا باطل افکار کے حامل لوگ تفسیر حدیث وفقہ اور دیگر دینی علوم سے متعلق ایسی غلط معلومات انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلاتے ہیں جنھیں درست سمجھ کر ایک عام مسلمان دینی موضوعات سے متعلق غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے، لہٰذا! جب تک کسی مستند ذریعے سے تصدیق نہ کی جائے اس وقت تک صرف انٹرنیٹ کی معلومات پر اعتماد نہ کیا جائے۔

## ۱۱۲......نوجوانوں کا سیاسی سرگرمیوں میں پڑنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ سیاستدانوں نے ان نوجوانوں کو جو سوشل میڈیا کے دلدادہ تھے، اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہر سیاسی جماعت نے میڈیا سیل تو بنائے ہی ہوئے تھے، ساتھ ہی سوشل میڈیا سیل بھی بنا دیے اور نوجوانوں کو ٹاسک سونپ دیے کہ آپ نے اپنی مخالف جماعتوں کی کردار کشی میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی۔ اس بے لگام سوشل میڈیا کی ہیجان خیزیوں کا نظارہ ہم گزشتہ چند برسوں سے ملاحظہ

کر رہے ہیں۔ اسی سوشل میڈیا کو سیاستدانوں نے اپنے مطلب کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا اور اپنے مخالف سیاستدانوں کی ایسی کھنچائی شروع کی کہ خدا کی پناہ۔ اب ملک کا کوئی سیاستدان، دانشور، ادیب، حتیٰ کہ مذہبی رہنما سوشل میڈیا کے ان نام نہاد دانشوروں کے شر سے محفوظ نہیں۔ سابقہ حکومت نے تو باقاعدہ طور پر نوجوانوں کی ایسی فورس تیار کر لی تھی جس نے سیاست میں اخلاقیات کا جنازہ نکال کر رکھ دیا۔ نتیجے میں معاشرے میں جو بگاڑ پیدا ہوا ہے اس کو سدھارنے میں نہ جانے کتنا وقت لگے گا، کیونکہ ٹیکنالوجی کی جدت میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے، تو مستقبل میں خدا جانے اور کیا کیا چیزیں منظر عام پر آ جائیں جس سے نوجوان کس سمت میں جائیں گے اس پر کوئی رائے دینا قبل اَز وقت ہے۔

## ۱۱۳......جسمانی نشوونما میں کمی

ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ بچوں کی جسمانی سرگرمیاں بہت حد تک کم ہوگئی ہیں۔ جہاں پہلے بچے زیادہ تر وقت کھیل کے میدانوں میں گزارتے تھے، اب وہ اسکرین کے سامنے بیٹھ کر گھنٹوں موبائل فون، ٹیبلٹس اور کمپیوٹرز میں مگن رہتے ہیں، جو اِن کی جسمانی نشوونما کے لیے نقصان دہ ہے۔

اِس کا حل یہ ہے کہ موبائل فون کے استعمال کا وقت مقرر کریں، والدین کو چاہیے کہ بچوں کے لیے موبائل فون کے استعمال کا ایک مخصوص وقت مقرر کریں اور غیر ضروری اسکرین ٹائم کو محدود کریں۔

بچوں کو جسمانی کھیلوں کی طرف راغب کریں، والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو پارک میں لے جائیں، انہیں کرکٹ، فٹبال، یا دیگر کھیلوں میں شامل کریں تاکہ ان کی جسمانی سرگرمیاں بڑھیں۔

اِسی طرح والدین خود بھی موبائل کا کم استعمال کریں اور بچوں کو مثبت سرگرمیوں کی طرف

مائل کریں۔

اِسی طرح اگر باہر کھیلنے کے مواقع کم ہیں تو والدین گھر میں ہی ایسے کھیلوں کا بندوبست کریں جو بچوں کی جسمانی صحت کے لیے فائدہ مند ہوں، مطالعے اور دیگر مثبت سرگرمیوں کی عادت ڈالیں، بچوں میں کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کریں تاکہ وہ موبائل کی بجائے مطالعہ میں دلچسپی لیں۔

## ۱۱۴......فحش اور عشق مجازی پر مبنی گفتگو کا عام ہونا

آج کسی مجلس میں دیکھیں کوئی نوجوان بات کر رہا ہو آپ اس کے پاس کھڑے نہیں ہو سکتے، اس کی گفتگو میں ماں بہن کی گالیاں ہوں گی، یا کسی کی عزت کو تار تار کرے گا، یا بات ہوگی فلاں کے ساتھ جو عشق چل رہا تھا اُس کا سناؤ، ایسی بدتہذیب اور نازیبا گفتگو کہ ساتھ بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے، اپنا باپ اس کے ساتھ بیٹھ نہیں سکتا، یا کسی کی ریکارڈنگ تنہائی کی ذرا سن لو وہ اس قابل نہیں ہے کہ ماں بہن بیٹی اس بات کو سن سکیں، یعنی آج گفتگو غیر سنجیدہ ہوگئی، لایعنی گفتگو ہوگئی، ساری گفتگو کا محور عورت، ساری گفتگو کا محور خواہش اور نفس ہے۔ایک بڑا فتنہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ عورت اور دنیا ہے، آپ نے فرمایا: دنیا اور عورت سے بچو، بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کے ذریعے آیا ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا تَرَكْتُ بَعْدِی فِی النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. ❶

ترجمہ: میں نے اپنے بعد کوئی بڑا فتنہ نہیں چھوڑا مردوں پر جو زیادہ نقصان دہ ہو بہ نسبت عورت کے۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الرقاق، باب أكثر أهل الجنة الفقراء......الخ، رقم الحدیث: ۲۷۴۱، ۲۷۴۲

## ۱۱۵......دوسروں کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ موبائل پر ہونے والی سرگرمیوں کے دوران افراد کی ذاتی معلومات، جیسے کہ مقام، دلچسپیاں، خریداری کی عادات وغیرہ، جمع کی جاتی ہیں اور کاروباری ادارے ان کا استحصال کر لیتے ہیں، ویب سائٹس اور موبائل ایپس کی طرف سے ذاتی ڈیٹا کا استعمال کر کے اشتہارات کی فراہمی کی جاتی ہے، جو لوگوں کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرتی ہے۔

## ۱۱۶......معزز افراد کی نگاہوں میں گر جانا

جو لوگ موبائل استعمال کرتے ہیں تو چونکہ معاذ اللہ انٹرنیٹ پر وہ رات کچھ اور دیکھ رہے ہوتے ہیں، دن میں زیادہ تر فلمیں، ڈرامے، نازیبا تصویریں دیکھتے ہیں، تو جب کسی ساتھی کے ساتھ، استاذ کے ساتھ، دوست کے ساتھ بیٹھے اس دوران کوئی چیز آپ نیٹ پر سرچ کرنی ہے تو جیسے انٹرنیٹ کھولتے ہیں تو جو چیزیں دیکھتا تھا وہ چیزیں آنا شروع ہو جاتی ہیں، تو اگر وہ اپنے استاذ کے ساتھ، دوست کے ساتھ، اپنی بیٹی، بیٹے کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو تو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ تنہائی میں کیا دیکھتا تھا، انسان کا موبائل بتا دیتا ہے کہ یہ کیسی زندگی گزار رہا ہے، جیسے پہلے دوست کے ذریعے علم ہوتا تھا کہ اِس کے دوست کو دیکھ لو، دوست سے پتہ چل جائے گا کہ یہ کس درجہ کا آدمی ہے، آج کسی کو دیکھنا ہے تو اُس کا موبائل سرچ کر لیں اندازہ ہو جائے گا، تو آدمی معزز لوگوں کی نگاہوں میں گر جاتا ہے۔ دیکھیں گناہ کبھی چھپتا نہیں ہے، اللہ رب العزت ایک دفعہ، دو دفعہ، تین دفعہ پردہ ڈالتا ہے، لیکن جب انسان گناہ کی کثرت کر دیتا ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ پردہ ہٹ جاتا ہے پھر عزت تار تار ہو جاتی ہے، پھر سب کے علم میں آ جاتا ہے اور وہ کسی مجلس میں جانے کے قابل نہیں رہتا، عزت بنانے میں وقت لگتا ہے بگڑنے میں وقت نہیں لگتا، یہی موبائل اگر بیٹی دیکھ لے، ماں دیکھ لے، بہن دیکھ

لے کہ ہمارا شوہر، ہمارا بھائی اور ہمارا والد کیا دیکھتا ہے؟ تو جب اُن کی نظر پڑے گی تو سب کی نگاہوں میں جو عزت تھی وہ ختم ہو جائے گی۔

اِس طرح ایک کا موبائل تھا تو ایک ساتھی نے وہ لیا، تو بتانے لگا کہ اس نے موبائل میں یہ یہ دیکھا ہے، فلاں وقت یہ دیکھا، فلاں وقت یہ دیکھا وہ سب کچھ اُس نے بتا دیا، اِس کی مشغولیت اِن پروگراموں اور ویڈیوز میں ہے۔

تو اس لئے میں نے عرض کیا کہ انسان خدا کے ہاں تو رسوا ہوتا ہی ہے دوستوں کی مجلس میں ذلیل ہو جاتا ہے، اپنے گھر والوں کی نظر میں بھی انسان گر جاتا ہے، یاد رکھیں اللہ کی نافرمانی کر کے کوئی عزت نہیں پاسکتا اور نیکی کر کے کوئی رسوا نہیں ہوسکتا، نیکی عزت دیتی ہے، گناہ رسوا کرتا ہے، آج نہیں ہے تو کل اِس کے سبب رسوائی ہوگی۔

## ۱۱۷......مردوں عورتوں کا ایک دوسری کی مشابہت اختیار کرنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ مرد اور عورتیں ایک دوسری کی مشابہت اختیار کرنے لگے، موبائل میں جو دیکھا جا رہا ہے اسی کو اپنایا جا رہا ہے، لباس میں ہو، وضع قطع میں ہو، گفتگو میں ہو، اسی طرح چال چلن میں ہو، زیب زینت میں ہو، آج کا نوجوان طبقہ عورتوں کی طرح میک اپ کرتا ہے، فشل کروا رہا ہے، یہاں تک کہ کاسمیٹک سرجری جیسے اقدامات کرنے لگے ہیں۔

اور بہت کچھ ہو رہا ہے یہ مشابہت عام ہے، احادیث مبارکہ میں بڑے سخت الفاظ میں لعنت آئی ہے ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان مردوں پر بھی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

**لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.** ❶

❶ سنن أبي داود: كتاب اللباس، باب في لباس النساء، رقم الحديث: ۴۰۹۸

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورت کا لباس پہنتا ہو اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مرد کا لباس پہنتی ہو۔

جو عورت مردوں کی مشابہت اختیار کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت میں داخل نہیں ہوگی " ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ" تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ان میں سے ایک "وَرَجِلَةُ النِّسَاءِ" اور وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔ ❶

تو گویا شریعت کا حکم یہ ہے کہ کوئی عورت مرد کی مشابہت اختیار نہ کرے، مرد کو عورت کی عورت کو مرد کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، اس لئے اسلام نے عورت اور مرد کی وضع قطع، اُن کا لباس اور طرزِ زندگی کو بالکل دونوں سے الگ رکھا ہے۔

حضرت ابو ملیکہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا:

**إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ، فَقَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ.** ❷

ترجمہ: ایک عورت مردانہ جوتے پہنتی ہے، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔

بہر حال احادیثِ مبارکہ میں مرد اور عورتوں کو ایک دوسر کی مشابہت اختیار کرنے سے روکا گیا ہے۔

## ۱۱۸...... غیر اخلاقی مواد دیکھنا

ایک نقصان غیر اخلاقی مواد دیکھنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ہے، جس میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں نئی نسل میں ہیجان خیزی میں اضافہ

❶ المستدرک علی الصحیحین: کتاب الإیمان، وأما حدیث أشعث بن جابر، ج ۱ ص ۱۴۴، رقم الحدیث: ۲۴۴

❷ سنن أبی داود: کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، رقم الحدیث: ۴۰۹۹

ہوا ہے اور نوجوان گلوبل ویلیج میں اپنے آپ کو محسوس کرتے ہوئے اپنا موازنہ مغربی ممالک سے کر رہے ہیں۔ اب ایک ایسی نسل تیار ہوچکی ہے جو مغربی ملکوں کے نوجوانوں کی تقلید میں اپنی مشرقی روایات کو یکسر بھلا کر ہر وقت خیالی دنیا میں کھوئے رہتی ہے۔ یہ وہ نسل ہے جو نہ صرف اپنے پہننے بلکہ کھانے پینے کی چیزوں میں بھی مغربی ثقافت کی تقلید کررہے ہیں۔ جو اپنے ملکوں میں کاشت ہونے والی سبزیوں کو کھانا اپنی توہین سمجھتے ہیں اور ان کی غذا پیزا، برگر، شوارما اور دیگر فاسٹ فوڈ بن چکی ہے۔ اب اس نسل کو لاکھ سمجھایا جائے کہ ان چیزوں کو مسلسل کھانے سے صحت خراب ہوتی ہے لیکن مجال ہے کہ اُن کے کانوں پر جوں بھی رینگتی ہو۔

## ۱۱۹......اپنی رائے مسلط کرنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ ہر شخص دوسرے پر اپنی رائے مسلط کرنے کی کوشش میں لگا ہے، ہر دوسرے میں یہ خواہش بھی پائی جاتی ہے میری بات مانی جائے، یہ سارا سوشل میڈیا کا کمال ہے، یہ انا پرست مرض ہے، سوشل میڈیا پر ہر ایک دوسرے پر اپنی رائے مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے، سوشل میڈیا پر ہر ایک اپنے آپ کو ہر میدان کا شہسوار سمجھتا ہے اور خود کو ایسی بلندی پر سمجھتا ہے جہاں ان سے اوپر کوئی شخص نہیں، بعض کو علم کا زعم بھی ہوتا ہے اور بعض کو مال کا، پھر دیکھنے والوں پر انہیں امراض کا اثر ہوتا ہے۔

## ۱۲۰......دنیا سے جڑے رہنے کا احساس ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ سوشل میڈیا ہمیں دنیا سے جڑے رہنے کا احساس دلاتا ہے۔ اگر موبائل ہمارے پاس نہ ہو تو ہمیں یہ خوف لاحق ہوجاتا ہے کہ ہم کسی ضروری اطلاع، میسج یا اپڈیٹ سے محروم نہ رہ جائیں گے۔ ہم اکثر حقیقت میں موجود لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے کے بجائے موبائل میں مصروف رہتے ہیں۔ جب موبائل نہیں ہوتا تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہم حقیقت سے کٹ چکے ہیں، پھر ہم بے چینی محسوس کرتے ہیں۔

## ۱۲۱......ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی

ایک نقصان یہ ہوا کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے، ایک تو حادثات ہیں، موبائل فون پر بات کرتے یا میسج کرتے ہوئے ڈرائیونگ کرنا حادثات کا سبب ہے ہی ساتھ ساتھ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی بھی ہے۔ تقریباً تمام ممالک میں ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کے استعمال پر جرمانہ (چالان) عائد کیا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں ٹریفک پولیس موبائل فون کے استعمال پر سخت قوانین نافذ کرتی ہے تاکہ روڈ سیفٹی کو یقینی بنایا جا سکے۔ لہٰذا دورانِ ڈرائیونگ موبائل فون کے استعمال سے گریز کرنا نہ صرف قانون کی پاسداری ہے بلکہ یہ آپ کی اور دوسروں کی جان کی حفاظت کے لیے بھی ضروری ہے۔

## ۱۲۲......شہرت کا متلاشی ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ انسان کے اندر موبائل کے کثرت استعمال کی وجہ سے شہرت کا شوق پیدا ہوتا ہے، جب انسان موبائل میں مختلف مشہور شخصیات کو دیکھتا رہتا ہے، چاہے دینی لحاظ سے علماء ہوں، یا دنیاوی لحاظ سے آج کل ٹک ٹاکر، اینکروں، کھلاڑیوں، اداکاروں اور سیاست دانوں کو دیکھ کر ان جیسی شہرت کا متلاشی ہوتا ہے، اور آج کے نوجوانوں کا ایک بڑا مرض ہے کہ دوسروں کی نظروں میں اچھا بننے کے لیے مہنگے موبائل، کپڑے، اور لائف اسٹائل کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں تاکہ مجھے شہرت مل جائے، چاہے جو طریقہ اختیار کرنا پڑے۔ آج سوشل میڈیا پر ہر دوسرا نوجوان شہرت کا متلاشی ہے، یہ ایک نشہ ہے جو تمام نشوں پر حاوی ہے، اگر چڑھ جائے تو اس کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ وہ شخص جسے بے انتہا شہرت مل جائے وہ خود کو درست اور اپنے مخالفوں کو غلط سمجھتا ہی نہیں اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کی شہرت کی اصل وجہ اس کا درست ہونا ہے اور یوں اس کا ایمان بن جاتا ہے کہ اس کے مخالف لازمی طور پر غلط ہیں۔

حضرت مقدام بن معد یکرب روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے کندھے پر اپنے ہاتھ رکھ کر فرمایا:

اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيرًا، وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا. ❶

ترجمہ: اے قدیم! اگر اس حالت میں تمہاری موت ہو کہ نہ تو تم امیر و حاکم ہو، اور نہ منشی ہو اور نہ معروف ہو کہ لوگ اُسے پہچانتے ہوں تو تم نے فلاح پائی۔

تو اس حدیث میں بھی گمنامی کی زندگی اختیار کرنے کی ترغیب ہے کہ انسان گمنام رہ کر زندگی بسر کرے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے تمام زندگی گمنامی میں گزاری، سفیان ثوری رحمہ اللہ کون تھے؟ اپنے دور میں علم حدیث رسول کے امیر المؤمنین، امام جلیل، عظیم محدث اور فقیہ، علم و عمل کے آفتاب جس سے جہل کی تاریکیاں چھٹ کر رہ گئی ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں پہلے عراق میں روپے پیسے اور کپڑے کی بہتات تھی اور جب سفیان ثوری رحمہ اللہ وہاں گئے تو علم کی بہتات ہو گئی۔ اتنی عظیم و بلند مرتبت شخصیت کہ ان کے ہم عصر ائمہ ان کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے، تو حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے تمام زندگی گمنامی میں بسر کی، اور اپنے شاگردوں کو بھی تلقین و نصیحت کرتے ہیں کہ مناصب کو قبول کرنے کے بجائے عزلت اور گمنامی کی زندگی بسر کرو، چنانچہ اپنے ایک شاگرد کو خط لکھتے ہیں: تم جس زمانے میں زندگی بسر کر رہے ہو، یہ وہ زمانہ ہے جس سے اصحابِ رسول خدا کی پناہ طلب کیا کرتے تھے، حالانکہ انہیں علم و کردار کی وہ بلندیاں حاصل تھیں جن سے آج ہم محروم ہیں۔ امورِ خیر کے سلسلے میں ہماری حالت یہ ہے کہ ہم میں علم کی قلت ہے، صبر کا فقدان اور اچھے اعوان

---

❶ سنن أبی داود: کتاب الخراج والإمارة والفیء، باب فی العرافة، رقم الحدیث: ۲۹۳۳/ مرقاة المفاتیح: ج ۶ ص ۲۴۱۱

وانصار کی کمی ہے، فتنہ وفساد کا دور دورہ ہے اور ہم دنیا کی گندگی اور ناپاکی میں آلودہ ہو چکے ہیں۔ پھر ہم اصحاب اقتدار کے ساتھ روابط استوار کر کے ان ذمہ داریوں سے کیوں کر عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہوتی ہیں، لہٰذا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے کہیں بہتر ہے کہ تم گمنامی کی زندگی بسر کرو۔ ❶

## ۱۲۳...... کتابیں خریدنے اور پڑھنے سے دوری

ایک نقصان یہ ہوا کہ انٹرنیٹ پر ہر چیز آسانی سے ملنے کی وجہ سے کتابوں کے خریدنے اور پڑھنے کا رجحان کم ہو گیا ہے، کتاب کے مطالعہ میں نورانیت ہے، کتاب کی اپنی برکات ہوتی ہیں، موبائل میں مطالعہ میں ایک تو انسان کتاب کی بے ادبی میں مبتلا ہو جاتا ہے، دوران مطالعہ ٹیک لگا دیتا ہے، لیٹ جاتا ہے، موبائل میں عموماً کتاب کا ادب باقی نہیں رہتا، دوسرا دو دو، چار چار گھنٹے مطالعہ کرنے سے بینائی کمزور ہوتی ہے، حافظے پر اثر پڑ جاتا ہے، موبائل کی شعاعیں انسان کی نگاہوں پر ہمیشہ لگی رہیں، تو اس سے انسان کی نظر دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے۔

## ۱۲۴...... ہر ایک کے لیے با آسانی دستیاب ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ ہر گلی، کوچے اور چوراہوں کے نکڑ پر یہ ہی نیٹ ورک کمپنیاں فری فری کی لاؤڈ اسپیکر میں گردان لگاتے مفت کنکشن بانٹتی دکھائی دیتی ہیں، جس کی مثال دنیا کے کسی ملک میں نہیں ملتی۔ اس سے اندازہ لگالیں کہ ہمارے ہاں ٹیکنالوجی اتنی سستی ہے کہ ہم اس کو جب جہاں چاہیں بے دریغ استعمال کر کے اپنا وقت ضائع کرتے نظر آتے ہیں۔

موبائل کمپنیوں کی طرف سے صارفین کے لیے نت نئے اور دلکش فیچر کو دیکھ کر نہ چاہنے والا بھی موبائل فون کو استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، اور یہی ان موبائل کمپنیوں

❶ ماہانہ الفاروق ذوالقعدہ: ۱۴۲۹ھ

کی چال ہوتی ہے کہ جس سے ان کے نیٹ ورک زیادہ سے زیادہ صارفین استعمال کریں، مگر ان پیکج سے ہماری نوجوان نسل پر غلط اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ امریکا اور دوسرے مغربی ممالک میں ٹیکنالوجی ہم سے کہیں زیادہ اچھی ہونے کے باوجود وہاں پر ٹیکنالوجی کا ایسے بے دریغ استعمال نہیں ہوتا جیسے ہم کرتے ہیں۔ امریکا میں موبائل فون بطورِ فیشن نہیں بلکہ ضرورت تصور کیا جاتا ہے۔ جب جہاں ضروری ہوا تو بات کر لی لیکن مختصر بات! امریکا میں پبلک مقامات پر بھی لوگ موبائل فون کثرت سے استعمال کرتے نظر نہیں آتے، وہاں تعلیمی اداروں میں بھی موبائل فون کے استعمال پر پابندی ہے، لیکن ہمارے ہاں الٹا پہیّہ چل رہا ہے، جہاں پر موبائل فون استعمال کرنا منع ہو، ہم وہاں اس کا استعمال ضروری سمجھ کر کرتے ہیں، چاہے اسپتال میں ہوں یا مسجد کے احاطے میں ہو، موبائل فون کی ہر جگہ ٹون سنائی دیتی ہے۔ جہاں گھنٹی بجی وہیں جھٹ سے ریسیو کر کے گھنٹوں فضول باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔

## ۱۲۵......غیر محرم عورتوں سے خلوت اور گفتگو

ایک نقصان یہ ہوا کہ غیر محرم عورتوں سے بات چیت کرنا، آج ہمارے معاشرے میں یہ گناہ بہت عام ہو چکا ہے، اکثر نوجوان غیر محرم عورتوں سے باتیں کرتے ہوئے، میسج کرتے ہوئے یا کال میں محو گفتگو ہوتے ہیں، اور اِسے گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا، آج کل کالج، یونیورسٹیوں اور اسکول کے ماحول میں دوستیاں لگائی جاتی ہیں، کمپنیوں کے اندر دوستیاں لگ رہی ہیں، غیر محرم عورتوں سے نشست اور برخاست بڑھتی جا رہی ہے، غیر محرم عورتوں کے ساتھ باتیں کرنا اور اِن کے ساتھ خلوت اختیار کرنا عام ہوتا جا رہا ہے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ. ❶

---

❶ سنن الترمذی: أبواب الرضاع، باب ما جاء فی کراھیة الدخول علی المغیبات، رقم الحدیث: ۱۱۷۱

ترجمہ: کوئی انسان کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے ورنہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

یعنی آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی خاتون سے گفتگو کر رہا ہے یا کسی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے، ایک یہ ہے دوسری کوئی عورت ہے تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوگا، اس لئے عموماً ایسا آدمی گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ اگر ایک کمرہ ہو اور اس میں ایک طرف رابعہ بصری رحمہا اللہ بیٹھی ہو دوسری طرف حضرت بایزید بستامی رحمہ اللہ ہوں تب بھی شیطان تیسرا بن کر ان کو فتنہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے غیر محرم عورت سے گفتگو اور خلوت سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

## ۱۲۶......عدم برداشت میں اضافہ

ایک نقصان یہ ہوا کہ انسان کے اندر برداشت کا مادہ ختم ہوتا جا رہا ہے، سوشل میڈیا پر ہر قسم کی بحث میں شدت پسندی دیکھی جاتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ ہر ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے، ایسے لوگوں کے مزاج میں چڑچڑا پن ہوتا ہے، جب مزاج چڑچڑا بن جائے تو بات بات پر غصہ آئے گا، بات میں سختی ہوگی، گالم گلوچ ہوگی، لڑنے جھگڑنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔

## ۱۲۷......ڈرائیونگ حادثات میں اضافہ

آج کل حادثات کا بڑا سبب موبائل ہے کہ گاڑی چلا رہا ہے موبائل استعمال کر رہا ہے، موٹر سائیکل چلا رہا ہے موبائل استعمال ہو رہا ہے، اسی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہو رہا ہے یا دوسرے کی جان لے رہا ہے یا اپنی جان دے رہا ہے یا اپنے آپ کو معذور کر رہا ہے تو اس کی وجہ یہی بنی، آج کے انسان میں جلد بازی بہت ہے، تھوڑا وقت اس کے لئے نہیں ہے کہ بات کرنی ہے تو گاڑی روک دے، پہلے بات کر لے پھر سفر کرے، وہ ایک وقت میں دو دو کام کرنا چاہتا ہے، تو نتیجہ یہ نکلتا ہے دو کشتیوں میں سفر کرنے والا

عموماً منزل نہیں پہنچتا، سفر ایک وقت میں، جب ایک وقت میں کئی کام کرنا چاہیں گے تو وہ کام مکمل نہیں ہوتے، ادھورے رہ جاتے ہیں۔

دن بدن ہمیں دیکھنے میں آیا کہ عموماً جو حادثات بڑھتے جارہے ہیں اس کی زیادہ تر وجہ موبائل بنتی جارہی ہے، گھر میں جھگڑا کر کے آیا، یا فون پے کسی سے بات ہوئی اور جھگڑا ہو گیا یا فون پر بات کر رہا تھا اور ایکسیڈنٹ ہو گیا، تو عموماً ذہنی ٹینشن، ڈپریشن، ذہنی امراض حادثات کا سبب بنتے ہیں، انسان اپنی زندگی کے عموماً جو غلط فیصلے کرتا ہے وہ غصے میں کرتا ہے اور وہ غصہ کا سبب یہ موبائل بنتا ہے۔ اور آپ کسی موٹر سائیکل سوار کو دیکھیں، اس نے پوری فیملی موٹر سائیکل پر بٹھائی ہوتی ہے اور موبائل کان سے لگا کر ایک طرف کو جھکا ہوتا ہے۔ اِس کی ذرہ سی غفلت اِس کی اپنی پوری فیملی کی زندگی کو داو پر لگا دے گی، اسی طرح آپ سڑک پر دیکھیں کہ ایک کار والے کے پیچھے کاروں کی لمبی لائن لگی ہوتی ہے اور وہ موصوف فون پر محو گفتگو ہوتا ہے۔

## ۱۲۸......گانے فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کی کثرت

ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ آج اس وقت خاص طور پر نوجوان نسل میں اکثر ایسے ہیں جو موبائل پر گانے سننا، فلمیں دیکھنا، ڈرامے دیکھنا، سلفیاں دیکھنا اس میں اُن کا وقت لگتا ہے، تیس فیصد ہوں گے جن کا استعمال مثبت اور ٹھیک ہوگا، ستر فیصد کا استعمال منفی اور غلط ہے، اس لیے آپ دیکھ لیں کہ سب سے زیادہ انٹرنیٹ کا معاذ اللہ غلط استعمال برصغیر میں ہو رہا ہے، حالانکہ یہاں مسلمان مما لک ہیں، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش یہاں تو زیادہ مثبت استعمال ہونا چاہیے! امریکہ اور یورپ کی بنسبت منفی استعمال یہاں زیادہ ہو رہا ہے، چند نوجوان بیٹھے سر جوڑے، یہ سر جوڑ کر کوئی دین نہیں سیکھ رہے! یہ کوئی مذاکرہ نہیں کر رہے، یہ سب سر جوڑ کر فلم دیکھ رہے ہیں، یہ گناہ سن رہے ہیں، یا ٹک ٹاک دیکھ رہے ہیں، یا نازیبا ویڈیوز میں اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔

## ۱۲۹......بے وقت فون کرنا

آج یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کوئی آدمی درس دے رہا ہے، آرام کر رہا ہے یا کسی کی مصروفیت کا وقت ہے یا کوئی کسی مجلس کے اندر بیٹھا ہوا ہوگا، بات کرنے والا ایک دفعہ کال کرے گا، پھر کرے گا، پھر کرے گا، وہ بس نہیں کرے گا جب تک آپ اس کی کال نہ اٹھاو۔ اگر ایک آدمی فارغ ہے اِس کا یہ مطلب نہیں جسے فون کر رہا ہے وہ بھی فارغ ہو، بعض محفل اور مجلس میں موبائل نہیں اٹھایا جا سکتا، وہ مجلس کے آداب کے خلاف ہوتا ہے، کہیں انسان عبادت میں ہوتا ہے، کہیں مسجد میں ہوتا ہے، کہیں درس دے رہا ہوتا ہے، کہیں آرام کر رہا ہوتا ہے، اس کی اپنی ایک زندگی ہے لیکن آج کل بدتہذیبی اتنی ہے کہ جب تک آپ نے اس کا فون نہیں اٹھایا وہ آپ کو تنگ کرتا رہے گا۔ حالانکہ شریعت نے ادب سکھایا کسی کے ہاں جاو ایک مرتبہ دستک دو، دستک کا مطلب صرف انگلی سے دروازہ کھٹکھٹانا ہے، ہم دستک میں بھی دروازہ توڑتے ہیں، پتھر لے لیتے ہیں، جب تک کھولے گا نہیں تو ہم نے جانا نہیں ہے، دستک ہے انگلیوں سے، ایک مرتبہ دی، دوسری مرتبہ، تیسری دفعہ، اگر جواب نہ ملے تو واپس چلے جائیں، انتظار میں نہ رہیں کہ جب تک نہیں نکلے گا تو میں کھڑا رہوں گا، دستک تین دفعہ ہے۔ اسی طرح کال ایک دفعہ چلی گئی کوئی نہ اٹھا سکا تو چھوڑ دینا چاہیے، پھر جب آدمی بات کرے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ پوچھے کیا آپ سے بات ہوسکتی ہے کہ آپ کی مصروفیت تو نہیں ہے، میں نے آپ سے کوئی مسئلہ یا کوئی بات پوچھنی ہے، عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ کہتے ہیں کہ بات مختصر ہے، بات شروع کی تو دس منٹ پے چلی گئی، لمبی لمبی گفتگو کر کے دوسروں کا وقت ضائع کیا جاتا ہے۔

## ۱۳۰......سود میں مبتلا ہونے کا امکان

ایک نقصان یہ ہوا کہ انسان سود میں مبتلا ہو جاتا ہے جیسا کہ آج کل موبائل فون اور

انٹرنیٹ کے ذریعے پیسے کمانے کے نئے نئے طریقے سامنے آ رہے ہیں، بہت سی اسکیمیں ایسی ہیں جو ماہانہ ایک خاص رقم جمع کروانے پر منافع کا وعدہ کرتی ہیں، جیسے ایک لاکھ جمع کرو، بیس سے تیس ہزار ماہانہ کماو۔

یہ اسکیمیں بظاہر پرکشش لگتی ہیں، گھر بیٹھے مال آ رہا ہے، عموماً یہ سود پر مبنی ہوتی ہیں، ایک لاکھ جمع کرو، بیس سے تیس ہزار ماہانہ کماو۔ جس میں یقینی اور طے شدہ منافع دیا جائے، سود میں آتی ہے اور آج کے نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ اس میں مبتلا ہے، ان میں ایک شخص سے پیسے لے کر دوسرے شخص کو منافع دیا جاتا ہے، جب کہ حقیقت میں کوئی حقیقی کاروبار نہیں ہوتا۔ ایک وقت کے بعد اچانک اسکیم بند ہو جاتی ہے، یہ اسکیمیں محض عوام سے پیسہ بٹورنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ جب مطلوبہ رقم اکٹھی ہو جاتی ہے تو وہ ایپس اچانک بند ہو جاتی ہیں اور ہزاروں لوگ اپنی رقم سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

اکثر لوگ بغیر تحقیق کے اپنی محنت کی کمائی ان اسکیموں میں لگا دیتے ہیں، اور بعد میں جب اسکیم بند ہو جاتی ہے، تو نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایسی اسکیموں میں عموماً کوئی حقیقی کاروباری بنیاد نہیں ہوتی، بلکہ پرانے سرمایہ کاروں کو نئے سرمایہ کاروں کے پیسوں سے ادائیگی کی جاتی ہے جو دھوکہ اور سود ہے، حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا، اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهُ. (۱)

ترجمہ: سود کے ستر درجے ہیں (گناہ کے اعتبار سے) اور سب سے نچلا درجہ یہ ہے کوئی اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر درجے ہیں اور سب سے چھوٹا درجہ ہے کوئی اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے، کوئی مسلمان یہ گوارا نہیں کر سکتا وہ اپنی ماں کے ساتھ زنا

(۱) سنن ابن ماجه: كتاب التجارات، باب التغليظ فى الربا، رقم الحديث: ۲۲۷۴

کرے، تو اس سے اندازہ کرو کہ کتنا خطرناک گناہ ہے۔ بسا اوقات انسان اِس گناہ کی وجہ سے عذاب قبر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اردو کی ایک کتاب ہے "نا قابل فراموش سچے واقعات" اس میں انہوں نے ایک واقعہ لکھا کہ ایک شخص سعودی عرب میں تھا، وہاں کام کاج کرتا تھا، کافی رقم، اس نے وہاں کمائی، پھر جب یہ اپنے ملک پاکستان آیا تو یہاں آ کر اس نے اس رقم سے سود کا کام شروع کر دیا، جو بھی آتا تھا یہ اس رقم کو سود پہ دیدیتا تھا، جتنی دولت کمائی تھی تو سود کے ذریعہ نفع اکٹھا کرتا تھا، چند سالوں بعد اس کا انتقال ہو گیا اور انتقال بھی ایسا ہوا کہ کسی نے اسے قتل کر دیا تھا، جب تدفین ہو گئی، اس کی جو اولاد تھی اور اس کے عزیز و اقارب انہوں نے پوسٹ مارٹم کے لئے کہا کہ ہم اس کے پوسٹ ماٹم کرتے ہیں کہ کس طرح قتل ہوا، کس آلہ کے ذریعہ ہوا تا کہ قاتل کی کچھ پہچان ہو سکے، چند ماہ کے بعد جب پوسٹ مارٹم کیلئے قبر کو کھولا گیا، جیسے ہی قبر کھولی دیکھا گیا کفن تو بالکل صحیح سالم تھا تو جیسے کفن کو ہٹایا گیا دیکھا سارے جسم کے ساتھ بچھو ہی بچھو اور سانپ چپکے ہوئے ہیں، تو اب جب یہ لوگ بچھو کو ہٹانے لگے، تو وہ بچھو ایک دم منہ کھولتا، وہ اتنا بڑا کہ ہم نے زندگی میں ایسا بچھو نہیں دیکھا تھا، ہم سب خوف کے مارے ڈر گئے، کہیں ہماری جسم سے چپک نہ جائے، کہا: اس کا جسم راکھ کی طرح سیاہ ہو گیا تھا، اور ہر جوڑ پر ایک بچھو مسلط تھا، ہم نے یہ حالت دیکھی تو جو پولیس والے تھے، انہوں نے کہا: بھائی! ہم تو اس لاش کو ہاتھ نہیں لگاتے، تم خود کرو، ہم اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں، آخر اس کی لاش نہیں نکالی گئی، دوبارہ اوپر ٹائلیں رکھ کر قبر دوبارہ بنا دی گئی، بعد میں پتہ چلا یہ وہ شخص تھا جو سود پہ رقم دیتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اِسے عبرتناک سزا دی۔ ❶

تو بہر حال بہت سی اسکیمیں ہیں جب تک شرعی طور پر مکمل معلومات اور اطمینان حاصل

❶ نا قابل فراموش سچے واقعات: ص ۵۵۰

نہ کرلیا جائے اُس وقت اُس میں سرمایہ کاری اور مشغولیت سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔
شرعی طور پر کسی بھی سرمایہ کاری میں چند بنیادی اصولوں کا ہونا ضروری ہے:
۱......سرمایہ کاری میں شفافیت ہو یعنی واضح ہو کہ پیسہ کہاں لگایا جارہا ہے اور منافع کا ذریعہ کیا ہے۔
۲......نفع ونقصان کی شراکت ہو، اگر کوئی کمپنی کہتی ہے کہ یقینی طور پر ہر مہینے ۳۰٪ ملے گا، تو یہ سود (ربا) بن جائے گا، کیونکہ تجارت میں نقصان کا امکان بھی ہوتا ہے۔
۳......کوئی غیر شرعی یا حرام کام نہ ہو، اگر کسی کاروبار کا ماڈل دھوکہ دہی، جوئے یا سود پر مبنی ہو تو وہ جائز نہیں ہوتا۔ بہت سی آن لائن اسکیمیں ان اصولوں پر پوری نہیں اترتیں، اس لیے ان میں سرمایہ کاری کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

## ۱۳۱......ٹک ٹاک کی کثرت

یہ ایک نئی چیز آگئی آج کی نئی نسل اس میں پڑ گئی، نوجوان، بچے، بچیاں سب اِس میں لگ گئے، ایسی حرکتیں کرتے نظر آتے ہیں جس سے انسان لوگوں کی نظر میں گرجاتا ہے، ایک کم عقل نے گلے میں جوتے ڈالے ہوئے ہیں، ویڈیو بنا رہا ہے۔ کوئی دین کا مذاق، کوئی حدیث اور علماء کا مذاق اڑا رہا ہے، کوئی عورتوں کو تنگ کرتے ہوئے معاذ اللہ مختلف طعنے کستے ہوئے نظر آرہا ہے، یعنی اس چیز کی اتنی کثرت ہوگئی کہ محرم رشتے جو تھے ان کا لحاظ بھی ختم ہوگیا، مشرقی روایات بھی ہم سے چلی گئیں، چلو مسلمان نہیں ایک مشرقی تہذیب تھی، ایک برصغیر کی ثقافت تھی وہ بھی رخصت ہوگئی، آج مسلمان مغربی تہذیب کے پیچھے اندھا دھن لگا ہے۔

## ۱۳۲......گھریلو ناچاقیوں اور جھگڑوں میں اضافہ

ان میں ایک بڑا نقصان ازدواجی زندگی میں تنازعات، ناچاقیوں اور طلاق کی شرح میں اضافہ ہے۔ آئے روز دارالافتاء میں انہیں مسائل کا رجحان ہے، فون پر یہ بات ہوئی،

میسج پر یہ الفاظ کہے گئے، آیا ان سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ اس موبائل فون کا میاں بیوی کے درمیان غلط فہمیوں اور تنازعات کو جنم دینے میں بڑا کردار ہے، شادی شدہ زندگی میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کو وقت دینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ لیکن جب موبائل فون حد سے زیادہ استعمال ہونے لگے تو ازدواجی تعلقات متاثر ہوتے ہیں۔ اکثر لوگ سوشل میڈیا میں اتنے مگن ہو جاتے ہیں کہ اپنے شریک حیات کے لیے وقت نہیں نکال پاتے، اِس رویے سے احساسِ تنہائی پیدا ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ رشتے میں دراڑ ڈال دیتا ہے۔

سوشل میڈیا اور بے وفا سوشل میڈیا کے ذریعے اجنبی لوگوں سے دوستی، پرانی یادیں تازہ کرنا، اور خفیہ تعلقات قائم کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ اکثر اوقات ایک معصومانہ چیٹ غیر اخلاقی تعلقات میں بدل جاتی ہے، جس کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان شک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عدم اعتماد آخر کار طلاق جیسے سنگین نتائج کو جنم دیتا ہے۔

غیر ضروری شک اور عدم اعتماد موبائل فون کی وجہ سے شوہر اور بیوی کے درمیان بے اعتمادی بڑھتی جا رہی ہے۔ اکثر لوگ اپنے فون کو لاک رکھنا، خفیہ چیٹس کرنا یا مخصوص لوگوں سے بات چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب شریک حیات کو شک ہوتا ہے تو وہ چھان بین شروع کر دیتی ہے، جو لڑائی جھگڑوں اور رشتے کی کمزوری کا سبب بنتے ہیں۔

نجی معاملات کی تشہیر: کچھ لوگ اپنے ازدواجی مسائل کو سوشل میڈیا پر لے آتے ہیں یا دوسروں سے شیئر کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف رشتے کی پرائیویسی متاثر ہوتی ہے بلکہ فریقین کے درمیان غلط فہمیوں میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

نشے کی طرح موبائل کا عادی ہونا: کچھ لوگ موبائل کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنی ازدواجی زندگی کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتے۔ بیوی یا شوہر جب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کا شریک حیات ان کے بجائے موبائل میں زیادہ دلچسپی لے رہا ہے، تو اس

سے احساسِ محرومی اور ناپسندیدگی بڑھتی ہے۔
سوشل میڈیا پر جب کوئی اپنی شریک حیات یا کسی قریبی رشتہ دار کے خلاف پوسٹس لگاتا ہے، تو یہ پوسٹس ہمیشہ کے لیے ریکارڈ میں رہتی ہیں۔ان کا اثر خاندان، دوستوں اور معاشرتی زندگی پر پڑتا ہے، اور بعض اوقات یہ باتیں طلاق یا قانونی معاملات تک پہنچ جاتی ہیں۔

## ۱۳۳......مضر کیمیاوی مواد اور بیماریوں کا پیدا ہونا

موبائل کے کثرت استعمال سے انسانی جسم میں مضر کیمیاوی مواد پیدا ہو جاتے ہیں، ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ انٹرنیٹ کے کثرتِ استعمال سے وہ بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں جو منشیات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں، اس لیے کہ اس کے زیادہ استعمال سے جسم کے اندر وہی مضر کیمیاوی مواد پیدا ہو جاتے ہیں جو منشیات کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ مواد انسان کو اس کے مزید استعمال کرنے پر مجبور کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

## ۱۳۴......موجودہ نعمتوں کو حقیر سمجھنا

دیکھنے میں آیا ہے اللہ نے جس کو جو نعمت دی ہے وہ اسکو حقیر سمجھ رہا ہے، جس کے پاس دس ہزار والا موبائل ہے وہ کہتا ہے کہ فلاں کے پاس تو ستر ہزار کا موبائل ہے، اب وہ دس ہزار والے پر شکر نہیں کر رہا، وہ ستر ہزار والے موبائل کے لیے کوشش کر رہا ہے، کونسا ماڈل آرہا ہے وہ اُس کے لیے لگا ہوا ہے، پھر موبائل پر جب روزانہ نئے نئے لباس، نئی نئی گاڑیاں، جوتوں کی نئی نئی قسمیں، ہر دن کھانے پینے کی نئی نئی اشیاء سامنے آرہے ہیں تو اب خواہش ہوتی ہے یہ بھی خریدلیں، یہ بھی خریدلیں، یہ ساری خواہشات پوری نہیں ہوتی، پھر انسان حرام میں پڑ جاتا ہے، خواہشات بادشاہ کی بھی پوری نہیں ہوتی، ضرورتیں اللہ فقیر کی بھی پوری کر دیتا ہے، جب وہ دیکھتا ہے ہر دن نیا نیا لباس،

ہر دن نئی نئی چیزیں تو اسی میں پڑ جاتا ہے، پھر یا تو وہ سود کا پیسہ لے گا یا رشوت لے گا یا حرام میں پڑے گا یا کسی کی جائیداد پر قابض ہو جائے گا، تو بنیادی چیز یہی بنتی ہے، اور عموماً جن گھروں میں ہوتا ہے وہ بچیاں دیکھتی ہیں کہ فلاں اداکارہ نے یہ لباس پہنا، باپ سے کہتیں ہیں ہمارے لئے لاؤ، فلاں جو نیا لباس آیا یہ خرید کے لاؤ، فلاں جو ڈنر سیٹ آیا یہ خرید کر لے آؤ، فلاں جو برتن نئے آئے، فلاں جوتے نئے آئے، آج تو موبائل کے ذریعے سب کاروبار ہو رہے ہیں، گھر میں بیٹھے سب کچھ آ رہا ہے، یہ انگریز نے سب کچھ کیوں کر دیا، اس لئے کر دیا مسلمان ان چیزوں میں پڑ جائیں، اپنے ایمان اپنے اعمال کی فکر چھوڑ دیں، آج ساری کوشش اسی میں ہے کہ ظاہر بن جائے باطن کو بنانے کی کوئی فکر نہیں۔

## ۱۳۵......تعلیمی صلاحیتوں کا برباد ہو جانا

موبائل کی وجہ سے تعلیمی صلاحیتیں برباد ہو گئیں، اس میں سو فیصد میں سے آپ کو بمشکل بائیس فیصد اچھی صلاحیت والے طلباء ملیں گے، ورنہ آپ دیکھو گے اٹھتر فیصد کی صلاحیتیں ضائع ہو گئیں، آج تو تعلیم پیسوں پر بکتی ہے، جتنا بڑا پیسہ دو اُتنی بڑی ڈگری مل جائے گی، جتنا قائداعظم کے نوٹوں کی کثرت اتنی ڈگری کی بڑھوتری، تو ڈگریاں دولت پر بک رہی ہیں، آج تعلیم نہیں رہی، آج صرف پیسہ بنیاد ہو گیا، اس وجہ سے تعلیمی رجحان، تعلیمی قابلیتیں، صلاحیتیں ختم ہو گئیں، جو سند ملی ہے بچہ اپنی سند کو نہیں پڑھ سکتا، اسے کہو پاکستان کی اسپیلنگ وہ نہیں بتا پاتا، بیٹا یہ ذرا پتہ اور اڈریس لکھ لو وہ نہیں لکھ سکتا، وہ اخبار نہیں پڑھ سکتا، اب تو نسلِ نو سوال سمجھ کر کتاب سے جواب نہیں نکال سکتی۔

## ۱۳۶......رات دیر تک استعمال کرنا

شریعت کا حکم ہے کہ انسان عشاء کی نماز پڑھے، ضرورت اپنی پوری کرے، کھانا کھا کر

سو جائے اور وہ تہجد کے وقت اٹھے، شب بیدار بنے، اللہ کے سامنے روئے، تلاوت کرے، فجر کی نماز با جماعت پڑھے، جب سے موبائل آیا تہجد تو دور کی بات ہے فجر بھی چلی گئی، اب تو رات دو دو تین بجے تک موبائل استعمال ہوتا ہے، جب خدا سے مانگنے کا وقت آتا ہے مسلمان سو جاتا ہے، پھر دس گیارہ بجے اس کی صبح ہو رہی ہے، تہجد بھی گئی، تلاوت اور فجر کی نماز بھی گئی، ذکر اذکار بھی گئے، اشراق بھی گئی، پھر کہتے ہیں رزق میں برکت نہیں ہے، رزق میں برکت کہاں سے آئے؟ برکت تو اللہ نے صبح کے وقت میں ڈالی تھی، ہم فطرت کے تقاضوں کے خلاف چلتے ہیں، اس لئے پریشان ہیں، دین نے کہا: کاروبار کا آغاز صبح کرو، ہم کرتے ہیں بارہ بجے، دین کہتا ہے عشاء ہوئی کاروبار ختم ہو گیا، ہمارا کاروبار رات دیر تک چلتا ہے، کھانے کا بھی ہم نے نظام فطرت کے خلاف بنایا ہوا ہے، سونے کا بھی فطرت کے خلاف کیا ہوا ہے، اس لیے ذہنی امراض، جسمانی بیماریوں اور رزق کی تنگی میں ہم مبتلا ہو گئے، خدا نے ہمارے ساتھ نہیں کیا ہم نے خود کیا ہے۔

تو موبائل رات دیر تک استعمال ہوتا ہے، اس کی وجہ سے انسان ذہنی پریشانی میں، ڈپریشن میں مبتلا ہو جاتا ہے، سکون کی نیند ختم ہو گئی، جب ایک آدمی بارہ ایک بجے تک استعمال کرے، اب جو اس نے دیکھا ہے آدھا گھنٹہ تو وہی ذہن میں آتا رہتا ہے، وہی ذہن میں چلتا رہتا ہے، پھر جو دیکھا وہی مناظر خواب میں سامنے آتے رہتے ہیں، سکون کی نیند نہیں ہوتی، اور جو نہیں استعمال کر رہا تو بڑی سکون کی نیند سوتا ہے اور صبح جب اٹھتا ہے تو ہشاش بشاش ہوتا ہے، ذہن اس کا فریش ہوتا ہے، طبیعت میں بشاشت ہوئی ہے، اور طبیعت ہر کام میں چلنے لگتی ہے، موبائل استعمال کرنے والوں میں دیکھیں گے کہ سستی ہے، ہر وقت سست ہو گا، ہر وقت اکتاہٹ ہو گی، مریل کبھی ادھر گر رہا ہے کبھی اُدھر گر رہا ہے، نہ دنیا کا نہ دین کا، تو یہ سب کاموں سے کیوں الگ تھلگ ہے، تو اُس

کی بنیادی وجہ رات تک موبائل کا استعمال ہے۔

## ۱۳۷......ایک دوسرے کی برائی کی تشہیر کا ذریعہ

آج ایک دوسرے کی برائی کی تشہیر کا سب سے بڑا ذریعہ موبائل ہے، دوستوں کی برائی کی تشہیر ہو، رشتہ داروں کی برائی کی تشہیر ہو، قریبی رشتوں میں ایک دوسرے کی برائی کی تشہیر عام ہے، آج کسی برائی کی پڑوس کو خبر نہیں ہوتی مگر دور دراز گاؤں دیہات والوں کو خبر ہو جاتی ہے، وہاں سے فون آنا شروع ہو جاتے ہیں، دبئ، سعودیہ سے فون آنا شروع ہو جاتے ہیں، یہ سارا موبائل کا کمال ہے پہلے جو باتیں صرف خاندان کے بزرگوں تک محدود رہتی تھیں، اب وہ کھلے عام سوشل میڈیا پر زیر بحث آتی ہیں، جس سے رشتے کمزور ہو جاتے ہیں۔

## ۱۳۸......آن لائن دھوکہ دہی اور فراڈ

ایک نقصان یہ ہوا کہ آن لائن فراڈ، جعلی سرمایہ کاری اور بٹ کوائن جیسے غیر مستند اسکیمز کے ذریعے لوگوں کے پیسے لوٹے، بہت سے سادہ مزاج لوگ دھوکہ میں آ گئے اور ان کے ہزاروں، لاکھوں روپے ڈوب گئے۔

## ۱۳۹......بھینگے پن کے خطرات کا بڑھ جانا

موبائل کے کثرت استعمال سے بھینگے پن کے خطرات بڑھ جاتے ہیں، ہم سب جانتے ہیں کہ موبائل فون سے نکلنے والی شعاعوں کی وجہ سے آنکھیں متاثر ہوتی ہیں، لیکن یہ بات بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ اس کے استعمال کی کثرت سے بھینگے پن کے خطرات بڑھ جاتے ہیں، بھینگے پن کا مطلب ہے آنکھوں کا صحیح سمت میں نہ ہونا، یعنی جب کسی شخص کی دونوں آنکھیں ایک دوسرے سے مختلف سمت میں دیکھتی ہوں۔ طبی اصطلاح میں اسے اسٹرابزمس کہا جاتا ہے۔ اس کیفیت میں ایک آنکھ سیدھی دیکھ رہی

ہوتی ہے جبکہ دوسری آنکھ اندر، باہر، اوپر یا نیچے مڑ جاتی ہے۔طبی ماہرین نے سات سے سولہ تک کی عمر کے لڑکوں میں ایک تحقیق کی جو ہر روز چار سے آٹھ گھنٹے تک موبائل فون استعمال کرتے ہیں، جب کہ موبائل فون کا آنکھوں سے فاصلہ صرف بارہ انچ ہوتا تھا۔دو ماہ کے قلیل عرصے میں بیس فیصد صارفین میں بھینگے پن کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھیں۔

## ۱۴۰......اضطراب کا بڑھ جانا

جب ہم کسی سے رابطہ کرتے ہوئے اُسے میسج بھیجتے ہیں تو جلدی جواب آنے کی صورت میں ہمیں خوشی محسوس ہوتی ہے، جب کہ کوئی شخص اگر دیر سے جواب دے تو ہمیں مایوسی کا احساس ہونے لگتا ہے جو کہ بعض اوقات اضطراب کی وجہ بھی بنتا ہے۔

موبائل فون کی وجہ سے انسان ایک طرح کے جنون میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص کو پیغام تو موصول ہو گیا ہے لیکن وہ جواب نہیں دے رہا، اس سے منفی ردِعمل میں اضافہ ہوتا ہے، اور اسی طرح کہ ایک آدمی دوسرے کو فون کرتا ہے دوسرا نہیں اٹھا سکا، کہیں مجبور ہے یا کسی مجلس میں ہے، ابھی یہ اپنے دل میں سوچ رہا ہے کہ کیوں نہیں اٹھایا، ہو سکتا ہے اس کو کسی نے کوئی بات کہی ہو، میرے ساتھ اس کی شاید کوئی دشمنی تو نہیں اور میرا فون یہ کیوں نہیں اٹھا رہا، اب یہ خود سے سوچنا شروع کر رہا ہے، سوال بھی خود بنا رہا ہے جواب بھی خود دینا شروع کر رہا ہے، پھر میں نے کال کی اس نے پھر میرا فون کیوں نہیں اٹھایا، اب یہ ذہن میں اضطراب آئے۔اِس طرح سبق کے دوران پڑھ رہا ہے، کال آنا شروع ہوگئی، اب سارا ذہن کال پر ہے یہ کس کا فون آرہا ہے، کون کر سکتا ہے، سبق سے توجہ ہٹ گئی، تعلیم کے حلقے میں بیٹھا ہوا ہے، کال آرہی ہے اگر اس نے سائلینٹ پر لگایا ہو پھر بھی توجہ بکھر جاتی ہے، یعنی انسان کا جو ذہنی سکون تھا وہ ختم ہو گیا، کلاس میں بیٹھا ہے، اب کسی کا موبائل بجتا ہے، چاہے استاذ کا ہو طالب علم کا ہو

سب بے چین ہو کر اپنے اپنے موبائل چیک کرنے لگتے ہیں۔

## ۱۴۱......موٹاپے کی کثرت

آج دیکھ لیں جو بچے موبائل زیادہ استعمال کررہے ہیں وہ بچے دن بدن پھولتے جا رہے ہیں، پانچ سال کا بچہ ہے کرسی پر نہیں آسکتا، موٹاپا دن بدن بڑھتا جارہا ہے، کیونکہ جہاں فارغ ہوئے موبائل لے لیا، ایک موبائل ایک موٹر سائیکل، اب تو بس نہیں چلتا ورنہ بیت الخلاء بھی اِس پر جائیں، تو جہاں آدمی کی کوشش ہے وہاں وہ گاڑی پر پہنچا، جہاں فارغ ہوا اس نے موبائل لے لیا، تو نہ پاؤں کو حرکت دے رہے ہیں نہ جسم کو، اس وجہ سے موٹاپا بھی بڑھ رہا ہے، بیماریاں بھی لگنا شروع ہوگئیں، تو یہ ذہنی امراض کے ساتھ جسمانی بیماریوں کا بھی ذریعہ ہے۔

## ۱۴۲......خاندانی اور معاشرتی زندگی کا متاثر ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ موجودہ معاشرہ اور نوجوان طبقہ زیادہ وقت موبائل اور انٹرنیٹ پر گزار رہا ہے جس کی وجہ سے خاندانی تعلقات میں آئے روز کمی آتی جارہی ہے، پہلے رشتہ داروں کے ہاں مہینے میں کئی چکر لگ جاتے اب سالوں میں چکر نہیں لگتا، کسی خوشی غمی میں ایک جگہ مل جائیں تو ٹھیک ورنہ سالوں سال گزر جاتے ہیں ملاقات نہیں ہوتی، موبائل اور انٹرنیٹ نے دور دراز کے لوگوں سے بات چیت کو آسان بنایا ہے، لیکن قریبی رشتوں میں فاصلہ بڑھا دیا ہے۔

## ۱۴۳......سیاسی جماعتوں کی حمایتوں اور مخالفین کی کشمکش

ایک نقصان یہ ہوا کہ ہر طرف سیاسی جماعتوں اور لیڈروں کے حمایتوں اور مخالفین کی مثبت اور منفی کردار کشی کی جارہی ہے، انسان جہاں چلا جائے سیاسی گفتگو اور سیاست پر تبصرے، دین کی کوئی بات نہیں، اللہ رسول کا کائی تذکرہ نہیں ہے، موبائل دیکھ دیکھ کر

ذہنی طور پر سیاسی بن چکے ہیں۔ سیاست یہ ایک جماعت اور ایک طبقہ کی ذمہ داری ہے، جو طبقہ اور جماعت سیاست سے منسلک ہے، ہم اور آپ اس جماعت سے منسلک نہیں تو ہماری ذمہ داری نہیں کہ ہم اِس میں بے جا اپنا وقت ضائع کریں۔

آج کے نوجوان، بوڑھے اور تقریباً ہر دوسرے کا ایک بڑا مرض سیاست بن چکا ہے، جہاں کہیں مجلس وہاں سیاست پر تبصرے، سیاسی لیڈروں پر جان دینے کے لیے تیار ہو جانا، جس کے فرشتوں کو بھی ہمارے نام کا پتا نہیں، اِن کے لیے لڑنا، گھنٹوں بحث ومباحثہ کرنا، دوسرے لیڈروں کی اصلاح کی فکر کرنا۔ ہم کسی کی فکر نہ کریں، کون سی جماعت کیا کر رہی ہے؟ جماعت کا لیڈر کیا کر رہا ہے؟ کہاں جا رہا ہے؟ ہم اپنی فکر کریں، ہم اپنی آخرت کی فکر کریں، اس زمانہ کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ دوسروں کی فکر زیادہ، اپنی فکر کم ہوتی ہے۔ ہمارے اجتماعی فلسفہ اور سیاسیات نے یہ ذہن پیدا کیا ہے کہ آدمی کی نظر دوسروں کے عیوب پر پڑتی ہے، اس کا محاسبہ زیادہ تر دوسروں سے ہوتا ہے، فلاں پارٹی یہ کر رہی ہے، فلاں طبقہ یہ کر رہا ہے، فلاں شخص اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہا ہے اور اس کی فرصت ہی نہیں ملتی کہ آدمی اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ میرے اندر کیا نقص ہے، جو دوست احباب سیاسی گفتگو اور سیاست پر تبصرے کرتے ہوں ایسے ساتھی اور ایسی مجلس سے گریز کریں، یہ وقت کا ضیاع اور آپس میں نفرتوں اور دوری کا سبب ہے۔

## ۱۴۴......پٹھوں اور جوڑوں کے درد میں اضافہ

یہ بیماری بھی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے، آج دیکھیں نوجوان نسل ہے، ہر چوتھا نوجوان ملے گا جی حضرت سر میں درد ہے، حضرت یہ گردن میں بہت درد ہے، یہ پٹھوں میں درد ہے، پتہ نہیں کس نے جادو کر دیا، او بھائی موبائل نے جادو کیا ہے، کسی نے نہیں کیا، تیرے موبائل نے کیا جورات کو تو دو بجے تک استعمال کرتا ہے، جب آدمی ہمیشہ دیکھتا

رہے گا تو گردن میں درد تو نکلے گا، آنکھیں استعمال ہوتی رہیں گی، آنکھوں میں حلقے تو پڑیں گے، چھ چھ گھنٹے استعمال ہو گا سر میں درد تو ہو گا، یہ پٹھوں میں درد تو ہو گا، موبائل پکڑ پکڑ کر ہاتھوں میں درد ہو گا، تو جملہ امراض موبائل کے بے تحاشہ استعمال کی وجہ سے ہیں۔ دیکھیں ڈپریشن اور ٹینشن یہ دو لفظ ہیں یہ اردو میں نہیں ہیں، یہ انگریزی کے لفظ ہیں، یہ انگریزی ڈکشنری میں ہے، اردو میں اس کا ترجمہ ہی نہیں، عربی میں تو ہے نہیں، ٹینشن اور ڈپریشن یہ مسلمان کی بیماری نہیں ہے، یہ غیروں کی بیماری تھی جس میں ہم مبتلا ہو گئے اور یہ دین سے بیزار لوگوں کی بیماری تھی، جب ہم دین سے دور ہو گئے، ہم ذکر اذکار سے دور ہو گئے، اللہ سے دور ہو گئے، تو کسی پل اب سکون نہیں ہے۔

## ۱۴۵......گھریلو کام کاج سے احتراز

ایک بڑا نقصان یہ سامنے آیا کہ آج کی ہماری بچیاں، بیٹیاں، عورتیں گھریلو کام کاج نہیں کرتیں، اُن کے ہاتھ میں موبائل ہے، اب وہ سارا دن موبائل میں لگی ہیں، گھر کے اندر گندگی ہے، صفائی ستھرائی کا اہتمام نہیں ہے، شوہر کے آنے کا وقت ہو گیا، کھانا ابھی تک تیار ہی نہیں، بچوں کے اسکول جانے کا وقت ہے اور ان کے لئے نہ ناشتہ بنا ہے اور نہ اُن کی وردی استری ہے، وجہ یہ ہے کہ زیادہ وقت موبائل میں گزر رہا ہے، اب گھریلو کام کاج، صفائی ستھرائی، بزرگوں کی خدمت، کپڑے دھونا، نظام درہم برہم ہوتا ہے، موبائل کا ایسا چسکا ہے کہ بچی کے ہاتھ میں موبائل ہو اپنی بیٹی ہو اس کو کہو یہ چھوڑ دے، پانی لے آ، اس کو بڑا غصہ آئے گا، اپنا بیٹا ہے اس کو کام کا کہہ دو تو وہ الجھنے لگے گا، کہو بیٹا ذرا گلی کے کونے سے سامان لے آؤ، بیٹا غصے میں اپنے باپ کی طرف یوں آنکھیں کھول کر دیکھ رہا کہ اب کھا جائے گا، تو یہ مزاج میں تلخی اور چڑچڑا پن کیوں آیا، اس کی وجہ موبائل کا بے تحاشہ استعمال ہے۔

## ۱۴۶......عادت بن جانا

ایک نقصان یہ ہے یہ عادت بن گئی ہے کہ بلا وجہ موبائل کھولیں گے، بلا وجہ جیب سے نکالیں گے، اب کوئی بات نہیں، کوئی کال نہیں ہے لیکن عادت بن گئی، صبح اُٹھے گا ابھی آنکھیں کھلی نہیں ہیں سب سے پہلے تلاش کرے گا موبائل کہاں ہے، یہ نہیں کہ ابھی اٹھے فجر کی نماز کی تیاری کرے، تلاوت کرے، لیکن ہوتا یہ ہے کہ سب سے پہلے دیکھنا ہے موبائل پر کوئی میسج تو نہیں، کسی کی کال تو نہیں آئی، تو عادت ایسی بن گئی کہ ذرا سی فرصت ملی تو موبائل نکالا اور اس میں مصروف ہوگئے، ایسے کہ دنیا و مافیھا کی خبر ہی نہیں، موبائل ضرورت ہے مقصدِ زندگی نہیں ہے، ضرورت بقدرِ ضرورت ہی ہونی چاہیے۔

## ۱۴۷......تنہائی کا وقت گناہوں میں گزرنا

موبائل فون کا ایک نقصان یہ ہوا کہ نوجوانوں کی تنہائیاں گناہوں میں گزر رہی ہیں، آج ہر دوسرا نوجوان بری طرح تنہائی کے گناہ کا شکار ہو چکا ہے۔ یہ گناہ اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ پوری پوری رات اس میں گزر جاتی حتی کے آخری پہر جب تہجد کا وقت شروع ہوتا ہے، جب اللہ تعالی آسمانِ دُنیا پر آ کر پکارتے ہیں کہ ''کوئی ہے سوال کرنے والا کہ اُسے دیا جائے، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی گناہوں پر بخشش طلب کرنے والا کہ میں اُسے معاف کروں'' یہاں تک کہ صبح روشن ہو جائے۔ ❶

ہمارے نوجوانوں کی اکثریت اس باری تعالی کی پُکار سے کان لپیٹ کر رات پھر موبائل کے استعمال کے سبب اِس پہر میں بے فکری کے ساتھ نیند میں مشغول ہو جاتی ہے، ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ خلوت اور جلوت میں خشیت الٰہی ہو، دل میں یہ

---

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل، رقم الحدیث: ۷۵۸

احساس پیدا ہو کہ اللہ تعالی ہمارا نگران ہے، اور اس بات کا علم ہو کہ اللہ تعالی ہر چیز پر گواہ ہے، لوگوں کے دلوں اور ان کے اعمال پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے، وہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے، اور اس کے بندے جہاں بھی ہوں وہ ان کے ساتھ ہے:

﴿مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا اَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوا﴾ (المجادلة:۷)

ترجمہ: کبھی تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ نہ ہو، اور نہ پانچ آدمیوں کی کوئی سرگوشی ایسی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو، اور چاہے سرگوشی کرنے والے اس سے کم ہوں یا زیادہ، وہ جہاں بھی ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

اب جو شخص یہ جان لے کہ اللہ تعالی اُسے ہر جگہ دیکھ رہا ہے، اللہ تعالی اس کے ظاہر و باطن، خفیہ اور اعلانیہ ہر چیز سے واقف ہے، اور یہی بات خلوت اور تنہائی میں بھی اُجاگر رہے تو تنہائی میں بھی انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے، خوفِ خدا ہی وہ چیز ہے جو انسان کو تنہائی میں گناہ سے بچا سکتی ہے۔ جس دل میں خدا کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف ہوگا، ناممکن ہے کہ اس سے زنا ہو یا وہ چوری کرے۔ اس لیے تنہائی میں گناہوں سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالی کا خوف پیدا کیا جائے۔

تنہائی میں بھی خشیت الٰہی اپنانا سعادت مندی اور سکون کا باعث ہے، اس سے راحت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے، یہ فتنوں سے بچاو کا باعث بھی ہے، لذتِ خشیت کا اسی کو علم ہے جس نے اس کی لذت چکھی ہے، لہذا نفس کو خشیت الٰہی کا پابند بنانے کے لیے پورے عزم اور کوشش سے محنت کرو کہ نفس برائیوں سے رک جائے، اور بڑھاپے سے پہلے اسے نکیل ڈال جائے، کیونکہ اگر دل خوف، ڈر اور اللہ تعالی کے جلال سے معمور ہو تو اعضا گناہوں کے ارتکاب سے باز رہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَأَمَّا الْمُنَجِّيَاتُ: فَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ، وَالرِّضَى، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ، وَالْغِنَى، وَخَشْيَةُ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ. ❶

ترجمہ: اور جو نجات دینے والی چیزیں یہ ہیں: غضب اور خوشی ہر دو حال میں عدل کرنا، امیری اور فقیری میں میانہ روی اختیار کرنا، خلوت وجلوت میں اللہ کا خوف قائم رکھنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ. ❷

یا اللہ! ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے لیے تیری نافرمانی کے سامنے رکاوٹ بن جائے۔

بعض لوگ ظاہر میں دین دار اور عبادت گزار ہوتے ہیں لیکن وہ تنہائی میں گناہوں سے اپنے دامن کو نہیں بچاتے، ایسے لوگوں کی دینداری انہیں کچھ کام نہ آئے گی، مختلف موقعوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی خاص طور پر وصیت فرمائی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی اُمت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو روزِ قیامت تہامہ کے پہاڑوں کے مثل نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بے حیثیت اور پراگندہ ذروں کی طرح بکھیر دے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان لوگوں کی حالت اور وصف بتلا دیجئے تاکہ ہم نادانستہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ المعجم الأوسط: باب الميم، من اسمه محمد، ج ٦ ص ٤٧، رقم الحديث: ٥٧٥٤

❷ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب منه، رقم الحديث: ٣٥٠٢

أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ، وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا. ❶

ترجمہ: وہ تمہارے ہی بھائی ہوں گے، تمہاری طرح راتوں میں عبادت بھی کرتے ہوں گے لیکن جب وہ لوگ تنہائی میں (لوگوں کی نگاہوں سے دور) ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کریں گے۔

یعنی تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہوں سے ان کا دامن داغدار ہوگا۔ حدیث بالا سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ پہاڑوں کے مثل بے شمار نیکیاں، قیام اللیل اور راتوں کی عبادتیں بھی نامہ اعمال میں ہوں لیکن ساتھ ہی بندہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو بھی پامال کرتا ہو تو ایسی عبادت وشب بیداری اور نیکیوں کا اسے کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے گا۔ ان نیکیوں کی حفاظت کے لئے یہ بھی ضروری ہے بندہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے، اس کی عظمت وہیبت اور بڑائی کا استحضار کرتے ہوئے گناہوں سے دور رہے، ورنہ اس کی یہ نیکیاں ضائع وبرباد ہوسکتی ہیں۔

## ۱۴۸...... تنخواہ کا مشکوک اور مشتبہ ہونا

اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ کام کے وقت موبائل کے غیر ضروری استعمال سے کمائی مشکوک ہوسکتی ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری اور دیانتداری سے نبھائے۔ اگر کوئی شخص اپنی ملازمت کے دوران کام کے بجائے غیر ضروری طور پر موبائل استعمال کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں کام پر منفی اثر پڑتا ہے، تو یہ رویہ اسلامی اخلاقیات کے خلاف ہوسکتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کام کے لیے مقررہ وقت میں پوری محنت اور ایمانداری سے کام کرتا ہے، تو اس کی کمائی حلال ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کام کے دوران غیر ضروری موبائل

❶ سنن ابن ماجه: کتاب الزهد، باب ذکر الذنوب، رقم الحديث: ۴۲۴۵

استعمال کر کے اپنا وقت ضائع کرے اور کام کو نظر انداز کرے، تو اس کی تنخواہ کا وہ حصہ مشکوک یا حرام ہو سکتا ہے، جو اس نے کام کیے بغیر لیا ہو۔ ملازمت ایک ذمہ داری ہے، جب کوئی شخص کسی کمپنی یا ادارے کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے کہ وہ فلاں وقت میں فلاں کام کرے گا اور اس کے بدلے تنخواہ لے گا، تو وہ اس معاہدے کا پابند ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَاْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا اَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ﴾ (النساء: ۲۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاو، مگر یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو۔

اگر کوئی شخص اپنی ذمہ داری کو صحیح طریقے سے پورا نہیں کر رہا، اور وقت کے بدلے جو تنخواہ لے رہا ہے، وہ دیانتداری کے مطابق نہیں ہے، تو یہ کمائی ناجائز ہو سکتی ہے۔

دھوکہ دہی اور خیانت سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّى. ❶

ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

اگر کوئی ملازم اپنی ڈیوٹی کے دوران موبائل پر غیر ضروری وقت گزار رہا ہے اور اپنی کمپنی کو اس بارے میں بے خبر رکھتا ہے، تو یہ خیانت کے زمرے میں آ سکتا ہے، کیونکہ اسے اس وقت کی تنخواہ کام کرنے کے بدلے میں دی جا رہی ہے، نہ کہ ذاتی مشاغل میں گزارنے کے لیے۔

البتہ اگر کوئی شخص مجبوری میں چند لمحے موبائل استعمال کرے، جیسے ضروری پیغام پڑھنا،

❶ صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، رقم الحديث: ۱۰۲

فیملی سے بات کرنا یا کسی اہم اطلاع کو چیک کرنا، تو یہ غلط تو ہے لیکن اس سے کمائی حرام نہیں ہوتی۔ البتہ اگر کوئی ملازم زیادہ وقت موبائل میں گزارے، جیسے سوشل میڈیا، ویڈیوز، گیمز یا ذاتی باتوں میں، اور اس کی وجہ سے کام میں غفلت ہو تو پھر کمائی مشتبہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے کام کے وقت کا صحیح استعمال کرے اور دیانتداری کا مظاہرہ کرے، بلاضرورت موبائل کا بے جا استعمال نہ کرے۔

## ۱۴۹......جعلی خبروں اور غلط معلومات کا پھیلانا

ان میں سے ایک بڑا نقصان جھوٹی خبروں کا پھیلاو ہے، آج کل فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب، انسٹاگرام، واٹس ایپ پر ہر شخص سوشل میڈیا پر اپنی موجودگی رکھتا ہے، ان پلیٹ فارمز پر ہر کوئی اپنی مرضی کا مواد بنا کر شیئر کر سکتا ہے، چاہے وہ سچ ہو یا جھوٹ اور بہت سے لوگ بغیر تحقیق کے خبریں پھیلا رہے ہیں۔ اس میں کسی کو کوئی رکاوٹ تو ہے نہیں جو چاہے ڈال دے، جو خبر چاہے شائع کر دے، تاکہ زیادہ سے زیادہ ویوز اور لائیکس حاصل ہو جائیں، چاہے کسی کی ذلت ہو، سنسنی خیز اور جھوٹی خبریں بناتے ہیں تاکہ وہ تیزی سے وائرل ہو سکیں، بعض تو اپنے ذاتی یا سیاسی مقاصد کے لیے جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں، اسی طرح بسا اوقات سیاسی جماعتیں جھوٹی خبروں کے ذریعے مخالفین کے خلاف پروپیگنڈا کرتی ہیں، جس سے عوامی رائے غلط سمت میں جا سکتی ہے اور جمہوری عمل متاثر ہوتا ہے، کسی کو کوئی رکاوٹ تو ہے نہیں جو چاہے ڈال دے، جو خبر چاہے شائع کر دے، اکثر لوگ کوئی بھی خبر دیکھتے ہی بغیر تصدیق کے اِسے آگے فارورڈ کر دیتے ہیں، جس سے غلط معلومات مزید پھیلتی ہیں۔

## ۱۵۰......اولاد کی نگہداشت سے لاپرواہی

جب سے موبائل آیا ہے اولاد کی تربیت سے لاپرواہی ہو گئی، باپ بھی مصروف ہو گیا، ماں کی مشغولیت بھی بڑھ گئی، باپ کے پاس بھی وقت نہیں ہے کہ وہ کام سے آیا تو

اپنے موبائل اور دوستوں میں لگ گیا، اور بیوی بھی اپنے موبائل میں لگی ہے، تو نہ بیوی کے پاس وقت ہے کہ اولاد کو دے، نہ والد کے پاس اولاد کی تربیت کا ٹائم ہے، ان کو کہا کہ تم اپنی تربیت خود کرو، موبائل دے دیا، بیٹا خود سیکھو، خود پڑھو، تو بیٹا وہی سیکھے گا جو اس کو پھر یہود و نصاریٰ بتا رہے ہوں گے، جو موبائل میں اُس کے سامنے آ رہا ہوگا، اسی وجہ سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اولاد کے دلوں میں ماں باپ کی محبت نہیں ہے، جب ماں باپ اولاد کو قریب رکھتے تھے محبت سے سمجھاتے تھے تو اولاد والدین پر جان دیتی تھی، آج کی ماں بچے کو خود نہیں کھلا رہی، بچے کو خود نہیں دھلا رہی، بچے کو خود دودھ نہیں پلا رہی، یہ دودھ اس کے پیٹ میں جاتا تو ماں اور بیٹے کی محبت اور تعلق میں اور اضافہ ہوتا، ماں کے اوصاف حمیدہ بچے میں سرایت کرتے، اچھی عادات اور صفات بچے میں منتقل ہوتیں، لیکن ہم نے دودھ دے دیا اس کو ڈبے کا، اور تعلیم دی سرکاری اور تربیت کے لیے آیہ کے سپرد کر دیا، جو بعض غیر مسلم ہوتیں ہیں یا دین سے دور ہوتی ہیں، اب آیہ کی عادات بچے میں آجاتی ہیں، پھر بچے کو کھلانے اور بہلانے کے لئے اُس کے ہاتھ میں موبائل دے دیتے ہیں، اب اِن حالات میں بچہ آنکھوں کی ٹھنڈک کیسے بنے گا؟

## ۱۵۱......خود سے فیصلہ سازی کی صلاحیت میں کمی آنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ انسان کے اندر خود سے فیصلہ سازی کی صلاحیت میں کمی آتی جا رہی ہے، ہر چیز کے لیے گوگل پر انحصار کیا جا رہا ہے، ہر چیز گوگل پر سرچ کی جاتی ہے اور پھر اسی پر مکمل اعتماد کیا جاتا ہے، جس سے لوگوں کی خود سے سوچنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔

## ۱۵۲......دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈا

ایک نقصان یہ ہے کہ مدارس کے بارے میں سوشل میڈیا پر غیر سچائیوں اور افواہوں کا

پھیلا وانہیں بدنام کررہا ہے، اِن مدارس پر اکثر دہشت گردی اور انتہا پسندی کے الزامات لگائے جاتے ہیں، انہیں دہشت گردی یا انتہا پسندی کے مراکز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جو کہ بے بنیاد ہوتے ہیں۔ اس کا اثر دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کی عزت و شہرت پر پڑ رہا ہے، اور ان اداروں کی فعالیت متاثر ہو رہی ہے، کچھ مخصوص گروہ اور بین الاقوامی میڈیا دینی مدارس کو منفی انداز میں پیش کرتے ہیں، جس سے عوام میں ان کے بارے میں غلط تصورات اور شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ مدارس کسی بھی اسلامی معاشرے میں تعلیم، تربیت، اور روحانی نشو ونما کے مراکز ہوتے ہیں، اِن کا بنیادی مقصد قرآن، حدیث، فقہ اور اسلامی علوم کی تعلیم دینا ہے، تا کہ ایک دیندار، باشعور اور باکردار نسل پروان چڑھ سکے۔ تاہم، گزشتہ کچھ دہائیوں سے دینی مدارس کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اِس میں زیادہ نقصان سوشل میڈیا کے منفی پروپیگنڈا کا ہے۔

## ۱۵۳......اسلامی ڈراموں کا دھوکہ

ایک نقصان یہ ہوا کہ اچھے بھلے دیندار اور باشعور لوگ اس دھوکہ میں مبتلا ہیں کہ یہ اسلامی ڈرامہ ہے اور نوجوانوں کا بڑا حصہ ان ڈرامے دیکھنے میں مصروف ہے، نعوذ باللہ بعض ڈراموں میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) کی شکل وشباہت اور ان کے سیرت وکردار کو فرضی شکلوں میں پیش کرنا، اس قسم کی تصویر سازی یا ڈرامہ بنانا، دیکھنا یا دوسروں کو دکھانا، سب ناجائز اور سخت گناہ ہے، جیسا آج کل ارتغرل غازی ڈرامہ، جو تُرکی کا ایک تاریخی ڈرامہ ہے، یہ ڈرامہ شروع میں ترکی کے سرکاری چینل TRT پر نشر ہوا اور بعد میں مختلف زبانوں میں کئی پلیٹ فارمز پر دستیاب ہوا۔ ارتغرل ڈرامہ کو دنیا کے کئی ممالک میں دیکھا گیا، لیکن سب سے زیادہ مقبولیت اس کو پاکستان میں ملی، ترکی سے زیادہ اس کو پاکستان میں دیکھا گیا، باقاعدہ سرکاری چینل PTV پر نشر کیا گیا۔

اس قسم کے دیگر ڈرامے دیکھنے میں شرعاً متعدد قباحتیں موجود ہیں:

۱......اس میں جان بوجھ کر جھوٹ شامل کیا گیا ہے، کیونکہ جھوٹ کی آمیزش کے بغیر ایسے ڈرامے مکمل ہی نہیں ہوسکتے، اور ان میں دلچسپی بھی برقرار نہیں رہ سکتی۔ جھوٹ گناہِ کبیرہ ہے۔

۲......اس میں عورتوں کے کردار کی وجہ سے مرد وزن کا اختلاط بھی ہے، جبکہ نامحرم عورتوں کو قصداً دیکھنا ناجائز اور حرام ہے، شریعت نے اسے آنکھ کے زنا سے تعبیر کیا ہے۔

۳......ڈرامے میں محبت کی داستان بھی شامل کی گئی ہے، چنانچہ عشق ومعاشقہ کے مواد ہونے کی وجہ سے نوجوانوں کے اخلاق متاثر ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

۴......ڈرامہ میں بیک گراونڈ میوزک بھی ہوتا ہے۔

۵......اس قسم کے ڈراموں کو تبلیغِ دین، اصلاح اور بیداری کا نام دیا جاتا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پردہ اسکرین پر جو کچھ لوگوں کو دکھایا جاتا ہے اس کا اصلاحی اثر وقتی ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں وعظ اور کتاب کا اثر دیرپا ہوتا ہے اور تاریخ کی معتبر کتابیں ہی حقیقی اثر پیدا کرسکتی ہیں، تاریخ کا شوق رکھنے والوں کے لئے مستند تاریخی کُتب ہی قلب کی تسکین کا باعث ہوسکتی ہیں، افسانے اور ڈرامے نہیں۔

۶......ایسی فلمیں غیر مسلموں بلکہ مسلمانوں پر بھی کوئی مثبت ودیرپا اثرات ڈالنے میں ناکام رہیں، اس طرح کی فلموں میں جو کردار اسکرین پر دکھائے جائیں گے، ناظرین کے ذہنوں میں اس شخصیت کی وہی تصویر بن جاتی ہے، ممکن ہے وہ اداکار مسلمان ہی نہ ہو، یا مسلمان تو ہو لیکن فاسق وفاجر ہو، اداکار خواہ کچھ بھی ہو، لیکن صحابہ کرام کے مرتبہ کا تو ہرگز نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اسلام کی ایسی عظیم اور مقدس ہستیوں کے ذکر کے وقت اداکاروں کی شکل وصورت ذہن میں آنا بذاتِ خود ایک بڑی قباحت ہے۔

## ۱۵۴......ہر وقت آن لائن رہنے کی کوشش کرنا

آج ہر وقت کوشش ہے کہ بس موبائل پر کسی نہ کسی سے بات ہو، ایک سے فون بند نہیں ہوا دوسرے کو کیا، دوسرے سے تیسرے کو کیا، ایک کو میسج دوسرے کو میسج، کسی نہ کسی کے ساتھ یہ لگا ہوا ہے، بات ہوتی کوئی نہیں ہے، بس کہتے ہیں اور سناؤ اور سناؤ، بھائی وہ کیا سنائے، دو دو گھنٹے گزر گئے، کام کی کوئی بات نہیں، انگریز نے پیکج عام کر دیا اور خاص طور پر یہاں عام کیا ہے، غیر مسلم ممالک میں وقت کی بڑی قدر ہے وہاں پیکج نہیں ہے، برصغیر میں پیکج ہے، ہم خوش ہوتے ہیں کہ پورا دن ہے پانچ روپے لے رہے ہیں، لیکن کتنا قیمتی وقت ہمارا ضائع ہو رہا ہے اِس کا ہمیں احساس نہیں ہے۔

## ۱۵۵......دماغی یادداشت میں کمی آنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ موبائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہر معلومات فوری مل جانے کی وجہ سے لوگ یادداشت اور تجزیاتی صلاحیت کو کم استعمال کرتے ہیں، پہلے لوگ اہم نمبرز، ایڈریس اور دیگر معلومات یاد رکھتے تھے، لیکن آج کل موبائل میں نوٹس لکھنے یا انٹرنیٹ پر بار بار دیکھنے کی سہولت نے یادداشت کی صلاحیت کو کمزور کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں کے نمبرز بھی یاد نہیں رکھتے، کیونکہ وہ ہمیشہ فون میں محفوظ ہوتے ہیں۔

معلومات کو خود سے یاد رکھنے کی کوشش کریں اپنے ذہن پر انحصار کریں اور چھوٹی چیزوں کو یاد رکھنے کی مشق کریں، جیسے کہ فون نمبرز، اہم تاریخیں اور پتے۔ کتابوں اور تحقیق کی عادت ڈالیں، انٹرنیٹ کے بجائے اصل کتابوں سے معلومات حاصل کریں۔ تحقیق اور تجزیہ کرنے کی عادت اپنائیں تاکہ گہری سوچنے کی صلاحیت بحال ہو۔ غور و فکر کا وقت نکالیں، روزانہ کم از کم پندرہ سے بیس منٹ کے لیے تنہائی میں بیٹھیں اور کسی موضوع پر گہرائی سے سوچیں، یہ عادت آپ کی دماغی صلاحیت کو بہتر بنائے گی۔

## ۱۵۶......ویوز، لائیکس اور کمنٹس کے ذریعے شہرت کا فریب

موبائل انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر جو لوگ متنازع، غیر اخلاقی یا غیر سنجیدہ مواد بنا کر مشہور ہو جاتے ہیں، یہ لوگ اپنی مقبولیت کو اللہ کا انعام اور حقیقی کامیابی سمجھنے لگتے ہیں، اپنی ہر حرکت کو اللہ کی دی ہوئی کامیابی قرار دے کر اسے جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، پوچھا جائے تو کہتے ہیں اللہ نے ہمیں سنبھال لیا ہے، اللہ نے ہمارا ہاتھ تھام لیا ہے، بھلا ناچ گانے کے بعد اللہ کامیاب کرے گا؟ غیر اخلاقی اور بے ہودہ مواد ڈال کر اللہ انکو سنبھالے گا؟ ٹک ٹاک پر ملنے والی شہرت اکثر وقتی ہوتی ہے، اور نوجوان اپنے وقت کا بڑا حصہ ویڈیوز بنانے، ایڈیٹنگ اور سوشل میڈیا پر صرف کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنے خاندان، دوستوں اور حقیقی دنیا کے معاملات سے دور ہو جاتے ہیں۔اور جو نوجوان کم ویوز اور لائیکس حاصل کرتے ہیں، وہ احساسِ کمتری، ڈپریشن اور ذہنی دباو کا شکار ہو جاتے ہیں۔ہمیں سمجھنا ہوگا کہ حقیقی کامیابی شہرت میں نہیں، بلکہ علم، اخلاق اور اچھے کردار میں ہے۔کامیاب لوگ موبائل فون کا استعمال بہت محدود اور مقصدیت کے ساتھ کرتے ہیں۔وہ وقت ضائع کرنے کے بجائے اِسے علم و تحقیق کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

## ۱۵۷......مطالعہ کا فقدان

آج مطالعہ ختم ہو گیا، پہلے نسلِ نو میں کتب بینی اور مطالعہ کا بڑا ذوق تھا، وہ اللہ کا قرآن پڑھتا، تفاسیر پڑھتا، حضور کی سیرت پڑھتا، صحابہ کرام کے واقعات پڑھتا، سلف صالحین کی سوانح کا مطالعہ کرتا، اکابر کی حیات اور خودنوشت سوانح پڑھنا، یہ رفتہ رفتہ ذوق ختم ہوتا جا رہا ہے، اب تو جب فارغ ہو تو موبائل اٹھا لیا، سلف میں اُن لوگوں نے طالب علمی کے دور میں ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا:

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) خود فرماتے ہیں کہ میں اپنا حال عرض کرتا ہوں:

**مَا أَشْبَعُ مِنْ مُّطَالِعَةِ الْكُتُبِ، وَإِذَا رَأَيْتُ كِتَابًا لَمْ أَرَهُ، فَكَأَنِّيْ وَقَعْتُ عَلَى كَنْزٍ...... وَلَوْ قُلْتُ إِنِّيْ طَالَعْتُ عِشْرِيْنَ أَلْفَ مُجَلَّدٍ. ❶**

ترجمہ: میری طبیعت کتابوں کے مطالعہ سے کسی طرح سیر نہیں ہوتی، جب کوئی نئی کتاب پر نظر پڑ جاتی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا...... اگر میں کہوں کہ میں نے طالب علمی میں بیس ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے تو کچھ بعید نہ ہوگا۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

**رُبَمَا طَالَعْتُ عَلَى الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ نَحْوَ مِائَةِ تَفْسِيْرٍ، ثُمَّ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْفَهْمَ وَأَقُوْلُ: يَا مُعَلِّمَ آدَمَ وَإِبْرَاهِيْمَ عَلِّمْنِيْ، وَكُنْتُ أَذْهَبُ إِلَى الْمَسَاجِدِ الْمَهْجُوْرَةِ وَنَحْوِهَا وَأُمَرِّغُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ وَأَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَأَقُوْلُ يَا مُعَلِّمَ إِبْرَاهِيْمَ فَهِّمْنِيْ. ❷**

ترجمہ: بسا اوقات صرف ایک آیت کے مطالعے کے لئے میں نے سو تفسیروں کا مطالعہ کیا ہے، مطالعہ کے بعد میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ مجھے اس آیت کی فہم عنایت ہو، میں عرض کرتا کہ اے آدم وابراہیم کے معلّم! میری تعلیم فرما، میں سنسان اور غیر آباد مسجدوں اور مقامات کی طرف چلا جاتا، اپنی پیشانی خاک پر ملتا اور کہتا کہ اے ابراہیم! کو تعلیم دینے والے! مجھے سمجھ عطا فرما۔

تو بہر حال جب سے موبائل آیا مطالعہ کا ذوق ختم ہو گیا۔

## ۱۵۸...... ناکام دوستیوں اور شادیوں کا رواج

ایک نقصان یہ ہے کہ نوجوان سوشل میڈیا پر غیر ممالک کی لڑکیوں/عورتوں سے دوستیاں

❶ صيد الخاطر: فصل: همم القدماء من العلماء، ص ۴۵۴، الرقم: ۱۴۸۳

❷ العقود الدرية من مناقب شيخ الإسلام أحمد بن تيمية: مصنفات الشيخ رحمه الله، ص ۴۲

اور شادیاں بھی کرتے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ اکثر شادیاں ناکام ثابت ہوتی ہیں۔ حال ہی میں انٹرنیٹ پر مشہور پب جی گیم کے ذریعے ایک پاکستانی شادی شدہ عورت نے، جو چار بچوں کی ماں بتائی جاتی ہے، دہلی (انڈیا) میں رہنے والے لڑکے سے دوستی کی اور پھر نیپال میں شادی کر کے انڈیا چلی گئی۔ اب وہ لڑکی پاکستان آنے کو تیار نہیں جبکہ انڈیا والے اسے پاکستان کی جاسوس سمجھ کر اسے واپس بھیجنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک اور کیس بھی سامنے آیا ہے جس میں انڈیا سے لڑکی پاکستان آ کر شادی کر چکی ہے۔ یہ حالیہ کیسز ہیں جو منظر عام پر آئے جبکہ ایسے سیکڑوں کیسز ہیں جن کی وجہ انٹرنیٹ ہے۔

## ۱۵۹......محنت مزدوری اور مشقت والے کاموں سے گریز کرنا

جب سے موبائل آیا تو ایک نقصان یہ ہوا کہ آج نوجوان محنت مزدوری نہیں کرتا، آج کوئی مشقت والا کام اس کو بولو وہ نہیں کرتا، وہ ڈھونڈے گا ایسا کام جہاں کرسی پر بیٹھا ہوا ائرکنڈیشن کمرہ ہو اور حکم چلانا ہو، آرڈر دینا ہو، یہ کرو یہ کرو، وہ ایسی نوکری چاہ رہا ہے، وہ کسی کے ماتحت رہ کر کام کرنا نہیں چاہتا، کہیں محنت مزدوری کا کہا جائے تو طیش میں آجاتا ہے، جب سے موبائل آیا محنت کا رجحان ختم ہو گیا، نسلِ نو محنت و مزدوری والے کاموں سے جی چرانے لگی، نوجوان نسل کے اندر اب دوسروں سے مانگنے کا رواج، بھکاری بننا، قرضے مانگنا، سود پے پیسہ اٹھالینا، دوسروں کے مال پر قابض ہو جانا، یہ چیزیں آ گئیں، اپنی محنت مزدوری کا رجحان ختم ہو گیا، محنت کرنے والا کوئی بھی ہو اللہ اس کو رزق دیتا ہے اور جب انسان اپنا سارا وقت اس میں صرف کر دے پھر اس پر بھی رزق کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

## ۱۶۰......دوسرے کی بات توجہ اور غور سے نہ سننا

ایک نقصان یہ ہوا کہ اس موبائل کی وجہ سے انسان دوسرے کی بات توجہ اور غور سے

نہیں سنتا، کوئی بات کر رہا ہے دوسرا ساتھ موبائل میں مصروف ہے، آج کل زیادہ تر دیکھا جاتا ہے نوجوان طبقہ اور عام طبقہ بھی دوسروں کی باتوں پر توجہ دینے کے عادی نہیں، کسی دوسرے کی گفتگو کے درمیان یہ اپنے موبائل میں لگا ہوتا ہے، دوسرے کو ملنے کے لیے گئے وہاں بھی موبائل استعمال ہو رہا ہے، جب سامنے والا بات کرے تو ہمیں اپنے موبائل بند کر لینا چاہیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ وصف تھا کہ جب کوئی آپ سے بات کرتا تو توجہ سے سنتے اور جب بات کرنے والا فارغ ہو جاتا تو اپنا چہرہ انور دوسری جانب کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ، حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ، وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ، حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ.** ❶

ترجمہ: میں نے کوئی آدمی نہیں دیکھا کہ اس نے اپنا منہ آپ کے کان پر رکھا ہو اور آپ نے اپنا سر ہٹا لیا ہو، یہاں تک کہ وہی شخص پہلے اپنا سر ہٹاتا تھا، اور میں نے کوئی آدمی نہیں دیکھا کہ اس نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو اور آپ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو یہاں تک کہ خود اپنا ہاتھ چھڑا لیتا تھا۔

دیکھیں! جب ہم سامنے والے کی بات توجہ سے سنیں گے تو ہم اُس شخص کیلئے اپنی محبت ظاہر کریں گے، جب ہم کسی پریشان یا رنجیدہ شخص کی باتوں کو دل لگا کر سنتے ہیں تو اُس کی تکلیف ہلکی ہو جاتی ہے اور ایسا کرنے سے ہم ایک دوسرے کے اَور قریب ہو جاتے ہیں۔ اور مخاطب کے دل میں اور محبت آجاتی ہے کہ میں اِن سے بات کر رہا ہوں اور یہ میری گفتگو توجہ سے سماعت کر رہے ہیں۔

---

❶ سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب في حسن العشرة، رقم الحديث: ۴۷۹۴

# ۱۶۱......جوئے میں مبتلا ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ انسان جوئے میں مبتلا ہوجاتا ہے جیسا کہ آج کل موبائل گیمز میں جوا کھیلنا ایک تشویشناک رجحان بنتا جا رہا ہے، خاص طور پر پب جی جیسے مشہور گیم میں، جہاں کھلاڑی ورچوئل اشیاء خریدنے، جیتنے یا ہارنے کے لیے پیسہ خرچ کرتے ہیں، یہ رجحان نا صرف مالی نقصان کا سبب بنتا ہے بلکہ نفسیاتی مسائل بھی پیدا کرتا ہے۔

موبائل گیمز میں جوئے کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ یہ کھلاڑیوں کو پیسہ خرچ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کئی نوجوان اور بچے اپنی جمع شدہ رقم یا والدین کے کریڈٹ کارڈز کا استعمال کر کے لُوٹ باکسز اسکن بیٹنگ اور دیگر ورچوئل آئٹمز خریدتے ہیں۔ یہ ایک قسم کی لت بن جاتی ہے، اور کئی افراد ہزاروں، بلکہ لاکھوں روپے گنوا بیٹھتے ہیں۔

جوئے کی لت اور نفسیاتی مسائل جب کوئی کھلاڑی بار بار پیسہ لگا کر کوئی نایاب آئٹم جیتنے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ رویہ جوئے کی لت میں بدل سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ذہنی دباؤ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ جیتنے یا ہارنے کی مسلسل فکر ذہنی صحت کو متاثر کرتی ہے۔ خود اعتمادی میں کمی آتی ہے، خاص طور پر جب کھلاڑی مسلسل ہارتا ہے۔

جو نوجوان اس لت میں پڑے ہیں اپنی تعلیم پر توجہ نہیں دے پاتے، وہ زیادہ وقت گیم میں گزارتے ہیں، جو افراد نوکری یا کاروبار کرتے ہیں وہ بھی اپنا قیمتی وقت اور پیسہ ضائع کرتے ہیں، پھر کئی افراد ہارنے کے بعد اپنی رقم واپس حاصل کرنے کے لیے غیر قانونی راستے اپنانے لگتے ہیں۔ وہ دوسروں سے رقم ادھار لے کر مزید جوا کھیلتے ہیں۔ چوری یا فراڈ جیسے جرائم میں ملوث ہوتے ہیں آخر ایسے افراد اپنی فیملی اور دوستوں سے دور ہوجاتے ہیں۔ وہ زیادہ وقت گیم کھیلنے میں لگاتے ہیں اور جب پیسہ ہار جاتے ہیں، تو چڑ چڑے اور غصے والے ہوجاتے ہیں، جس سے رشتے خراب ہوجاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا آؤ تاکہ میں

تمہارے ساتھ جوا کھیلوں، "فَلْيَتَصَدَّقْ" آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ صدقہ دے۔ ❶ یعنی جو صرف دوسرے کو دعوت دے کہ آو جوا کھیلتے ہیں، ابھی جوا اس نے کھیلا نہیں ہے، صرف جوا کھیلنے کی دعوت دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیغہ امر کے ساتھ فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ صدقہ دے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں جب صرف کہنے کی وجہ سے صدقہ دینا واجب ہوگیا تو جو جوا کھیلے گا خود سوچو اس کے اوپر کتنا بڑا گناہ ہوگا! جو اس فعل میں مبتلا ہو تو وہ شخص کس قدر گنہگار ہوگا، فرمایا اس بارے میں تم خود سوچ لو۔ ❷

صحیح مسلم کی روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ، فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ. ❸

جس نے کسی دوسرے کو نرد شیر کی دعوت دی، یہ اس دور میں جوئے کی ایک قسم تھی، جو عرب میں کھیلا جاتا تھا، تو آپ نے فرمایا اگر کسی نے دوسرے کو اس جوئے کی دعوت دی اور وہ اس کھیل میں شریک ہوگیا تو اتنا بڑا گناہ ہے گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو خنزیر کے خون میں اور گوشت میں رنگ دیا، یعنی جیسے کوئی خنزیر کا گوشت اپنے ہاتھوں پر، کپڑوں پر لگائے اور خنزیر کا گوشت اپنے پاس رکھے، جتنا گناہ اس کے لئے ہے اسی طرح آپ نے فرمایا جو شخص جوا کھیلے گا اتنا گنہگار وہ بھی ہوگا۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. ❹

ترجمہ: جس نے شطرنج کھیلا اس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی۔

---

❶ الأدب المفرد: باب من قال لصاحبه: تعال أقامرك، ص ۴۳۱، رقم الحديث: ۱۲۶۲

❷ الكبائر: الكبيرة عشرون: القمار، ص ۸۹

❸ صحيح مسلم: كتاب الشعر، باب تحريم اللعب بالنرد شير، رقم الحديث: ۲۲۶۰

❹ سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب في النهي عن اللعب بالنرد، رقم الحديث: ۴۹۳۸

تو جوا کھیلنا حقیقت میں اللہ، اور رسول کی نافرمانی کرنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ سے گزر رہے تھے دیکھا کہ چند لوگ بیٹھے ہیں، اور آپس میں جوا کھیل رہے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور دیکھنے کے بعد انہوں نے فرمایا:

لَانْ يَّمَسَّ اَحَدُكُمْ جَمْرًا حَتّٰى يُطْفَأَ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمَسَّهَا. ❶

ترجمہ: تم میں سے کوئی ایک اگر اپنے ہاتھ میں انگارا لے اور وہ انگھارا اس کے ہاتھ میں بجھ جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ تم جوا کھیلو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر انگارہ تمہارے ہاتھ میں ہو ہاتھ کو جلا دے، تمہاے جسم کو جلا دے، تم اس کو برداشت کرو، لیکن اپنے ہاتھوں سے جوا نہ کھیلنا اور جوئے کی اشیاء اپنے ہاتھ میں نہ پکڑنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

صَاحِبُ الشَّطْرَنْجِ اَكْذَبُ النَّاسِ. ❷

ترجمہ: شطرنج کھیلنے والا لوگوں میں سب سے جھوٹا انسان ہوتا ہے۔

جوا کھیلنے والا آدمی عموماً جھوٹ بہت بولتا ہے، جواڑی آدمی کی زبان پہ سچ کم ہوتا ہے، اس کی زبان پر جھوٹ اور دھوکہ بازی زیادہ ہوتی ہے۔ جوا کھیلنے کا انجام دنیا میں بھی بھیانک صورت میں سامنے آتا ہے۔

ایک شخص تھا اس کا نام تھا برکت علی، اس کے تین بیٹے تھے اور اس کا کام یہ تھا یہ علاقہ میں ہر کسی سے لڑتا جھگڑتا تھا، ہر وقت اسلحہ اس کے پاس ہوتا اسلحہ سے لوگوں کو خوفزدہ

❶ السنن الصغیر: کتاب الشهادات، باب من تجوز شهادته ومن لا تجوز، ج۴ ص ۱۷۴، رقم الحديث: ۳۳۴۸

❷ السنن الصغیر: کتاب الشهادات، باب من تجوز شهادته ومن لا تجوز، رقم الحديث: ۳۳۴۹

کرتا، کسی کو مارتا کسی کو پریشان کرتا، لوگوں کے مال پر قبضہ کرتا، یہی اس کی حالت تھی لوگ اس کے شر سے محفوظ نہیں تھے، جوا کھیلا کرتا تھا، حالانکہ بڑا کاروبار تھا اس کا لیکن جوئے کے اندر جو لگا سارا کاروبار اس میں چلا گیا اور پھر حالت یہ ہوئی کہ اللہ کی گرفت میں آیا، اس کا بڑا بیٹا جب جوانی کو پہنچا تو جب باپ جوئے میں لگتا ہے، باپ گناہ میں ہوتا ہے تو اولاد بھی اس گناہ میں عموماً لگ جاتی ہے، جیسا ماحول گھر سے ملتا ہے ویسے ہی اولاد پروان چڑھتی ہے، تو بڑا بیٹا بھی اس گناہ میں لگا اور پھر اتنا آگے بڑھا کہ چرس اور ہیرون کے نشہ میں لگ گیا تو عین جوانی میں انتقال ہو گیا، باقی دو بیٹے ان کی زندگی بھی اِس طرح رہی کہ وہ رشتہ مانگتا تھا پھر اس کے بچوں کو کوئی رشتہ نہیں دیتا تھا۔ یہ دونوں لڑکے آوارہ گھومتے تھے اور پھر اس کی حالت یہ ہوئی کہ آخری وقت میں اس پر فالج ہو گیا اور فالج اس کی زبان اور ہاتھ پر ہوا، جس زبان سے لوگوں کو برا بھلا کہتا تھا، جس ہاتھ سے یہ جوا کھیلا کرتا تھا، لوگوں کو تکلیف پہنچاتا تھا، اسی جسم کے اعضاء پر فالج کا اٹیک ہوا، اب یہ بول نہیں سکتا تھا، بڑبڑاتا تھا کسی کو بات سمجھ نہیں آتی تھی، کئی سال تک اس بیماری میں رہا اور آخر دنیا سے چل بسا۔ ❶

## ۱۶۲......نظام الاوقات کا نہ ہونا

سلف کی زندگی میں ایک بات یہ تھی کہ صبح سے لے کر رات تک نظام الاوقات تھا، اس وقت اٹھ کر یہ کام کرنا ہے، اس وقت یہ کرنا، اس وقت یہ کرنا ہے، آج نظام الاوقات ختم ہو گیا، موبائل پر بیٹھے گھنٹوں وقت گزر جاتا ہے، پتہ ہی نہیں چلتا۔ اسلاف کی زندگی میں تہجد سے لے کر رات سونے تک ان کے ایک ایک لمحے کا نظام الاوقات تھا اور اسی وجہ سے اللہ نے ان لوگوں سے دین کا بہت بڑا کام لیا، وہ تو کھانا کھانے میں بھی اپنے وقت کو ضائع سمجھتے تھے کہ اس میں وقت لگے گا، کیوں نہ دین کا کام ہو جائے، علامہ ابن

❶ مکافات عمل: ص ۴۶۴، ۴۶۵

عقیل حنبلی رحمہ اللہ بہت بڑے عالم گزرے ہیں اِنہوں نے دنیا کی سب سے بڑی کتاب ''الفنون'' لکھی ہے، ''ذیل طبقات الحنابلہ'' میں ہے یہ کتاب آٹھ سو جلدوں میں ہے، اسی سال سے زائد جب اِن کی عمر ہوگئی، کسی نے پوچھا علم کا شوق کیسا ہے؟ فرمایا: ایسا ہے جیسے بیس سال کی عمر میں تھا، اللہ نے آپ سے اتنا بڑا کام کیسے لیا، کہا: میں ستو لے لیتا ہوں، پانی میں گھول کے پی لیتا ہوں کہ روٹی کھانے میں وقت لگے گا، قضائے حاجت کے لیے جانا پڑے گا، پھر پانی پیوں گا، نیند آئے گی، غنودگی آئے گی کیوں نہ یہ وقت اللہ کے دین کی خدمت میں گزر جائے۔ ❶

آٹھ سو جلدوں میں کتاب لکھ کر چلے گئے، میں اور آپ ساری عمر لگا لیں اُس کتاب کو پڑھ نہ سکیں گے جو یہ عالم اپنی اپنی زندگی میں لکھ کر گئے، حافظ ابن حجر، امام ذہبی، علامہ سیوطی رحمہم اللہ یہ لوگ جتنی کتابیں لکھ کر چلے گئے ہم زندگی بھر اُن کا مطالعہ نہیں کر سکتے، تو وجہ کیا تھی؟ اِن کا نظام الاوقات تھا اور ہم اِس سے محروم ہیں۔

## ۱۶۳......اپنے لائک اور سبسکرائبر بڑھانے کے فکر میں رہنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ ہر ایک نے اپنا چینل بنایا ہوا ہے، اس کے نام کا چینل ہے، روزانہ دیکھ رہا ہے، مجھے لائیک کرنے والے کتنے ہیں، میری اس تصویر پر کتنے لوگوں نے لائک کیا، میری اس ویڈیو کو کتنوں نے لائک کیا، میرے چینل کے کتنے سبسکرائبر ہو گئے، اس پر منفی تبصرہ کرنے والے کون کون ہیں! اب اس کو سوچ رہے ہیں، وہ کون ہے کیوں کیا اس کے پیچھے پڑ گیا، اس کی آئی ڈیاں چیک کر رہا ہے، جس نے تعریف کی اس سے خوش فہمی اور عجب بڑھتا جا رہا ہے! ہونا چاہیے تھا دوستی اس سے ہو جو خامیاں بتائے، اب جو خامیاں بتائے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ہماری مبالغہ آرائی کرے وہ ہمارا قلبی دوست ہے کہ اُس نے ہماری تعریف کر دی، تو ساری فکر اپنے چینلوں پر ہے،

❶ ذیل طبقات الحنابلة: ترجمة: علي بن عقيل بن محمد بن عقيل، ج ١ ص ٣٢٤، ٣٢٥

دولت اور پیسے کی حرص و ہوس ہے کہ سبسکرائبر بڑھتے جائیں اور میری یوٹیوب کی آمدنی میں اضافہ ہوتا رہے۔

## ۱۶۴......سوشل میڈیا پر مذہبی منافرت کا پھیلاو

اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ کئی بار سوشل میڈیا پر مذہبی منافرت پر مبنی نفرت انگیز پوسٹیں تبصرے اور مذہبی شخصیات، عقائد اور عبادات کے خلاف توہین آمیز پوسٹیں اور تبصرے ہوتے ہیں، مختلف طریقوں سے جھوٹی خبریں اور افواہیں پھیلائی جاتی ہیں۔ کسی مذہبی واقعے کو بڑھا چڑھا کر پیش کر کے یا توڑ مروڑ کر پیش کر کے فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دی جاتی ہے۔ جس میں ملک اور شہر میں ہنگامے اور کشیدگی دیکھنے میں آتی ہے۔ ۲۰۲۳ء اور ۲۰۲۴ء میں بعض مذہبی اختلافات پر فیس بک اور ٹوئٹر پر غلط معلومات پھیلائی گئیں، جس کے نتیجے میں بعض شہروں میں امن وامان کی صورتحال بگڑ گئی۔

ماضی میں کئی ممالک میں سوشل میڈیا پر نفرت انگیز مہمات کے نتیجے میں بڑے فسادات ہو چکے ہیں۔ نوجوان سب سے زیادہ سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں، اور وہ آسانی سے نفرت انگیز پروپیگنڈے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

## ۱۶۵......سوچ و بچار اور تدبر و تفکر کی صلاحیتوں کا متاثر ہونا

ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ لوگوں میں سوچنے اور غور وفکر کرنے کی صلاحیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ انٹرنیٹ کی فوری دستیابی نے لوگوں کو عمیق سوچنے کی صلاحیت سے محروم کر دیا ہے۔ وہ ہر مسئلے کا حل فوری طور پر تلاش کرنا چاہتے ہیں، جس سے وہ زندگی کے گہرے مسائل پر غور وفکر نہیں کرتے۔ آج کے دور میں جب بھی ہمیں کوئی سوال ذہن میں آتا ہے، ہم فوراً گوگل یا دیگر سرچ انجنز کا سہارا لیتے ہیں۔ اس عمل نے انسان کی تجزیاتی اور تخلیقی صلاحیتوں کو متاثر کیا ہے، کیونکہ اب لوگ بغیر سوچے سمجھے ہر چیز کا انحصار انٹرنیٹ پر کرنے لگے ہیں۔ جب بھی کوئی سوال ذہن میں آتا ہے، ہم کتابوں یا

اپنے دماغ کو استعمال کرنے کے بجائے فوراً انٹرنیٹ پر سرچ کر لیتے ہیں۔ مثلاً ریاضی کے سوالات حل کرنے کے بجائے لوگ کیلکو لیٹر یا آن لائن سولوشنز تلاش کرتے ہیں، جس سے ذہن کا استعمال محدود ہو جاتا ہے۔

اس عمل سے ہمارا دماغ خود سے سوچنے کی محنت نہیں کرتا، جس کے نتیجے میں تجزیاتی صلاحیت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ جب لوگ ہر چیز کا حل گوگل پر تلاش کریں گے تو ان میں نئے سوچنے کی عادت ختم ہو جائے گی۔

## ۱۶۶......ایک سے زائد موبائلوں کا رواج

ایک نقصان یہ ہوا کہ اکثر لوگ دو سے تین موبائل رکھنے کے خواہش مند ہیں، آج نوجوان نسل نے بطورِ فیشن کے کئی کئی موبائل رکھے ہوتے ہیں، اور ایک سے زائد کنکشن لئے ہوئے ہیں، بس ایک دوڑ ہے، سب آنکھیں بند کر کے ایک دوسرے سے سبقت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

## ۱۶۷......شرعی احکامات پر نکتہ چینی

ایک نقصان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر دینی قوانین پر بحث و مباحثہ کا رواج چل پڑا ہے، بہت سے لوگ سوشل میڈیا کے ذریعے دینی احکام اور فقہ پر سوالات اٹھاتے ہیں، جس سے ایک اضطراب کی صورت حال پیدا ہوتی ہے، بعض اوقات یہ بحث تعصب، لاعلمی، یا ذاتی مفادات کی بنیاد پر کی جاتی ہے، جو معاشرے میں انتشار، غلط فہمیوں اور مذہب سے دوری کا باعث بنتی ہیں، کچھ لوگ مذہبی احکام کو اپنے ذاتی مفادات کے مطابق توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، بہت سے لوگ بغیر تحقیق کے کسی بھی دینی مسئلے پر اپنی رائے دینا شروع کر دیتے ہیں، کچھ لوگ مذہبی قوانین کو جدید دنیا کے مطابق بدلنے کا مطالبہ کرتے ہیں، جب مذہبی قوانین پر غیر ضروری بحث کی جاتی ہے، تو لوگ اصل اسلامی تعلیمات سے دور ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض غیر مسلم اور سیکولر گروہ مذہبی قوانین پر

ہونے والی داخلی بحثوں کو اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ وہ یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلامی قوانین ناقابلِ عمل یا غیر انسانی ہیں، جس سے بین الاقوامی سطح پر اسلام کی منفی تصویر پیش کی جاتی ہے۔ جبکہ مذہبی قوانین کسی بھی اسلامی معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں، جو انصاف، اخلاقیات، اور معاشرے میں نظم وضبط کو قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ قوانین قرآن وسنت کی روشنی میں طے کیے جاتے ہیں اور ان کا مقصد انسانی زندگی کو بہتر اور متوازن بنانا ہوتا ہے۔ تو بہرحال مذہبی قوانین پر غیر ضروری بحث کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس سے عوام میں مذہب کے حوالے سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں، فرقہ واریت کو فروغ ملتا ہے، اور مذہب کی اصل روح متاثر ہوتی ہے۔ اگرچہ علمی بحث اور اجتہاد دین کی ترقی کے لیے ضروری ہیں، لیکن ان بحثوں کو علمی دائرے میں رکھنا چاہیے اور انہیں فتنے اور انتشار کا ذریعہ نہیں بننے دینا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مستند علماء سے رہنمائی حاصل کریں۔

## ۱۶۸...... تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلباء کے درمیان تعلق کی کمی

موبائل فون کے غیر ضروری اور بے جا استعمال نے استاد اور طالب علم کے درمیان روایتی تعلق کو کمزور کر دیا ہے، جو تعلیمی معیار پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ تعلیم صرف کتابوں سے علم حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں استاد اور شاگرد کا آپس میں قریبی تعلق نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ ایک اچھا استاد نہ صرف علم فراہم کرتا ہے بلکہ تربیت بھی کرتا ہے، اخلاقیات سکھاتا ہے اور طالب علم کی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ موبائل فون کا بڑھتا ہوا استعمال اور تعلیمی نقصانات موبائل فون کے بے تحاشا استعمال نے استاد اور شاگرد کے درمیان اس تعلق کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو موبائل فون کے نقصانات سے آگاہ کریں، موبائل فون کو صرف ضروری کاموں کے لیے استعمال کریں اور کلاس روم میں مکمل توجہ

استاد پر مرکوز رکھیں۔ اگر اس مسئلے پر توجہ نہ دی گئی تو آنے والی نسلوں میں استاد کا کردار کمزور پڑ جائے گا اور تعلیم محض معلومات کا تبادلہ بن کر رہ جائے گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ موبائل فون کے استعمال میں اعتدال برتا جائے تاکہ استاد اور طالب علم کا رشتہ مضبوط رہے اور تعلیمی معیار بلند ہو۔

## ۱۶۹......ویڈیو اور سلفیاں بنا کر شیئر کرتے رہنا

ایک نقصان یہ ہے کہ آج نوجوانوں میں دیکھا گیا جہاں بیٹھے ویڈیو بنائی، سلفی بنائی آگے بھیج دی، اب اس انتظار میں ہیں کہ ساتھی کیا کہہ رہے ہیں، ایک ایک جگہ دس دس تصویریں بن رہی ہیں، ایک ایک محفل کی دسیوں سلفیاں بن رہی ہیں اور آگے مختلف گروپوں میں شیئر ہوتی جارہی ہیں۔ یعنی سارا دن اس کا کام تصویر بنانا، ویڈیو بنانا دوسروں کی دیکھنا، اپنی دکھانا، کمنٹ کرنا، کمنٹ پڑھنا! افسوس کیا مسلمان اس کام کے لئے ہے کہ ساری زندگی اس لایعنی کام کو اپنا مقصد بنائے؟

## ۱۷۰......مجلس میں دوسرے کی بات کاٹنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ مجلس میں ایک دوسرے کی بات کی اہمیت ختم ہوگئی، ایک بات کررہا ہے دوسرا موبائل میں مصروف فوراً اپنی بات شروع کردیتا ہے، آج ہم سننے کے نہیں سنانے کا عادی ہوگئے ہیں، عموماً دیکھنے میں آتا ہے دوران گفتگو ہم کہہ دیتے ہیں: معذرت آپ کی بات کاٹ رہا ہوں، پہلے میری بات سُنیں، کمال بولنا نہیں بلکہ سننا ہے، مخاطب کی مکمل بات سننے اور سمجھنے کے بعد جو بات کہی جائے گی وہ یقیناً مؤثر اور مفید ہوگی، اور سننے کا یہ مطلب نہیں کہ مخاطب بات کررہا ہے اور سامع اپنے موبائل پر واٹس ایپ یا فیس بک میں مصروف ہو، یا کسی اور طرف دیکھ رہا ہو، یا چہرے کے تاثرات ایسے ہوں جیسے وہ بات سننا ہی نہیں چاہتا، یہ غیر اخلاقی حرکت ہے، عموماً یہ وباء ان لوگوں میں ہوتی جن کو اللہ تعالیٰ کچھ مال عطاء کردے یا کوئی عہدا عطا کردے، آپ صلی

اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھی کسی کا بڑا عہدہ ہوسکتا ہے؟ ہم سب نبی کی ذات پر قربان، ہر صحابی سمجھتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا زیادہ خیال رکھتے ہیں، ان سے زیادہ محبت کرتے ہیں، ان کی بات زیادہ توجہ سے سنتے ہیں، ان کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ان خیالات کے پیچھے بہت بڑی وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پورے چہرے کے ساتھ متوجہ ہونا، مکمل بات سننا، ان کی طرف دیکھنا اور بات نہ کاٹنا تھی، پھر آپ نتیجہ خود ہی ملاحظہ کریں کہ ایک کافر اپنے لوگوں میں گواہی دیتا ہے کہ مسلمانوں کا نبی جب بات کرتا ہے تو اس کے ساتھی اس توجہ کے ساتھ بغیر حرکت کے بات سنتے ہیں جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور انہوں نے ذرہ بھی حرکت کی تو وہ اُڑ جائیں گے۔

اب دوسروں کی بات کاٹنا، توجہ نہ کرنا اور اپنی سناتے رہنا اِس کی بنیادی تین وجوہات ہیں:

(۱) برداشت کی کمی: ایسے لوگوں میں برداشت کی کمی پائی جاتی ہے۔

(۲) کم فہمی: ان لوگوں میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ بات کی گہرائی تک پہنچ سکیں یا بولنے والے کی بات کو مختلف زاویوں سے سمجھنے کی کوشش کر سکیں، اس وجہ سے جلد بے زار ہو جاتے ہیں اور گفتگو کرنے والے کی بات کاٹ دیتے ہیں۔

(۳) خود پر قابو: ان لوگوں کے جذبات ان کے قابو سے باہر ہوتے ہیں، ان کے اندر چڑ چڑا پن بھی پایا جاتا ہے جو انھیں جذباتی بنا دیتا ہے۔

## ۱۷۱......ذکر واذکار اور دعا سے غفلت

ایک نقصان یہ ہوا کہ آج مسلمان ذکر واذکار اور دعا سے غافل ہوتا جا رہا ہے، ذکر واذکار ودعا کا وقت ہی نہیں ہے، نماز سے پہلے بھی موبائل اور نماز کے بعد بھی موبائل، نماز کے فوراً بعد موبائل نکالا جاتا ہے دیکھتے ہیں کہ کوئی فون، میسج تو نہیں آیا، یہ ایک عادت بن گئی ہے۔ ذکر اللہ سے غفلت ہو گئی، حالانکہ قرآن وحدیث میں ذکر کی بڑی اہمیت وفضیلت آئی ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا. وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَاَصِيلًا﴾ (الأحزاب: ۴۱، ۴۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو، اور صبح وشام اسی کی تسبیح کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ اَحْيَانِهِ. ❶

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

سب سے بہترین عمل ذکر ہے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَاَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا اَعْنَاقَكُمْ.

ترجمہ: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں، جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے، تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى. ❷

ترجمہ: وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الحيض، باب ذكر الله تعالى في حال الجنابة وغيرها، رقم الحديث: ۳۷۳

❷ سنن الترمذي: أبواب الدعوات، باب ماجاء في فضل الذكر، باب منه، رقم الحديث: ۳۳۷۷

مؤمن کی شان یہ ہے کہ اُس کی زبان ہر وقت یادِ الٰہی سے تر ہو، حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ!

إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ.

ترجمہ: احکام اسلام کثرت سے ہیں آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں انہماک سے کرتا رہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.[1]

ترجمہ: تیری زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے۔

## ۱۷۲...... ہر پوسٹ پر رائے دینا اور دنیا کی فکر

ایک نقصان یہ ہوا کہ ہر نو جوان دانشور، ادیب اور لکھاری بن گیا اور بغیر تحقیق کے ہر پوسٹ پر رائے دینا ایمان سمجھنے لگا اور اپنا بیانیہ بنانے لگا۔ انہوں نے کچھ نو جوانوں کو مثال بھی بنایا ہوا ہے کہ فلاں شہر میں فلاں نے اتنے پیسے سوشل میڈیا کے ذریعے کمائے ہیں۔ اس لیے ہمارا نوجوان بھی دن رات اسی دوڑ میں لگا ہوا ہے اور شارٹ کٹ کے ذریعے پیسے کمانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ کسی طالب علم سے پوچھ لیں کہ وہ دن میں کتنے گھنٹے موبائل استعمال کرتا ہے تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ وہ پڑھائی اور والدین کو وقت دینے کے بجائے زیادہ وقت اپنے موبائل پر گزار رہا ہوتا ہے، اس کا کوئی دوست نہیں ہے، اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ گھر میں یا معاشرے میں کیا ہو رہا ہے، وہ صرف اسی کو اپنا دوست تصور کرتا ہے جو اس کی پوسٹ کو لائیک کرتا اور کمنٹس دیتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ وہ ایسی لت کا شکار ہو چکا ہے جس نے اُسے اپنوں سے دور کر دیا ہے اور وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنی ہی ایک الگ دنیا میں گم ہے۔

[1] سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الذکر، رقم الحدیث: ۳۳۷۵

## ۱۷۳......آپس میں تصادم اور اختلاف

اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر سیاستدانوں اور سیاسی جماعتوں کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا کرنا اور عوامی منافرت سوشل میڈیا پر عام ہو گیا ہے، لوگ اپنے نظریے کو صحیح اور دوسروں کے نظریے کو مکمل غلط سمجھنے لگتے ہیں، جس سے عوامی سطح پر بے چینی، عدم برداشت اور تصادم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر سیاسی جماعتوں اور رہنماؤں کے حامیوں کے درمیان شدید بحث و مباحثہ اکثر ایک خطرناک اور جھگڑے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کچھ لوگ سیاسی رہنما اور ان کے حامی مخالفین کے خلاف نازیبا الفاظ اور کردار کشی پر مبنی مہمات چلاتے ہیں۔ مختلف ممالک میں ایسے واقعات دیکھنے میں آچکے ہیں جہاں سوشل میڈیا پر شروع ہونے والی مہمات عملی زندگی میں تصادم کا باعث بنی ہیں، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مختلف طبقات کے درمیان دوریاں بڑھ جاتی ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ غلط معلومات کو پھیلنے سے روکنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کریں اور ایسے قوانین بنائیں جو سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں اور نفرت انگیز بیانیے کے پھیلاؤ کو روک سکیں۔

## ۱۷۴......بھولنے کی بیماری کا پیدا ہونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ بار بار موبائل فون کو دیکھنے والے اور ہمہ وقت اس پر فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا سائٹس وزٹ کرنے والوں میں عدم توجہی اور بھولنے کی بیماری عام پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ بات کرنے کے دوران اکثر بھول جاتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے، گھر کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں جاتے ہیں تو بھول جاتے ہیں کہ وہاں کیا کرنے گئے تھے، اور اسی طرح اہم کاموں اور میٹنگز وغیرہ کے بارے میں بھی بھول کر بڑا نقصان کروا بیٹھتے ہیں۔

# ۱۷۵......ملازمتوں اور معاش کی کمی

اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ پاکستان میں انٹرنیٹ پر ملازمتوں کے مواقع کی کمی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے، خاص طور پر نوجوانوں کے لیے جو آن لائن جابز کے لیے کوشاں ہیں۔اس کی وجہ سے بے روزگاری کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے، اگرچہ یہ رجحان بہت سے فوائد رکھتا ہے، اس میں کمپنیوں کا لاگت کم خرچ ہوتی ہے، آن لائن کام کرنے والے ملازمین پر کم خرچ آتا ہے، کیونکہ دفاتر، بجلی، ٹرانسپورٹ اور دیگر سہولیات پر اخراجات بچ جاتے ہیں۔ مگر اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ ان میں سب سے بڑا نقصان روایتی ملازمتوں میں کمی، بیروزگاری، معاشی عدم استحکام اور ملازمین کے حقوق کے مسائل ہیں، فری لانسنگ پلیٹ فارمز کی ترقی اور دیگر پلیٹ فارمز نے دنیا بھر کے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے، جس سے روایتی ملازمتوں کی ضرورت کم ہوگئی ہے، مثال کے طور پر، ایک پاکستانی کمپنی اگر کسی فری لانسر کو بھارت یا بنگلہ دیش سے کم اجرت پر کام دے سکتی ہے، تو وہ مقامی ملازمین کو رکھنے سے گریز کرے گی۔ آن لائن جابز کے باعث متاثر ہونے والے شعبے کئی روایتی شعبے آن لائن جابز کے باعث شدید متاثر ہو رہے ہیں۔

اور اسی طرح گلوبلائزیشن اور ریموٹ ورک کمپنیاں دنیا بھر سے سستے ورکرز بھرتی کر رہی ہیں، جس سے مقامی ملازمین کے لیے مواقع کم ہو رہے ہیں۔ اب کئی کمپنیاں مکمل وقت کے ملازمین رکھنے کے بجائے فری لانسرز یا پارٹ ٹائم ورکرز کو ترجیح دے رہی ہیں۔ اس میں مستقل سہولیات نہیں دینی پڑتیں۔ کمپنی کو ورکرز صرف مخصوص پراجیکٹس کے لیے رکھنے کا موقع ملتا ہے، جس سے ان کے اخراجات کم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مصنوعی ذہانت (AI) اور آٹومیشن کمپنیاں کئی روایتی ملازمتوں کی جگہ اب اِن کا استعمال کر رہی ہیں، جس سے انسانوں کی ضرورت کم ہو رہی ہے۔ مثال

کے طور پر کال سینٹرز میں پہلے ہزاروں افراد کام کرتے تھے، لیکن اب چیٹ بوٹس اور خودکار نظاموں نے ان کی جگہ لے لی ہے، پہلے کمپنیاں بڑی تعداد میں دفاتر چلاتی تھیں، جہاں مختلف قسم کی ملازمتیں موجود ہوتی تھیں، جیسے کلرک، سکیورٹی گارڈ، صفائی کا عملہ وغیرہ۔ چونکہ اب زیادہ تر کام آن لائن ہو رہا ہے، دفاتر کی ضرورت کم ہو گئی ہے، جس سے ان ملازمتوں میں کمی آ رہی ہے۔

پہلے اخبارات اور ٹی وی چینلز میں بڑی تعداد میں رپورٹرز، ایڈیٹرز اور دیگر عملہ کام کرتا تھا۔ اب فری لانس بلاگرز، یوٹیوبرز اور ڈیجیٹل صحافیوں نے ان کی جگہ لے لی ہے

## ۱۷۶...... مذہبی تعلیمات کے نام پر ذاتی آراء اور افکار پھیلانا

اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر بہت سی ایسی مواد اور ویڈیوز شیئر کی جاتی ہیں جو علمائے کرام کے بجائے غیر مستند افراد مذہب کی تشریح کرنا شروع کر دیتے ہیں، تو دین میں غیر ضروری تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آج کل سوشل میڈیا پر کئی ایسے افراد موجود ہیں جو دین کے نام پر اپنی ذاتی رائے کو پھیلاتے ہیں اور لوگوں کو اصل تعلیمات سے دور لے جاتے ہیں۔ بعض ویب سائٹس اور چینلوں پر مذہبی معاملات میں ایسی آزادی دی جاتی ہے جو دین کے مستند اصولوں سے متصادم ہوتی ہیں۔ جو دینی تعلیمات کی غلط تفسیریں فراہم کرتی ہیں، اس کے ذریعے نوجوانوں کی دینی شناخت متاثر ہو رہی ہے، اور کئی مرتبہ ایسا مواد غیر اسلامی نظریات کو پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں، جس سے دینی طبقات میں تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ جب لوگ مذہب میں اپنی طرف سے تبدیلیاں کرتے ہیں، تو اصل تعلیمات دھندلا جاتی ہیں۔ لوگ دین کی سادگی اور حقیقی پیغام سے دور ہو کر غلط راستوں پر چل پڑتے ہیں، اور جب دین میں غیر ضروری تبدیلیاں کی جاتی ہیں، تو عوام کے لیے یہ طے کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اصل تعلیمات کیا ہیں اور کون سی باتیں بعد میں شامل کی گئی ہیں۔ یہ صورتحال نئی نسل کے لیے مزید

کنفیوژن پیدا کرتی ہیں، سنی سنائی باتوں پر یقین کرنے کے بجائے ہمیں دینی معاملات میں صرف مستند اور قابلِ اعتماد علما کی باتوں کو قبول کرنا چاہیے۔

## ۱۷۷......نیند کے دورانیہ کا کم ہونا

ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ رات کو سونے سے پہلے زیادہ تر لوگ موبائل فون استعمال کرتے ہیں، جس کی وجہ سے نیند دیر سے آتی ہے اور ان کی نیند کا دورانیہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ نیند کا دورانیہ کم ہونے سے جسم کا مدافعتی نظام بھی کمزور ہوتا ہے جو بہت سی بیماریوں کے خطرات کو بڑھا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ موبائل کے استعمال سے جسمانی تھکاوٹ کے خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے طبی تحقیقات کے مطابق رات کو سونے سے پہلے زیادہ وقت کے لیے موبائل فون استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

## ۱۷۸......والدین کا اپنی راحت کی خاطر اولاد کو زہر کا عادی بنانا

موبائل کا ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ جب ایک آٹھ دس ماہ کے بچے کو بہلانے کے لیے اس کی ماں یا باپ موبائل کی سکرین کا سہارا لیتے ہیں، بچے کا ذہن، جس کے لیے ہر رنگ برنگی اور حرکت کرتی چیز کشش اور سکون کا باعث ہوتی ہے، وہ اس کی جانب کھنچ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ والدین اسی بات کو سکون سمجھ کر سکھ کا سانس لیتے ہیں، یہ جانے بغیر کہ وہ خود اپنے بچے کے لیے ایسا شکنجہ تیار کر رہے ہیں جس سے نکلنا ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہوتا ہے۔

## ۱۷۹......ٹیکنالوجی کے بغیر زندگی گزارنے کی صلاحیت کھونا

ایک نقصان یہ ہوا کہ لوگ اب بنیادی کام بھی انٹرنیٹ اور موبائل پر کرتے ہیں، جیسے کہ راستے تلاش کرنا، کھانا آرڈر کرنا، اور نوٹس بنانا، جس سے ان کی خود انحصاری ختم ہو رہی ہے۔ ٹیکنالوجی کی غیر موجودگی میں بے بسی محسوس ہوتی ہے، لوگ بنیادی مہارتوں

جیسے کہ نقشے پڑھنے، خود راستہ تلاش کرنے، یا حالات سے نمٹنے کے طریقے بھول چکے ہیں، جس کی وجہ سے انٹرنیٹ بند ہونے پر شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

## ۱۸۰......ایڈیٹنگ اور ڈیپ فیک کا رجحان

ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ یہ سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کا ایک بڑا منفی پہلو ہے کہ اب تصاویر اور ویڈیوز میں ایڈیٹنگ اور ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کے ذریعے کسی کے جسم پر دوسرے کا چہرہ لگا کر جھوٹی معلومات پھیلائی جاسکتی ہیں۔ یہ عمل بدنامی اور غلط پروپیگنڈا کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، بدنامی، کردار کشی اور کسی بے گناہ فرد کو جھوٹے الزامات میں پھنسایا جاتا ہے، معزز شخصیات کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

## ۱۸۱......لائیکس اور کمنٹس دیکھتے رہنا

ایک نقصان یہ ہوا کہ نوجوانوں میں ڈپریشن میں اضافہ ہورہا ہے، اپنے انسٹاگرام اور فیس بک پر اپنی ویڈیوز ڈال کر، جن کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا یا بے ہنگم سی ٹک ٹاک بنا کر دیکھتے رہتے ہیں کہ انہیں کتنے لائیکس ملے ہیں اور کتنے لوگوں نے اُس پر کمنٹس لکھے ہیں۔ یعنی وہ اپنی تخلیق کے خود ہی رائٹر ہیں، خود ہی پروڈیوسر ہیں، خود ہی ہدایت کار ہیں اور کم و بیش خود ہی دیکھنے والے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اُن بے تکی ویڈیوز اور مواد کو دیکھنے کے لیے انہیں اپنے جیسے شائق بھی مل گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو الگ مخلوق سمجھنے لگے ہیں۔

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (PTA) کے مطابق ملک میں ۱۹ کروڑ سے زائد سوشل میڈیا صارفین ہیں، جن میں یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ٹک ٹاک کے صارفین بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ انٹرنیٹ کے غیر ذمہ دارانہ استعمال سے نفسیاتی مسائل جیسے ڈپریشن اور بے چینی میں اضافہ ہورہا ہے۔

# ۱۸۲...... مذہبی رہنماوں پر تنقید

ایک نقصان یہ ہے کہ پاکستان میں سوشل میڈیا کا استعمال دینی رہنماوں پر تنقید کرنے اوران کی شبیہ کو متاثر کرنے کے لیے بھی بڑھ گیا ہے۔ کچھ افراد اور گروہ سوشل میڈیا کے ذریعے دینی رہنماوں کے بیانات یا فتویٰ جات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، جس سے عوامی رائے میں کنفیوژن پیدا ہوتی ہے اور دینی قیادت کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔ ان کا مقصد مذہب اوراس کے نمائندوں کو عوام کی نظروں میں بے وقعت کرنا ہوتا ہے، تاکہ مذہب کا معاشرتی اثر ورسوخ کم ہو سکے۔ تاکہ لوگ دینی معاملات میں رہنمائی لینے کے بجائے خود سے فیصلے کرنے لگیں۔ جبکہ مذہبی رہنما کسی بھی معاشرے میں دینی رہنمائی، اخلاقی تربیت اور روحانی ترقی کے اہم ستون ہوتے ہیں۔ ان کا کردار صرف مذہبی تعلیم تک محدود نہیں، بلکہ وہ سماجی اصلاح، قیادت اور امن واستحکام کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم جدید دور میں مذہبی رہنماوں پر تنقید کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اکثر اوقات یہ نکتہ چینی بے بنیاد الزامات، تعصب، یا مخصوص ایجنڈوں کے تحت کی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں کئی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مذہبی رہنماوں پر بے جا تنقید کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے عوام میں دینی قیادت پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں معاشرتی انتشار، مذہبی بے راہ روی اور اخلاقی زوال پیدا ہوتا ہے۔ تنقید اگر اصلاحی ہو تو مفید ہو سکتی ہے، لیکن اگر اسے مذہب کو کمزور کرنے کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ پورے معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مذہبی قیادت کی عزت کریں، ان کی اصلاح میں مثبت کردار ادا کریں، اوران کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کا حصہ بننے سے گریز کریں، تاکہ معاشرہ دینی واخلاقی اقدار کے ساتھ ترقی کر سکے۔

## ۱۸۳......مذہبی تعلیمات کی غلط تشریحات

ایک نقصان یہ ہے کہ شل میڈیا پر غیر مستند اور غلط دینی مواد کی ترویج نے مذہبی تعلیمات کی صحیح تشریحات کو متاثر کیا ہے۔ اکثر لوگ دینی تعلیمات کو مکمل طور پر سمجھے بغیر ان کی تشریح کرنے لگتے ہیں، جس سے غلط معانی اخذ کیے جاتے ہیں۔ دینی علوم میں مہارت نہ رکھنے والے افراد جب مذہبی مسائل پر اپنی رائے دیتے ہیں تو اس سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ عموماً مذہبی تعلیمات کی غلط تشریح کسی مخصوص طبقے یا گروہ کے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لیے کی جاتی ہے۔ کچھ سیاسی اور مذہبی رہنما دینی احکام کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس سے اصل تعلیمات پس پشت چلی جاتی ہیں۔

بعض اوقات ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جو اصل پیغام کو بدل کر رکھ دیتی ہیں۔ ہر زبان کے اپنے مخصوص محاورے اور سیاق وسباق ہوتے ہیں، اور اگر ترجمے میں ان کا لحاظ نہ رکھا جائے تو تعلیمات کا مفہوم بگڑ سکتا ہے۔

مذہبی تعلیمات کی غلط تشریحات کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ امت میں انتشار، انتہا پسندی، اور دین سے دوری کا سبب بنتی ہیں، اس کی وجہ سے نوجوانوں میں دین کے بارے میں غلط فہمیاں بڑھ رہی ہیں، اور وہ حقیقی دینی تعلیمات سے دور ہو رہے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم صحیح تشریحات کے لیے صرف ان علما سے رہنمائی لینی چاہیے جو قرآن، حدیث، فقہ اور اسلامی تاریخ میں مہارت رکھتے ہوں۔ غیر مستند ذرائع جیسے سوشل میڈیا پر پھیلنے والی غیر مصدقہ معلومات سے گریز کرنا چاہیے۔

## ۱۸۴......آخرت سے غفلت

اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ انسان آخرت سے غافل ہو جاتا ہے، صبح وشام موبائل میں مصروف ہے، صبح وشام دنیا کی رنگینیاں دیکھی جارہی ہیں، رفتہ رفتہ ایسا انسان

آخرت سے غافل ہو جاتا ہے، ہمہ وقت اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا ہوتی ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، آپ ایک بوریئے پر بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی بیٹھ گیا، آپ صرف ایک تہہ بند باندھے تھے، دوسرا کوئی کپڑا آپ کے بدن پر نہ تھا اور بوریہ کا نشان آپ کی کمر پر پڑا ہوا تھا اور میں نے دیکھا تو ایک مٹھی بھر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور ببول کے پتے تھے ایک کونے میں اور مشک جو لٹک رہی تھی، یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ آپ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تو کیوں روتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی میں کیوں نہ روؤں۔ یہ بوریا آپ کے مبارک پہلو میں نشان ڈالے اور آپ کا خزانہ کل اس قدر اس میں کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوائے اس کے جو میں دیکھ رہا ہوں، اور کسریٰ اور قیصر کو دیکھئے کیسے میووں اور نہروں میں رہتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں، اس پر آپ کا یہ توشہ خانہ، آپ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے!

اَلَا تَرضَی اَن تَکُونَ لَنَا الآخِرَةُ وَلَھُمُ الدُّنیَا. ❶

ترجمہ: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ ہمارے لئے آخرت ہے اور ان کے لئے دنیا۔
میں نے کہا کیوں نہیں۔
گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی کی زندگی گزار کے اُمت کو درس دیا، آنے والی تکلیفوں پر صبر کرو۔ دو دو مہینے ایسے گزرے ہیں کہ آپ کے گھر میں چولہا نہیں جلا، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کھجور اور پانی ہوتا تھا، دو دو ماہ گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ ❷

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الزهد، باب ضجاع آل محمد صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۴۱۵۳

❷ صحيح البخاری: كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، رقم الحديث: ۲۵۶۷

اللہ کے ہاں آپ کا مقام اتنا بلند کہ رب العالمین نے آپ کی انگلی کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے، جس رب نے آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے، آپ کا اشارہ ہوتا اللہ پورا کر دیتا لیکن آپ نے فقر میں زندگی گزار کے اُمت کو درس دیا، پیٹ پر پتھر باندھے، بتایا حرام نہیں کھانا، سود کا پیسہ نہ لینا، بچوں کو بھوکا رکھ لینا، ان کو رشوت کا مال نہ کھلانا، بھوک اور فقر میں زندگی گزار لینا، کسی یتیم اور بیوہ کے مال پر قابض نہ ہونا کسی زمین کو غصب نہ کرنا، کسی کے مال کو نہ چھیننا، اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غلام کے بجائے وظیفہ اور اعمال سکھائے اور غلام مہاجرین وانصار کے مستحقین کو دے دیئے۔ ❶

امت کو بتا دیا کہ نبوت کا گھرانہ اس طرح زندگی گزارتا ہے، تو ہمارے لئے اس میں درس یہ ہے کہ آخرت کی زندگی کو انسان اپنی زندگی کا مقصد بنائے، تو اللہ دنیا بھی دیتا ہے، آخرت بھی دیتا ہے، اللہ ہم سب کو فکر آخرت نصیب فرمائے، آمین۔

## ۱۸۵......سوءِ خاتمہ کا اندیشہ

یہ آخری نقصان ہے جو سب سے بڑا نقصان ہے کہ سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے، آج اس کے منفی اور کثرتِ استعمال کی وجہ سے برے خاتمے ہو رہے ہیں، اب کوئی موبائل لگا کر ٹک ٹاک بنا رہا ہے، آدمی کے ہاتھ میں پستول ہے، کتنی ہی اس طرح کی ویڈیوز ہیں کہ اچانک انگلی چل گئی گولی سر میں لگی وہیں مر گیا، کلمہ پڑھنے کی توفیق ہی نہ ملی، کوئی پہاڑ کے کنارے اپنی سلفی بنا رہا ہے پاؤں پھسلا اور گر کے مر گیا، کتنے ہیں جو ریل گاڑیوں کے سامنے، اور کتنے ہیں جو گاڑیاں چلاتے ہوئے ٹک ٹاک بناتے ہوئے ایکسیڈنٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، اِس دوران کلمے کی بھی توفیق نہیں ہوتی، کتنے ہیں کہ گاڑیوں میں گانا لگا ہوا ہے تیز آواز میں اور وہ اپنی ویڈیو بنا رہا اِس دوران ایکسیڈنٹ ہو گیا، اس

❶ صحیح البخاری: کتاب النفقات، باب عمل المرأة فی بیت زوجها، رقم الحدیث: ۵۳۶۱

حال میں بعض کی ویڈیو سامنے آئی کہ تکلیف کی وجہ سے ایسی آوازیں منہ سے نکل رہی ہیں جیسے جانور کو ذبح کرنے کے وقت کی آواز ہوتی ہے، گانا چل رہا ہے اور کلمہ نہ پڑھ سکا، یعنی برے خاتمے ہو رہے ہیں۔ آج کا مسلمان کلمہ سے محروم ہو رہا ہے تو یہ بہت بڑا نقصان ہے، ہمارے پاس یہی تو ایک بڑا سہارا ہے۔ یاد رکھیں جیسی زندگی گزرتی ہے ویسی موت آتی ہے، زندگی اچھی گزرے گی تو خاتمہ بھی اچھا ہوگا، اور خدانخواستہ زندگی بری تو خاتمہ بھی عبرتناک ہوگا۔

اگر سوشل میڈیا اور موبائل کے منفی استعمال کو روکا نہ گیا تو مستقبل میں مزید منفی اثرات ظاہر ہوں گے۔ مثلاً: دینی رہنماوں کی مزید کردار کشی۔ فیک نیوز اور جعلی فتووں کا مزید پھیلاو۔ اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے کی کوشش۔ دینی محافل اور اجتماعات کی کمی۔ اسلامی تاریخ اور شخصیات کے خلاف پروپیگنڈے۔ اسلامی اتحاد کو کمزور کرنے کی کوشش۔ الحاد، سیکولر نظام کا فروغ۔ آن لائن فتویٰ سروسز کا رجحان۔ اسلامی تاریخ، فتوحات، خلافت اور مسلم دانشوروں کی خدمات کو مسخ کرنے کی کوشش۔ دین کے خلاف مذہبی طنز و مزاح۔ دیندار طبقے میں فکری انتشار وغیرہ وغیرہ۔

میں نے آپ کے سامنے تفصیلاً سوشل میڈیا اور موبائل کے نقصانات عرض کر دیئے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اس کے منفی اور بے جا استعمال سے بچے، اپنے آپ کو سادہ موبائل تک محدود رکھیں۔ یا صرف واٹس ایپ تک محدود رہیں، بے جا استعمال سے بچ کر اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور اپنی روحانیت کو برقرار رکھیں، اللہ تعالی ہم سب کو نظر کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، حیا و پاک دامنی کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرما کر روزِ محشر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین۔

# مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی وتحقیقی بیانات، تعارف کتب، دروس ومحاضرات اور تحریری بیانات جمع کیلئے ان واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

03112645500 - 03191982676